اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُہُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

اَصْلُہَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُہَا فِی السَّمَآءِ

تُؤْتِیْ اُکُلَہَا کُلَّ حِیْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّہَا

آبِ کوثر

فضائل الصلوٰۃ والسلام
علیٰ افضل الخلق وسید الانام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

از قلم:
حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم

ناشر:
مکتبہ سلطانیہ
041-2637239 فون ۔ مسجد قباء جھنگ بازار

غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ٬ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ اما بعد

زیر نظر کتاب "آبِ کوثر" مولفہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب بانی و شیخ الحدیث جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کے بالاستیعاب دیکھنے کا موقع نہ مل سکا البتہ بعض مقامات سے مطالعہ کیا سبحان اللہ درود شریف کے فضائل و فوائد میں ایسی ایمان افروز جامع کتاب اُردو زبان میں نظر سے نہیں گزری۔ حضرت مؤلف زید مجدہم نے درود شریف کے فوائد سے متعلق بے شمار واقعات نقل فرمائے ہیں اور درود شریف کے فضائل و محاسن کے بیان میں نہایت قیمتی مواد بڑی محنت و مشقت کے ساتھ دلکش انداز میں حسن ترتیب کے ساتھ جمع فرمادیا ہے۔ جو اہلِ علم اور عامۃ المسلمین سب کیلئے بیحد مفید ہے اور نہایت دلچسپ ہے۔ بالخصوص نوعمر بچوں اور مستورات کیلئے تو یہ کتاب "کبریت احمر" کا حکم رکھتی ہے۔ دو سو اُنہتر صفحات کی اس ضخیم کتاب کی تالیف پر حضرت مؤلف زید مجدہم ہدیہ تبریک و تحسین کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف ممدوح دامت برکاتہم العالیہ کا ظل عاطفت دراز فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے اور اس تالیف کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

الفقیر السیّد احمد سعید کاظمی غفرلہ٬

۲۰/جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ ھ

جامع معقول و منقول علامہ ارشد القادری دامت برکاتہم العالیہ کے تاثرات

فقیہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب قبلہ مدظلہ العالی اپنے جاہ و جلال اور فضل و کرم کے اعتبار سے اکابر علماء اہلسنّت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت، ماہر درسیات، ساحر البیان اور ایک خصوصی طرزِ تحریر کے موجد و کامیاب مصنف ہونے کی بناء پر ملک پاکستان میں "فقیہ العصر" مشہور ہیں۔ چند خاص خاص اور اہم موضوعات پر آپ کی چھوٹی بڑی ستاون کتابیں طبع ہو کر عوام و خواص میں خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب "آبِ کوثر" آپ نے عوام اہلسنّت کیلئے تصنیف فرمائی ہے جس کو بغور پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت انمول اور بے حد مفید ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ صحیح و معتمد مسائل اور بہترین آداب و خصائص کے ساتھ ساتھ عبرت خیز نصیحتوں اور رِقت انگیز واقعات کا لاجواب مجموعہ ہے خصوصاً درودِ پاک کے فضائل و مسائل کے موضوع پر یہ کتاب ایک دستاویز کے حیثیت رکھتی ہے۔ بلاشبہ کتاب آبِ کوثر شمعِ رسالت ﷺ کے پروانوں کیلئے ایک بہترین تحفہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ حضرت مصنف قبلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور برادرانِ اہلسنّت و خواتین ملّت کو اس کتاب کے زیادہ سے زیادہ مطالعہ اور اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین

بجاہ حبیبہ سیّد المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین

ارشد القادری

جامعہ فیض العلوم، جمشید پور انڈیا (بھارت)

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب رضوی

شیخ الحدیث جامع رضویہ فیصل آباد

الحمد للہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء وامام المرسلین

وعلیٰ آلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الکاملین الواصلین الیٰ ربّ العٰلمین

اما بعد! "آبِ کوثر" مؤلفہ مولانا مفتی محمد امین صاحب دارالعلوم جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کا اوّل تا آخر اجمالاً مطالعہ کیا۔ اس میں مفتی صاحب نے درود شریف کی اہمیت اور فضائل کو بانطباق واقعات بیان کیا ہے۔ یہ غافلین کیلئے تنبیہ، عاملین کیلئے تفریح، مشغول حضرات کیلئے جلاء وضیاء اور مبتلا کیلئے دفع بلا ہے۔ مفتی صاحب نے بہترین انداز میں مرتب کر کے پروردگار کی کمزور مخلوق کی رہنمائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ' آپ کو مزید توفیق دے اور اسے قبول فرما کر زادِ آخرت بنائے۔ وﷲ الموفق

غلام رسول رضوی

۶۔۱۲۔۱۹۸۳ء

مولانا مفتی محمد مکرم احمد نقشبندی چشتی قادری نوشاہی

امام وخطیب جامع مسجد فتح پوری۔ دہلی

مکرمی حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مزاج گرامی! آپ کی مصنفہ کتاب "آبِ کوثر" کا مطالعہ کیا بے حد مسرت ہوئی۔ کتاب کی جامعیت اور افادیت قابلِ ستائش ہے۔ اصل مقصد پر توجہ مکمل طور پر مذکور رکھتے ہوئے اس مضمون کو جتنا جامع، سہل اور عام فہم بنادیا ہے بہت خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ' زیادہ سے زیادہ عامۃ المسلمین کو اس کی قدر کرنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ احقر دعا گو ہے اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ احقر کی طرف سے احباب ومتوسلین خاص کر محمد حبیب امجد صاحب کو سلام کہہ دیں۔

والسلام

احقر مکرم احمد غفرلہ'

(دہلی۔ بھارت)

حضرت مولانا عبد الکریم قادری (بنگلہ دیش)

محترم المقام مفتی محمد امین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مزاج ہمایوں! الحمدللہ آپ کی ارسال کردہ ایمان افروز تالیف "آبِ کوثر" حال ہی میں موصول ہو گئی۔ اس ذرہ نوازی پر تہہ دل سے مشکور ہوں۔

کتاب کیا ہے عاشقانِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کیلئے ایک سکون بخش انمول تحفہ ہے۔ درودِ پاک کے موضوع پر ایک بے بہا تصنیف ہے۔ اس سرور بخش کتاب کی تعریف کیلئے بندہ اپنے پاس الفاظ نہیں پاتا۔ ربّ تعالیٰ آپ کو بیش بیش تصنیفی و تالیفی خدمات سرانجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائیں اور ہر کام میں آپ کا قلم حقیقت رقم عشقِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء پر وَقف ہو جائے۔ اگر ممکن ہو تو آپ کی دیگر تصانیف جو کتاب میں درج ہیں روانہ فرما کر کرم فرمائیں۔

محمد عبد الکریم قادری

(بنگلہ دیش)

قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی النبی الحبیب سیّد العٰلمین محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ ومن والاہ

حضرت اقدس والامرتبت مولانا العلامہ المفتی محمد امین صاحب زید مجدہم نے "آبِ کوثر" تصنیف فرمائی ہے اس سے قبل بھی حضرت زید مجدہم متعدد رسائل وکتب اشاعتِ دین کیلئے تصنیف فرما چکے ہیں۔

یہ فقیر اس قابل تو نہیں کہ حضرت موصوف کی کتاب پر تقریظ لکھے لیکن کتاب جس اخلاص ومحبت کے ساتھ تالیف کی گئی ہے جس محنت سے مستند کتب کے حوالہ جات اور مندرجات کو نقل کیا اور اس سے ماسوا یہ کہ جس جذبہ عشقِ رسول حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحت لکھی گئی ہے وہ کتاب کی ہر سطر میں نمایاں ہے۔ مولیٰ تعالیٰ شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور کتاب سے استفادہ کی سعادت نصیب فرمائے اور مجھ سیہ کار کو اعمالِ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وصحبہٖ وسلم

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہ'

۲۳/شوال ۱۴۰۲ھ

محترم سید آل احمد رضوی

جنرل سیکرٹری باب العلم اکیڈمی پاکستان اسلام آباد

گرامی منزلت علامہ مفتی محمد امین برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کی مرتب کردہ کتاب "آبِ کوثر" دلوں کے بنجر اور خشک کھیتوں کیلئے واقعی "آب کوثر" ہے۔ درود شریف کی برکات اور انعامات حاصل کرنے کیلئے اس کتاب سے بڑی رہنمائی ملتی ہے اور اس کا مطالعہ دل و جان کو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق کی حلاوت دیتا ہے۔

آپ نے کتاب میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام بھیجنے والے بہت سے عاشقانِ رسول کے واقعات جمع کرکے ایک احسن کام کیا ہے۔ ایک بار ان واقعات کو پڑھنا شروع کردیں تو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اور ان کے مطالعہ سے یقیناً ایمان مضبوط ہوتا ہے اور روح کو تازگی ملتی ہے کتاب معنوی اعتبار سے بھی خوبصورت ہے اور صوری اعتبار سے بھی جس کیلئے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ کیلئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

دعاؤں کا طالب

سیّد آل احمد رضوی

مکان نمبر ۴۸ سٹریٹ نمبر ۵۵ جی ۶/۱۴، اسلام آباد پاکستان

رکن رائٹر گلڈ پاکستان لاہور

رکن اعزازی بزم جامی الٰہ آباد ہندوستان

جناب جسٹس محمد الیاس صاحب

سابق چیف جسٹس عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ

۹/رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

مکرمی و محترمی جناب مفتی صاحب

السلام علیکم!

کل بذریعہ پارسل آپ کی بلند پایہ تصنیف "آبِ کوثر" موصول ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی آپ کا ایک نوازش نامہ بھی ملا جس میں آپ کے ایک اور گرامی نامہ کا بھی ذکر تھا جو مجھے اس وقت آج ملا ہے۔ بڑے شوق سے اسے پڑھا تو آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھ ناچیز کو ایک بیش بہا نعمت سے نوازا ہے۔

آج نمازِ فجر کے بعد میں نے "آبِ کوثر" کے ایک حصے کا مطالعہ کیا اور بے حد متاثر ہوا۔ اِن شاء اللہ جلد ہی اس چشمہ فیض سے مکمل طور پر فیضیاب ہونے کی کوشش کروں گا۔ شاید اپنے دل و دماغ پر گردِ عصیاں کی وجہ سے میں اس دولت گرانمایہ سے پوری طرح مطمئن نہ ہو سکوں اس لئے استدعا ہے کہ اپنی دعاؤں میں خاص طور پر روح پرور لمحات میں اس بندہ پر تقصیر کو یاد رکھیئے گا۔

محمد الیاس

چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور

محمد یوسف سابق پرنسپل راولپنڈی گوجر خاں

بخدمت جناب الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

اما بعد۔ نہایت انکساری اور ادب سے التماس ہے کہ بندہ مورخہ ۱۷۔۱۱۔۱۹۹۳ء کو ایک شادی پر فیصل آباد آیا۔ بارات کی رات مجھے زاہد محمود نے ایک کتاب بنام ”آبِ کوثر“ عنایت فرمائی اور عرض کی چچا جان اسے تنہائی میں ذوق و شوق سے پڑھیں۔

حضور والا جس لگن محنت اور خلوص اور رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت، محبت، شانِ اقدس کی گہرائیوں میں ڈوب کر اور سیر اب ہو کر آپ نے آبِ کوثر تحریر فرمائی ہے میرے عقیدے کے مطابق ساری انسانیت کو آپ کا تہ دل سے ممنون اور شکر گزار ہونا چاہئے۔

میں اب تک تقریباً چوالیس بار آبِ کوثر پڑھ چکا ہوں لیکن پھر بھی تشنۂ لب و دل و جاں ہوں۔ جب میں صفحہ ۱۷۱ پر یہ الفاظ پڑھتا ہوں کہ آیا نہیں بھیجا گیا ہوں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ میں ناچیز اپنے سردار آقا رسول اکرم و مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوں تو میرے بے بس آنسو خود بخود ایسے رواں ہوتے ہیں کہ یہ کیفیت عرض کرنے سے قطعی عاجز ہوں۔ اسی اثنا میں میرے ہونٹ ”آبِ کوثر“ کو بوسے دے رہے ہوتے ہیں۔

کتاب ”آبِ کوثر“ نے میرے خاکی جسم میں کچھ ایسی روحانی ہلچل پیدا کر دی ہے کہ جب تک اس کتاب کی زیارت اور ورق گردانی نہ کرلوں سکون اور چین کی نیند نہیں آتی۔ جب سے آبِ کوثر پڑھنا شروع کی ہے خواب میں کوئی عظیم انسان میرے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں اور یہی فرماتے ہیں درودِ پاک کا وِرد زیادہ کرو۔ کتاب آبِ کوثر کی روحانی رہبری سے مجھ حقیر کو تہجد کے وقت بیدار ہونا نصیب ہو چکا ہے۔

آپ نے جس شان سے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور فضیلت درودِ پاک بیان فرمائی ہے اس ناچیز بندہ کی دعاء ہے کہ ہر تحریر کئے گئے لفظ کے بدلے اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ‘ آپ کے کروڑوں درجات بلند و بالا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آپ کا نیاز مند و دعاء گو

محمد یوسف

سابق پرنسپل راولپنڈی گوجر خاں پوسٹ کوڈ نمبر ۴۷۸۵۰

حضرت مولانا شمس الاسلام شمس - نارووال

بگرامی خدمت عالی مرتبت محترم جناب ناظم اعلیٰ صاحب

السلام علیکم!

بعد ہدیہ سلام مسنون عرض خدمت ہے کہ میں ایک گہرے دوست مولانا صاحب کے پاس شکر گڑھ میں بیٹھا تھا کہ اچانک ایک کتاب "آبِ کوثر" زیرِ نظر گزری انتہائی دلچسپی سے اس کا مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا کتاب کیا تھی کہ وہ حقیقت عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خزانہ تھی جس کے مطالعہ سے ایمان کی روشنی حد درجہ نصیب ہوتی ہے۔

اس کتاب کا ایک ایک لفظ در حقیقت دل پر وجدانی کیفیت طاری کر رہا تھا۔ دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین اطہر کے توسل سے صاحبِ تصنیف "آبِ کوثر" کو درازئ عمر عطا فرمائے اور ان کی اس عظیم سعی جمیلہ کو قبول فرما کر بھٹکے ہوؤں کو راہِ ہدایت عطا فرمائے۔

گذارش ہے ناچیز متمنی ہے کہ آبِ کوثر کتاب ارسال فرما کر مزید شکریہ کا موقع نصیب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ادارہ کو دِن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

فقط / والسلام مع الاکرام

شمس الاسلام شمس

مرکزی جامع مسجد شاہ جماعت نارووال ۱۵۔۱۲۔۱۹۹۲ء

جناب علامه محمد جاوید اقبال فاضل السنة شرفیه راولپنڈی

جناب محترم و مکرم مفتی امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ دنیا کے مقابلہ کے میدان میں جہاں پر ہم اور آپ لوگ بس رہے ہیں کچھ لوگ ایسے بھی نظر آتے ہیں کہ بے ساختہ زبان پر ان کیلئے دادِ تحسین کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں اور حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصی نظرِ کرم سے ان کی زندگی قابلِ صد رشک بن جاتی ہے۔

رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضان سے آپ بھی ان ہی خوش نصیبوں میں سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آبِ کوثر جیسی منفرد اور یکتا کتاب لکھنے کا شرف بخشا جو واقعۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کے پیاسوں کیلئے جامِ کوثر ہے اور جانفزا کا درجہ رکھتی ہے۔

دورانِ سفر ایک دوست کے ہاتھوں میں کتاب دیکھی کچھ ہی صفحات پڑھنے کا موقعہ ملا جو مجھ جیسے بیمار روح شخص کیلئے باعثِ تسکین روح ثابت ہوئی۔ لیکن سفر کے ختم ہو جانے کی وجہ سے میں زیادہ نہ پڑھ سکا اور اس طرح ایک تشنگی میں جمود سارہ گیا۔ تشنگی ہے کہ اب بڑھ ہی رہی ہے جس کو مٹانے کیلئے آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں۔

خاکپائے عاملین

محمد جاوید اقبال

فاضل السنۃ شرقیہ وعلوم اسلامیہ

احمد آباد گلی نمبر ۵ ڈھمیال کیمپ راولپنڈی

محترم چوہدری لیاقت علی صاحب (بی۔اے)

ناظم شعبہ امتحانات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وحدہ‘ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ‘

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

خدمت اقدس صاحب علم و فضل و کمال حضرت الحاج مفتی محمد امین صاحب دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد۔

مخدوما! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی اُمید ہے کہ آنجناب بعافیت ہوں گے۔ پروردگار آپ کا سایہ اہل سنت وجماعت کے سروں پر تا قیامت قائم رکھے۔ آپ جیسے اہلِ علم حضرات کا دم اس زمانہ میں غنیمت ہے۔ اگرچہ اس سے قبل بالمشافہ ملاقات تو نہیں ہوئی مگر آپ کی تصنیفِ لطیف "آبِ کوثر" پڑھنے کا اتفاق ہوا اور مطالعہ کے بعد آپ کے عشقِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جذب دروں کا اندازہ ہوا۔ کتاب کیا ہے گم شدگانِ عشق و سرشارانِ بادہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جام الست کا پیمانہ ہے۔

زادك الله فى العلم بطهة

چوہدری لیاقت علی (بی۔اے)

شعبہ امتحانات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

پروفیسر قاضی محمد اشرف صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب

السلام علیکم! کالج میں ایک دوست کے پاس آپ کی کتاب "آبِ کوثر" پر نظر پڑی، دیکھا تو کوزے میں دریا بند پایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کی جس طرح توفیق بخشی ہے وہ واقعی بلند درجات کی حامل ہے۔ یہ کتاب جس طرح بارگاہِ رسالت میں قبول ہوئی فخر و تحسین ہے۔ اِن شاء اللہ آپ کیلئے آخرت میں بلند درجات عطا ہونے کا سبب بنے گی۔ آمین ثم آمین

آپ کو اللہ تعالیٰ نے عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔

مبارک ہو!

میرے جیسا کم ہمت انسان بھی درود و سلام کے کچھ تحفے بارگاہِ رسالت میں پیش کرنا چاہتا ہے جس کیلئے "آبِ کوثر" کی اشد ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں۔

تابعدار

پروفیسر قاضی محمد اشرف صدیقی

گورنمنٹ ڈگری کالج حافظ آباد گوجرانوالہ

ڈاکٹر محمد اظہر ۔ ضلع گوجرانوالہ

بخدمت فیض درجت عمیم الشفقت عالی مرتبت جناب

قبلہ مفتی محمد امین صاحب! مدفیوضیکم ولم یزل عنایتکم

سلام مسنون! مزاج گرامی!

خیریت وطالب بخیریت! آبِ کوثر موصول ہو کر بصارت نواز ہوئی۔ آپ کا از حد ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے ناچیز راقم الحروف کو اس گراں قدر تصنیف سے نوازا۔

کتاب مذکور کی سطر سطر سے عشقِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جاں نواز مہک پھوٹتی محسوس ہوتی ہے جو مشام جاں کو معطر و معنبر کئے رکھتی ہے۔ درود وسلام کے موضوع پر ازیں پیشتر کئی کتب راقم الحروف کی نظر سے گزری ہیں مگر "آبِ کوثر" کی شان ہی جداگانہ ہے۔ آپ نے عام فہم زبان استعمال فرما کر بہت ہی اچھا کیا اس سے عام قاری بھی بھرپور فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ آپ کی یہ تصنیف رہتی دنیا تک آپ کیلئے اجر و ثواب کا موجب بنی رہے گی۔

آپ نے بلاشبہ جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ وارفع مقام کے حصول کا سودا کر لیا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

"آبِ کوثر" کے متعلق مبشرات و تاثرات کی اشاعت بھی نہایت مستحق اقدام ہے۔ اس سے قاری کے دل میں "آبِ کوثر" کی اہمیت اور محبت اور بڑھ جاتی ہے۔

آبِ کوثر ایک مقناطیسی حیثیت کی حامل تصنیف ہے جس جس کی بھی نظر پڑی وہ اس کا گرویدہ ہو گیا۔

"دامن دل می کشد کہ جا اینجا است" والا معاملہ ہے۔ پہلی ہی نظر میں یہ قاری کو اپنا اسیر بنا لیتی ہے۔ جس جس نے بھی اس بابرکت کتاب کو ایک نظر دیکھا ہے وہ اس کے حصول کیلئے مچل رہا ہے۔

فقط / والسلام مع الاکرام

فقیر خاک نشین

ڈاکٹر محمد اظہر کوٹلوی

ایم۔اے، ایم ایڈ

مقام وڈاک خانہ کوٹلی نواب براستہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

محترم محمد بخش قادری ۔ جھنگ

از باغ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم و محترم حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

میں نے آپ کی تصنیف کردہ کتاب ''آبِ کوثر'' پڑھی ہے اس کتاب کو پڑھتے ہی میری آنکھوں میں ایسی رِقت طاری ہوئی کہ اس کو آنکھوں سے ہٹانے کیلئے دل گوارہ ہی نہیں کرتا کتاب کے مطالعہ سے مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل گلاب کے پھولوں کی طرح کھل رہا ہے اور سورج کی چمک کی طرح منور ہوتا جارہا ہے کیونکہ یہ کتاب گلدستہ نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ آپ کی یہ کتاب یہ پیاری تصنیف میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقبول ہے۔

اس کتاب کی جتنی فضیلت اور شان بیان کروا تنی ہی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ظاہری وباطنی علم میں ترقی عطا فرمائے اور ''آبِ کوثر'' کی طرح اور دلکش کتابیں تصنیف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ نے یہ کتاب عنایت فرما کر مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔

فقط

لاشئ محمد بخش قادری ولد جان محمد

ٹاؤن کمیٹی، باغ تحصیل و ضلع جھنگ

مسز یونس - انگلینڈ

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب

السلام علیکم!

پچھلے دِنوں جب میں پاکستان گئی تو میری کزن نے مجھے تحفۃً آبِ کوثر دی اور ساتھ نصیحت کی کہ اسے ایک مرتبہ ضرور پڑھوں کیونکہ یہ نہایت ہی بابرکت کتاب ہے یہ بھی کہا کہ اسے پڑھنے والا اپنی دِلی مرادیں پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اولادِ نرینہ سے نوازے گا۔ میں نے بڑے ادب واحترام سے کتاب لی اور یہاں آکر اسے پڑھنا شروع کردیا۔ یقین کریں کہ اس کتاب (آبِ کوثر) پڑھنے سے پہلے میں صرف اولادِ نرینہ چاہتی تھی مگر جونہی اسے پڑھنا شروع کیا تو یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ تو کتاب کی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے بھرا ہوا جام ہے۔ یہ کتاب اس قدر شیریں ہے کہ اسے پڑھ کر میرے دل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت موجزن ہو گئی۔

اسے پڑھنے کے دوران کئی بار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس قدر عظمت اور عزت وتکریم بخشی ہے۔ میری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں اور میرا دل خوشی سے بھر آیا۔

سبحان اللہ ایک بار درود شریف پڑھنے کا اتنا انعام!

مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اپنی اُمت کیلئے بے پایاں محبت نے مجھے خوش کردیا۔ بس پھر کیا تھا میں اولادِ نرینہ کی خواہش بھول گئی اور میرا دل روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری دینے کیلئے تڑپنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے میری اِلتجا کو شرفِ قبولیت بخشا اور مجھے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

میں نے روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خوشیوں کے آنسوؤں میں ڈوب کر درودِ پاک پڑھا اور آپ کے بلند مرتبہ کیلئے دعا کی۔

محترم بزرگ میں آپ کو ایسی نادر کتاب لکھنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

شکریہ

مسز یونس۔ انگلینڈ

منیر احمد صاحب قصوری

جناب محترم قبلہ حضرت علامہ الحاج مفتی اعظم پاکستان

السلام علیکم!

نہایت ہی ادب و احترام کے بعد گذارش ہے کہ آپ کی تصنیف "آبِ کوثر" کی ایک جھلک گناہگار نظروں پر پڑی پڑھ کر عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دل بے قابو ہوگیا اور محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں عشق و محبت کا طوفان برپا ہوگیا ہے۔ کتاب کیا ہے کہ اُمتِ مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدس آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تمام عاشقانِ رسول کتاب کا مطالعہ کرکے عشق و مستی میں جھوم رہے ہیں اور علاقے میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ کی خدمت میں ارسال کردہ کاغذ کا ٹکڑا حاضر ہے۔ کتاب "آبِ کوثر" ارسال کرکے شکریہ ادا کرنے کا موقع دیں۔

فقط والسلام خدا حافظ

منیر میڈیکل سٹور ریلوے روڈ راؤ خاں والا

تحصیل و ضلع قصور

شمیم اسلم - نیلا گنبد لاہور

محترم جناب مفتی ابو سعید صاحب

السلام علیکم!

مجھے مولانا منظور احمد کی وساطت سے ایک کتاب ملی جس کا نام آبِ کوثر ہے وہ میں نے پڑھی اس سے پہلے مجھے دین کے ساتھ اتنی رغبت نہ تھی۔ اس کتاب کی برکت سے اب میں پابندی سے نماز بھی پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ اب مجھے تہجد کی بھی توفیق دے دیتا ہے۔ الحمدللہ جو اثرات میرے اوپر درود پاک کے ہوئے ہیں میں الفاظ میں ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

آپ نے کتاب میں جو درودِ پاک روزانہ 300 بار پڑھنے کا لکھا ہے وہ میں 1000 مرتبہ پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھتی ہوں پھر سارا دن درودِ خضری پڑھتی رہتی ہوں۔

مفتی صاحب اس مرتبہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے مجھے اپنے گھر بلایا تو میرا یہ عمرہ پہلے سے بہت مختلف تھا رات رات بھر حرم شریف میں رہی حجرِ اسود کو دل بھر کر چوما، حطیم میں نفل پڑھے، پھر جب میں مدینہ منورہ گئی تو کیفیت کچھ عجیب تھی بڑی بے قرار تھی میں جب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ زمین نے میرے پاؤں پکڑ لئے ہیں میں گھنٹوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھی رہی آنسو تھمتے نہیں تھے۔ دل بھرتا نہیں تھا جس دن سے واپس آئی ہوں بڑی بے چین ہوں ہر وقت آنکھوں کے سامنے مدینے کی گلیاں گھومتی رہتی ہیں درودِ پاک پڑھنے سے میری زندگی مکمل طور پر بدل گئی ہے۔ جب بھی کوئی پریشانی آتی ہے تو ایک دم سے دل میں خیال آتا ہے کہ درودِ پاک پڑھنے والے کی ذمہ داری تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے لیتے ہیں تو یکدم دل پر سکون ہو جاتا ہے۔

مفتی صاحب جب میرا بیٹا نو سال کا ہے وہ آبِ کوثر بہت شوق سے پڑھتا ہے اور پھر اپنے دوستوں کو جا کر سناتا ہے اپنی کتاب کسی کو نہیں دیتا۔ میری بیٹی جو سات سال کی ہے وہ بھی درودِ پاک پڑھتی رہتی ہے اور میرا بیٹا دو مرتبہ زیارت کی سعادت بھی حاصل کر چکا ہے۔

دعاؤں کی طالب

شمیم اختر

مسلم کمرشل بنک، نیلا گنبد لاہور

بشارتیں

① آبِ کوثر خواجگان خواجہ سری سقطی قدس سرہٗ کی نظر میں

۷/ رمضانُ المبارک ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۴/ اپریل ۱۹۸۸ء بروز یکشنبہ صوفی عبد المجید ساکن عوامی کالونی فیصل آباد صبح اشراق کے وقت فقیر ابو سعید غفرلہ کے پاس آئے اور خواب بیان کیا کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ایک عالیشان مکان ہے۔ اس کا دروازہ بند ہے اندر سے روشنیاں باہر آ رہی ہیں۔ دروازہ کھلا اور روشنیاں آہستہ آہستہ مدہم ہونے لگیں میں اندر گیا تو دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت باغ ہے اس باغ میں ایک بزرگ بیٹھے ہیں اور یہ ساری روشنیاں ان کے جسم مبارک سے نکل رہی ہیں۔ میں قریب گیا تو فرمایا صوفی صاحب آ گئے ہو۔ میں نے عرض کیا حضور آ گیا ہوں تو اس بزرگ نے بڑی شفقت فرمائی نیز فرمایا مفتی محمد امین کو ہمارا اسلام کہو اور کہو کہ کتاب آبِ کوثر نے ہمارا دل ٹھنڈا کر دیا ہے میں نے دل میں خیال کیا کہ غالباً یہ خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ ہیں تو مجھے کسی نے بتایا کہ خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں اس پر میں بیدار ہو گیا لیکن دنیاوی مشاغل کی وجہ سے دو تین دن محمد پورہ نہ آ سکا۔ ازاں بعد پھر مجھے خواب میں تنبیہ کی گئی کہ تو نے ہمارا اسلام اور پیغام کیوں نہیں پہنچایا لہٰذا میں حاضر ہو کر سلام اور پیغام پہنچا رہا ہوں۔

والحمد للہ ربّ العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیّد العالمین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین

② آبِ کوثر سیدنا امام الائمہ امام اعظم قدس سرہ کی نظر میں

حافظ محمد اسحاق خاں صاحب ساکن ڈیرہ اسماعیل خاں نے بیان کیا کہ بتاریخ ۷/ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ سحری کے وقت میں ہجویری مسجد میں عاشقِ مدینہ مولانا احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے پاس بیٹھا تلاوت قرآن مجید کر رہا تھا کہ اچانک اونگھ آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دربار ہے دربار شریف کے باہر سیّدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہیں ان کے ہاتھوں میں کتاب آبِ کوثر اور ہماری نماز ہے اور آپ لوگوں میں تقسیم فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا، حضور مجھے بھی عطا فرمائیں تو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، تم فیصل آباد جاؤ او رمفتی محمد امین صاحب سے کتابیں لے کر تقسیم کرو۔

نیز فرمایا مفتی محمد امین صاحب سے کہہ دینا کہ یہ کتاب "آبِ کوثر" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت پسند ہے پھر امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دربار شریف کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "من دخل هذا فكان آمنا" اس پر آنکھ کھل گئی۔ فقط

الحمد لله الديان المنان الحنان والصلاة والسلام على سيّد الانس والجان

حبيب الرب الرحمٰن وعلى آله واصحابه واجمعين

③ آبِ کوثر سیدنا محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ اعظم جیلانی قدس سرہ کی نظر میں

مورخہ ۷/رجب ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۲/ جنوری ۱۹۹۲ء بروز پیر فقیر کی مولانا سیّد سرور شاہ صاحب امام جامع مسجد مدنی سمن آباد فیصل آباد سے ملاقات ہوئی۔ سیّد صاحب موصوف نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ تقریباً دو ہفتہ پہلے میں نے خواب دیکھا کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دربار ہے پھر دیکھا کہ اچانک وہ دربار سیّدنا غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی قدس سرہ کا دربار ہے وہاں کچھ لوگ جمع ہیں۔ جن میں مولانا سیّد ولی اللہ شاہ نوشہرہ والے بھی ہیں۔ ان کے ہاتھ میں کتاب آبِ کوثر ہے پھر دیکھا کہ سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور فرمایا جتنی کتابیں درودِ پاک کے متعلق ہیں وہ لاؤ چنانچہ کتابیں پیش کی گئیں جن میں سے اکثر عربی میں لکھی ہوئی ہیں۔

مولانا سیّد ولی اللہ شاہ صاحب نے آبِ کوثر پیش کی سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتابیں دیکھیں اور فرمایا یہ کتابیں اچھی ہیں لیکن مفتی محمد امین کی کتاب آبِ کوثر بہت اچھی اور مقبول ہے پھر آنکھ کھل گئی۔

الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ رحمۃ للعالمین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

④ آبِ کوثر سیدنا غوثِ اعظم و سیدنا داتا گنج بخش قدس سرہما کی نظر میں

بتاریخ ۲۳/ مئی ۱۹۹۷ء سانگلہ ہل سے عزیزم محمد ضیاء المصطفیٰ صاحب سلمہ فقیر کے ہاں آئے اور اپنا خواب تحریراً بیان کیا کہ بتاریخ یکم رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ بندہ نمازِ تراویح کے بعد گھر آیا اور کتاب آبِ کوثر کا مطالعہ شروع کیا کچھ دیر پڑھنے کے بعد میں نے وہ کتاب ٹیپ ریکارڈ پر رکھ دی اور محو خواب ہو گیا آنکھ لگ جانے کے بعد میں خواب دیکھتا ہوں کہ سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی اور سیّدنا سرکار داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلوہ گر ہو گئے اور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٹیپ ریکارڈ پر سے کتاب آبِ کوثر اٹھائی اور دونوں بزرگ مطالعہ کرنے لگ گئے۔ کچھ دیر مطالعہ کے بعد سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ درودِ پاک پر لکھی گئی یہ جامع کتاب ہے اور یہ کتاب آبِ کوثر جیسے دوسرے بزرگوں کو پسند ہے ہمیں بھی یہ پسند ہے لہٰذا تم مفتی محمد امین کو مبارکباد دے دینا اور یہ سن کر پاس کھڑے سیّدنا داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی تبسم فرمایا اور دونوں بزرگ تشریف لے گئے اور میری آنکھ کھل گئی اور اب میں مبارکباد دینے آیا ہوں۔

ناچیز محمد ضیاء المصطفیٰ

از سانگلہ ہل وارڈ نمبر ۲

④ آبِ کوثر سید العالمین محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر میں

مورخہ ۹/شوال المکرم ۱۴۰۲ھ مطابق ۳۰/جولائی ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک مسمی محمد یوسف ساکن چک نمبر ۲۲۴ فتح دین والی فیصل آباد فقیر کے پاس آیا اور فقیر سے پوچھا کہ آپ نے کوئی کتاب درودِ پاک کے متعلق لکھی ہے؟ فقیر نے جواب میں کہا ہاں اور کتاب آبِ کوثر الماری سے نکال کر محمد یوسف کے ہاتھ میں دے دی۔

اس نے کتاب کو بوسہ دیا اور کہا میرے سامنے درودِ پاک کی کتاب ہے میں غلط بیانی نہیں کرتا بلکہ سچ کہہ رہا ہوں کہ آج رات جو جمعہ کی رات تھی میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں میں نے دیکھا کہ مدینہ منورہ ہے ریگستان میں ایک کپڑا بچھا ہوا ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں۔ کچھ گفتگو کے بعد سیّد دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مفتی محمد امین نے درودِ پاک کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے وہ کتاب ہمارے شہر میں بھی پہنچ گئی ہے اس کی مسجد میں درودِ پاک بہت پڑھا جاتا ہے۔

الحمد للہ ربّ العالمین

⑤ آبِ کوثر رحمتِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر میں

مولانا عابد حسین رضوی خطیب شاہی مسجد نزد فاروق سنٹر لاہور فقیر کے پاس فیصل آباد آئے اور بیان کیا کہ محمد یٰسین صاحب جو کہ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہیں وہ لاہور آئے اور دربار داتا صاحب میں مجھ سے ملے۔

ازاں بعد وہ مجلس ذکر میں شریک ہوتے رہے پھر وہ مجھ سے بیعت ہوئے پھر جب وہ مدینہ منورہ واپس جانے لگے تو کہا مجھے پڑھنے کیلئے کوئی وظیفہ بتادیجئے میں نے درودِ پاک پڑھنے کیلئے بتایا اور ساتھ آبِ کوثر پڑھنے کیلئے دی۔

وہ سال بعد واپس لاہور آئے اور ۲۱/رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ کو وہ دربار داتا گنج بخش قدس سرہ میں مجھ سے ملے انہوں نے بیان کیا کہ میں آبِ کوثر کو مسجدِ نبوی شریف میں لے جاتا اور وہاں مطالعہ کرتا رہتا۔ ایک رات جب میں اس کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا اچانک میری آنکھیں بند ہوگئیں میں نے جانِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور روضہ مقدسہ سے باہر تشریف لا رہے ہیں میرے قریب آکر میرے ہاتھ سے کتاب آبِ کوثر اپنے دست مبارک میں لی اور ورق گردانی فرماتے رہے کہیں کہیں سے ملاحظہ بھی فرمائی بعد میں کتاب مجھے دے کر فرمایا یہ کتاب بڑی محبت سے لکھی گئی ہے اس کے پڑھنے والے کے دل میں درودِ پاک پڑھنے کی محبت پیدا ہوتی ہے اور یہ کتاب ایمان کیلئے کافی وافی غذا ہے۔

الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ شفیع المذنبین

وسیّد المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

محمد شہزاد ملک لاہوری کے تاثرات

کتابوں میں اعلیٰ کتاب ''آبِ کوثر''

ہے ایک تحفہٗ لاجواب آبِ کوثر
کتابوں میں اعلیٰ کتاب آبِ کوثر

نرالا حسین انتخاب آبِ کوثر
جز اک اللہ لکھی کتاب آبِ کوثر

سلاموں کے پھول اور دُرودوں کی کلیاں
چمن زادِ طیبہ کا خواب آبِ کوثر

جسے سونگھ کر وَجد میں روح آئے
مہکتا ہوا وہ گلاب آبِ کوثر

یہ ہے عاشقوں کیلیئے اک خزانہ
محبت کا جامع نصاب آبِ کوثر

سبھی حاسدوں اور سبھی منکروں کے
سوالوں کا واحد جواب آبِ کوثر

رسولِ خدا کی محبت کا نعرہ
ہے اس دور میں انقلاب آبِ کوثر

اسے بخششوں کا وسیلہ کہیں جی
کہ ہے وجہِ اجر و ثواب آبِ کوثر

نگاہوں میں آجائیں طیبہ کی گلیاں
دلوں سے ہٹائے حجاب آبِ کوثر

ملی اس کے پڑھنے سے شہزادؔ تسکین
کہ ہے دافعِ اضطراب آبِ کوثر

محمد شہزاد ملک
پبلسٹی سیکرٹری (بزمِ تارخ)
ہاؤس نمبر ۲۵ سٹریٹ نمبر ۱۹/ ریلوے روڈ لاہور

انتباہ

کچھ حضرات کہتے ہیں کہ کتاب آبِ کوثر میں درج شدہ احادیث میں سے ایسی بھی ہیں جو کہ صحاح ستہ میں نہیں ہیں لہٰذا ہم ان کو نہیں مانتے ایسے ہی لوگوں کے متعلق حضرت شیخ عبد اللہ مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

بسا اوقات بعض کمزور ایمان والے درودِ پاک کے فضائل میں وارد شدہ احادیثِ مبارکہ کو دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں مانتے۔ کیونکہ یہ حدیثیں صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ ایسا کہنے والا بد عقیدہ ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعتِ مطہرہ میں عیب لگا رہا ہے۔ حدیثِ پاک کے صحیح ہونے کا معیار علماء و محدثین کا کسی حدیثِ پاک کو قبول کر لینا یہی معیارِ صداقت ہے۔ (سعادت الدارین، ص ۸۵)

اس ایمان افروز بیان سے ہر ایمان دار کو اطمینان حاصل ہو جائے گا۔ پھر یہ کہ آبِ کوثر کی مقبولیت ہی ان احادیثِ مبارکہ کی صحت کیلئے کافی ہے۔ درودِ پاک کے فوائد برکات اپنی جگہ مسلم لیکن بہت سارے احباب کے کام صرف آبِ کوثر کو تقسیم کرنے سے انجام پذیر ہوئے پڑھ کر دیکھیں "آبِ کوثر کی کہانی"۔

محتاج دعاء فقیر ابو سعید غفرلہٗ

آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی ز آفات دارین رہی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی تو مخدومِ خلقت شوی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی تو قربِ حبیبِ خدا ﷺ
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ از آبِ کوثر خوری
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی تو رستن ز غضب اللہ
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ اولادت شود خوش خصال
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ مرگ تو آساں شود
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ گورت بود بوستان
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ از نارِ دوزخ رہی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی شفاعت شفیعِ انام ﷺ
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی ز حورانِ جنّت نصیب
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی تو از زنگ شود پاک دل
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ عشق تو وافر شود
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی اے عارف تو عارف شوی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ حسانؔ تو حسان شوی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

منجانب

قاری محمد مسعود حسان

خطیب جامع مسجد گلزارِ مدینہ فیصل آباد

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ اما بعد

والدِ گرامی قدر حضرت العلام مولانا المفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیفِ لطیف "آبِ کوثر" تا حال تقریباً ایک لاکھ کے قریب چھپ چکی ہیں۔ مختصر وقت میں اس کتاب نے علماء ومشائخ اور پڑھے لکھے طبقہ میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ فضلِ خداوندی پر دال ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اُردو زبان میں "فضائل درود شریف" کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فلِلّٰہِ الحمد ۔ اِس کتابِ مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس جذبات موجزن ہوتے ہیں جن سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے۔ اس میں واعظین کیلئے وافر مواد موجود ہے متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انہوں نے "آبِ کوثر" میں درج مواد سے اپنے سامعین کو محظوظ فرمایا تو پورے مجمع پر وَجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب سے نمایاں بات یہ کہ اِس کے مطالعہ سے جب ایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دل میں درودِ پاک کی کثرت کا ذوق شوق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آسانی سے درودِ پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے جو دونوں جہان کی سعادت اور قبر وبرزخ کا نُور ہے خود فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر شاہد ہے "مَنْ صَلَّی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً" جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند قدوس اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتاب آپ کے سامنے ہے پڑھئے اگر قلب میں سوز اور محبت پیدا ہو تو والد گرامی قدر اور اس فقیر کیلئے دعا ضرور فرمایئے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

ناظم اعلیٰ۔ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

فون: 622114

اعتذار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقیر کو اِس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ فقیر فنِ تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور "خُذْ مَا صَفٰی دَعْ مَا کَدَرْ" پر عمل کرتے ہوئے دعاءِ خیر سے نوازیں۔

اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر کے والدین نیز جن احباب نے اِس کارِ خیر میں تعاون کیا ہے اُن کیلئے بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ

الطاہرات المطہرات الطیبات اُمہات المؤمنین وذریّتہٖ الیٰ یوم الدین

فقیر ابوسعید غفرلہ'

نعت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(خواجہ فرید الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خواجۂ دنیا و دیں گنجِ وفا! — صدر و بدرِ ہر دو عالم مصطفےٰ

آفتابِ شرع و دریائے یقین — نورِ عالم رحمۃ اللعالمین

خواجۂ کونین و سلطانِ ہمہ! — آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ

صاحبِ معراج و صدرِ کائنات — سایۂ حق خواجۂ خورشید ذات

مہدیٔ اسلام و ہادیٔ سُبُل! — مفتیٔ غیب و امام جز و کل!

ہر دو گیتی از وجودش نام یافت — عرش نیز از نامِ او آرام یافت

نورِ اُو مقصودِ مخلوقات ہست — اصلِ معدومات و موجودات ہست

بہرِ خویش آں پاک جاں را آفرید — بہرِ اُو خلقِ جہاں را آفرید

آفرینش را جز او مقصود نیست — پاک دامن تر از و موجود نیست

در پناہِ اُوست موجودیکہ ہست — وز رضائے اوست مقصودیکہ ہست

ماہ از انگشت او بشگافتہ — مہر در فرمانش از پس تافتہ

کعبہ زو تشریف بیت اللہ یافت — گشتِ ایمن ہر کہ در وے راہ یافت

جبرئیل از دستِ او شد خرقہ دار — در لباس وجیہ زاں شد آشکار

عقل را در خلوتِ اُو راہ نیست — علم نیز از وقتِ اُو آگاہ نیست

اُوست سلطان و طفیلِ او ہمہ — اُوست دائم شاہ و خلیلِ او ہمہ

ہم پس و ہم پیش از عالم توئی — سابق و آخر بیک جا ہم توئی

خواجگیٔ ہر دو عالم تا ابد! — کرد وقفِ احمدِ مرسل احد

یا رسول اللہ! بس درماندہ ام — باد بر کف خاک بر سر ماندہ ام

بیکساں را کس توئی در ہر نفس — من ندارم در دو عالم جز تو کس

یک نظر سوئے منِ غمخوارہ، کُن — چارۂ کارِ منِ بے چارہ کُن!

دیدۂ جاں را لقائے تو بس ست — ہر دو عالم را رضائے تو بس ست

آنکہ آمد نہ فلک معراجِ اُو — انبیاء و اولیاء محتاجِ اُو

ہر دم از ما صد درود صد سلام

بر رسول و آل و اصحابش تمام

آبِ کوثر

- جس میں علم کے موتی اتنے کہ علماء کیلئے قیمتی سرمایہ۔
- زبان اتنی آسان کہ بچّے بھی روانی سے پڑھ سکیں۔
- زبان میں اِتنی مٹھاس کہ ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہ چاہے۔
- برکتوں سے اِتنی بھرپور کہ جس گھر میں ہو وہ مصیبتوں سے محفوظ رہے۔
- اس محبت سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت واُلفت کی مہک محسوس کرے۔
- اس جذبے سے لکھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکے۔
- قیمت صرف اِتنی کہ ایک مرتبہ نبیِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیار والفت میں ڈوب کر پڑھ لی جائے۔
- اکثر ایسے بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ قاری بارگاہِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنی آنکھوں کے موتی نچھاور کرتا رہا جیسے ہی عالمِ وارفتگی میں بھیگی پلکیں آپس میں پیوست ہوئیں تو مظہر جمالِ الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چمکتا نُور برساتا چہرہ سامنے تھا۔

آپ بھی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ادب واحترام سے اسے پڑھیے ہو سکتا ہے کرم والا آپ پر بھی کرم فرمادے۔

مفکرِ اسلام

محمد کریم سلطانی

امیر ادارہ تبلیغ اسلام۔ فیصل آباد

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلی وسلم وبارك علیٰ حبیبك المصطفیٰ ونبیك المرتضٰی رسولك المجتبیٰ

وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریتہ اجمعین الیٰ یوم الدین اما بعد۔۔۔

میرے عزیز بھائیو! درودِ پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ درودِ پاک کے بیشمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگانِ دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے "القول البدیع" میں اور شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے "جذب القلوب" میں لکھے ہیں۔ اُن میں سے چند سپردِ قلم کئے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق ذوق زیادہ ہو اور اس لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھرلیں۔

1 حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس۔

2 درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

3 جب تک بندہ درودِ پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

4 درودِ پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

5 درودِ پاک سے عمل پاک ہوجاتے ہیں۔

6 درودِ پاک خود اپنے پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔

7 درودِ پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

8 درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

9 درودِ پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

10 جو شخص درودِ پاک کو ہی وظیفہ بنالے اسکے دنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذِمے لے لیتا ہے۔

11 درودِ پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

12 درودِ پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔

13 شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

14 درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

15 درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔

16 اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

17 اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بَری ہے۔

18 لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

19 درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

20 درودِ پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو گا۔

21 درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے جب وہ حوضِ کوثر پر جائے گا خصوصی عنایت ہو گی۔

22 درودِ پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہو گا۔

23 پُل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔

24 پُل صراط پر اُسے نور عطا ہو گا۔

25 درودِ پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنّت میں دیکھ لیتا ہے۔

26 درودِ پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

27 درودِ پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

28 درودِ پاک پڑھنا عبادت ہے۔

29 درودِ پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

30 درودِ پاک مجلسوں کی زِینت ہے۔

31 درودِ پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔

32 درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہو گا۔

33 درودِ پاک، درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

34 درودِ پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔

35 درودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

36 درودِ پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

37 درودِ پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔

38 درودِ پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

39 درودِ پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

40 سب سے بڑی نعمت یہ کہ درودِ پاک پڑھنے والے کو رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۰۱)

"جذبُ القلوب" میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں:۔

41 ایک بار درودِ پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

42 درودِ پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

43 درودِ پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

44 درودِ پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔

45 درودِ پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کیلئے قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوَلّی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

46 درودِ پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

47 درودِ پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

48 جس مجلس میں درودِ پاک پڑھا جائے اُس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

49 درودِ پاک پڑھنے سے سیّد الانبیاء، حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

50 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود درودِ پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

51 قیامت کے دن سیّدِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

52 فرشتے درودِ پاک پڑھنے والے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

53 فرشتے درودِ پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

54 درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درودِ پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

55 درودِ پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔ (جذب القلوب، صفحہ ۲۵۳)

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے:۔

56 درودِ پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔

57 درودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

58 درودِ پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔

59 درودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

60 قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اُس جہاں میں روئے گا۔ اور جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے، وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا۔ لیکن درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے یہاں بھی عیش، وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

61 درودِ پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

62 درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

63 درودِ پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔

64 درودِ پاک فتوحات کی چابی ہے۔

65 درودِ پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

66 درودِ پاک جنت کا راستہ ہے۔

67 درودِ پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

68 درودِ پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

69 درودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنت وجماعت کی علامت ہے۔

70 درودِ پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائے گی نہ کیڑے۔

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے:۔

۷۱ درودِ پاک ”آبِ حیات“ ہے، وہ آبِ حیات کہ ہزاروں آبِ حیات اِس پر قربان ہو جائیں کیونکہ بالفرض کسی کو دنیا میں آبِ حیات مل جائے اور وہ اُسے پی لے اور پھر اُسے ہزار، پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے تو دنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ وفریب کی زندگی آخر ختم ہو جائیگی، لیکن درودِ پاک وہ آبِ حیات ہے کہ جس نے اِسے پی لیا اُسے جنت میں وہ زندگی عطا ہو گی جو ختم ہونے والی نہیں مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سنکھ سال، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی لیکن وہ اَبدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ وفریب نہیں، بے چینی نہیں، دُکھ نہیں بلکہ چین ہی چین ہے۔ آرام ہی آرام ہے، سکون ہی سکون ہے۔ تو دنیا کا آبِ حیات اس آبِ حیات کا ہم پلہ کیسے ہو سکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذَا بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

۷۲ درودِ پاک اسمِ اعظم ہے۔ جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے، سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی درودِ پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

آج انسان مصیبتوں، پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اِس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

اِس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اُس ذاتِ برکات کے دامن سے دور ہو گئے ہیں۔ جس ذاتِ والا صفات کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور ان نت نئی مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے مبارک قدموں کے قریب ہوتا جائے گا اتنا ہی اُس سے پریشانیاں دور ہوتی جائیں گی۔ جو اُن کے قدموں سے لگ گیا وہ بچ گیا جو ہٹ گیا وہ پس گیا۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے، یہ مثال صرف افہام و تفہیم، سمجھنے سمجھانے کیلئے ہے، ورنہ اُن کی شان اس سے بالا و والا، ارفع و اعلیٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکّی خواہ دستی یعنی گھریلو چکّی ہو یا مشینی، طریقہ کار ایک ہی ہے وہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز، ایک "کلّی" سی ہوتی ہے جس کے گرداگرد پتھر گھومتا ہے۔ اس کلّی کے سرپر دانے ڈالے جاتے ہیں وہ دانے جب کلّی کے قدموں سے دور ہوتے ہیں تو پتھر کی زد میں آجاتے ہیں اور پس جاتے ہیں۔ دانے جتنا کلّی کے قدموں سے دور ہوں گے اُتنی ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کلّی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کلّی کا دامن چھوٹ گیا، چکّی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلا تشبیہ کائنات کا مرکز وہ ذاتِ گرامی ہے جسے ربّ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "رحمۃ للعالمین" کا لقب دیا ہے۔ ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے لپٹا رہے اُسے گردشِ زمانہ کا کیا خوف؟ اُسے گردشِ زمانہ اُس وقت ہی اپنی لپیٹ میں لے گی جب وہ مرکزِ کائنات کا دامن چھوڑ دے گا۔

لہٰذا ہمارے حادثاتِ زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں اور قُرب کا ذریعہ ہے "درودِ پاک کی کثرت"۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (دلائل الخیرات)

"لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

میرے عزیز بھائی! درودِ پاک کے بے شمار اور اَن گنت فوائد ہیں جن میں سے ۷۲ تحریر کئے گئے ہیں، یہ سارے کے سارے فائدے بلاشک وشبہ تجھے حاصل ہوں گے مگر تو اُن کا بن کر تو دیکھ! اور اگر تو اُن سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا فلاں نہیں ہوا، تو قصور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پوری آب و تاب کیساتھ طلوع ہو چکا ہے اور پورے جہان کیلئے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے لیکن اگر شپرہ چشم کہتا پھرے کہ آفتاب نہیں ہے تو قصور اُس کا اپنا ہے۔ آفتاب کی فیض رسانی میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اے مرے عزیز! اُن کا دامن پکڑ لے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔ ؎

در دل مسلم مقام مصطفٰے ﷺ ست

آبروئے ما ز نام مصطفٰے ﷺ ست

(اقبال علیہ الرحمۃ)

دل میں حبیبِ خدا، سیّد الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت وعظمت پیدا کر! کیونکہ جو دل اُن کی محبت وعظمت سے خالی ہے اس کے درودِ پاک پڑھنے کا وزن مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہے۔

ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ لَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اَحَدُهَا الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ خُضُوْعٍ وَخُشُوْعٍ وَالثَّانِي اَلذِّكْرُ بِالْغَفْلَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ وَالثَّالِثُ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ وَنِيَّةٍ (درۃ الناصحین، صفحہ ۶۸)

اے عزیز! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی دین ہیں۔ ان کی محبت ایمان ہے۔ ان کی محبت ایمان کا رُکن ہے۔ ان کی محبت ایمان کی شرط ہے۔

مصطفٰے ﷺ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست

(اقبال علیہ الرحمۃ)

مطالع المسرات میں ہے:

فَاَصْلُ الْاِیْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِاَصْلِ الْحُبِّ وَ کَمَالُ الْاِیْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِکَمَالِ الْحُبِّ (صفحہ ۶۷)

"اصلِ ایمان کیلئے اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے کیلئے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔"

نیز اسی میں ہے:

وَمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ لَا اِیْمَانَ لَہٗ فَحُبُّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُکْنُ الْاِیْمَانِ

لَا یَثْبُتُ اِیْمَانُ عَبْدٍ وَ لَا یُقْبَلُ اِلَّا بِحَبَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جس دل میں محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں اس کا ایمان ہی نہیں، لہٰذا سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا رکن ہے کہ کسی بندے کا ایمان محبتِ رسول کے بغیر نہ ثابت ہو سکتا ہے نہ مقبول ہو سکتا ہے۔

میرے عزیز! اِن کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے شرط ہے۔

فَمَحَبَّۃُ اللّٰہِ مَشْرُوْطَۃٌ بِمَحَبَّۃِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (مطالع المسرات، صفحہ ۶۹)

"اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت شرط ہے۔"

لہٰذا جو شخص نبی اکرم، نورِ مجسم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، دیارِ الٰہی سے مردود ہے۔

ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان کی طرف صرف راہنمائی ملی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نبی کی طرف سے ایمان کا نور نہیں ہے۔ یہ سن کر ایک اللہ والے نے فرمایا، ارے کیا کہتا ہے؟ کیا اگر ہم وہ نور جو کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہنچ رہا ہے، کاٹ دیں اور تیرے پاس وہ ہدایت وہ راہنمائی رہ جائے جس کا تُو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے؟ اُس نے کہا مجھے منظور ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ وہ بدنصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کافر ہو گیا اور وہ کفر پر ہی مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک (الابریز، صفحہ ۲۲۹)

حضرت ابو العباس تیجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

فَمَنْ طَلَبَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالتَّوَجُّہَ اَلَیْہِ دُوْنَ التَّوَسُّلِ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مُعْرِضًا عَنْ کَرِیْمِ جَنَابِہٖ وَمُدْبِرًا مِنْ تَشْرِیْعِ خِطَابِہٖ کَانَ مُسْتَوجِبًا مِنَ اللّٰہِ غَایَۃَ السُّخْطِ وَالْغَضَبِ وَغَایَۃَ اللَّعْنِ وَالْبُغْضِ وَضَلَّ سَعْیُہٗ وَخَسِرَ عَمَلُہٗ (سعادت الدارین، صفحہ ۲۰)

"جو شخص حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر، حضور کی جناب سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتہا درجہ کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے وہ غایت درجہ کی دوری اور لعنت کا مستحق ہے اُس کی ساری کی ساری کوششیں رائیگاں ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔" نعوذ باللہ الکریم

اے میرے عزیز! اگر کوئی اِس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ اپنے ایمان اور عقیدے کی فکر کرے، کہ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے، مبغوض ہے، مطرود ہے، مہجور ہے، ممکور ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا؟ فرمایا، تُو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا۔ اس نے عرض کیا، میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی؟ فرمایا، جب تُو اس کے رسول سے محبت کرے گا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ پھر عرض کیا، اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہوگی؟ فرمایا، جب تو ان کے طریقے پر چلے گا، اور اُن کی سنت کی پیروی کرے گا، اور اُن سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور اُن سے بُغض رکھنے والوں کے ساتھ تُو بُغض رکھے گا، اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے، اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے۔

پھر فرمایا، لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں، بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہوگا، یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں، بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بُغض زیادہ ہوگا اُس کا کفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔ پھر فرمایا خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔ خبردار! جس کے دل میں محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں ہے۔ خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اُس کا ایمان ہی نہیں۔ (دلائل الخیرات، صفحہ ۳۰۹)

میرے مسلمان بھائی! اس محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ سیّدی المکرم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں، ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا، میں عالمِ بالا میں سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ نہ جائے گا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، صفحہ ۳۰۹)

الحاصل ـــــ محبوبِ کبریا، شاہِ انبیاء صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین کی محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں، پہلے تو دل میں محبت پیدا کر! اُن کی عظمت دل میں بٹھا اور محبت کا تقاضا ہے کہ تُو اپنے بیگانے کو پہچان، جو اُن کا ہے تُو بھی اُن کا بن جو اُن سے بیگانہ ہے تُو بھی اُن سے بیگانہ رہے، اگر ایسا ہو کر درودِ پاک پڑھے تو رحمت کے دروازے تیرے لئے کھل جائیں گے، جتنے فوائد درودِ پاک کے ذکر ہوئے ہیں اُن سے ہزار گُنا فوائد کا تُو مستحق ہو گا، وگرنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ نہ ملے گا۔

اب اپنے بیگانے کی پہچان کیا ہے؟ تو فقیر عرض گزار ہے "اَلْاِنَاءُ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ" یعنی برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ محبت والوں کی زبان و قلم سے تو محبت و عظمت کی باتیں سنے گا، اور بیگانوں کی زبان و قلم سے بیگانگی کی باتیں سنے گا۔

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ مبارک:

١ عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے۔

اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ خدا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، صفحہ ۵۸)

سیّدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

٢ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لئے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے آقا کا ربّ ہے۔

سیّدی وسندی خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

3 میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہ شریف میں حاضری دی تو وہاں چشمِ دل سے مشاہدہ کیا کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجودِ مبارک عرش سے فرش تک مرکز جمیع کائنات ہے ہر چند کہ وہابِ مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن جس کسی کو فیض پہنچا ہے وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہماتِ ملک وملکوت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں، (یعنی صرف اس جہاں کے ہی نہیں بلکہ ملک وملکوت کے مہتمم سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں)۔ گویا ساری خدائی کو انعاماتِ شب وروز روضہ مطہرہ سے پہنچتے ہیں۔ صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیّدنا محمد وآلہ وسلم۔ (مقاماتِ امام ربانی، صفحہ ۱۱۲)

4 انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرچشمہ آبِ حیات کے ایک پیالہ سے سیراب ومستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے پایاں سمندرِ رحمت کے ایک گھونٹ پر قانع اور متمتع ہیں۔ فرشتے اُن کے طفیلی اور آسمان اُن کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ اُن کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ اُن کے ساتھ مربوط، اور ربوبیت کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جملہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے قائم ہے، اور کائنات کا خالق اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی میں آیا ہے:

اَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

(مکتوباتِ سیّدی وسندی خواجہ محمد معصوم قیوم سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ ۳۷)

5 اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَلَّكَهُ الْاَرْضَ كُلَّهَا

"اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔"

(مواہب لدنیہ للعلامہ القسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زرقانی، جلد ۵ صفحہ ۲۴۲)

6 اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ الْجَنَّةَ بَيْنَ اَهْلِهَا

"جنتیوں کے درمیان جنت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تقسیم فرمائیں گے۔"

(زرقانی، جلد ۳ صفحہ ۱۱۹)

7 فَهُوَ خَزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضَعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا يَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْهُ وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ اِلَّا عَنْهُ

"یعنی رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسرارِ الٰہی کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز و محور، لہٰذا کوئی امر نافذ نہیں ہو سکتا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی تک منتقل نہیں ہو سکتی مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ کرم سے۔"

(زرقانی، جلد ۱ صفحہ ۳۸)

8 اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا يَكُوْنُ خَلَافُهٗ وَلَيْسَ لِذَالِكَ الْاَمْرِ فِي الْكَوْنِ صَارِفٌ

"جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، اور اُن کے حکم کو جہان میں کوئی نہیں روک سکتا۔"

(زرقانی، جلد ۱ صفحہ ۳۹)

9 وَكَانَ لَهٗ اَنْ يَخُصَّ مَنْ شَآءَ بِمَاشَآءَ مِنَ الْاَحْكَامِ

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختار ہیں، احکامِ شرعیہ میں سے جس کیلئے جو چاہیں خاص کر لیں۔"

(کشف الغمہ للشعرانی قدس سرہ، جلد ۳ صفحہ ۵۰)

10 انسان علائق بدنیہ اور عوائق طبعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ غایتِ تنزہ و تقدس میں ہے، دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے فیض لینا وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ واسطہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ (روح البیان، صفحہ ۲۲۷۔ سورۂ احزاب)

معدنِ اسرارِ علام الغیوب ہے

برزخِ بحرین امکان و وجوب

(اعلیٰ حضرت قدس سرہ)

اب ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں ملاحظہ فرمائیں تا کہ آپ کو اپنے اور بیگانے کے درمیان تمیز کرنا آسان ہو جائے۔

- یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۱۵)
- سارا کاروبارِ جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۷۱)
- پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ برے کام سے ڈرائے اور بھلے کام پر خوشخبری سنائے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۸)
- اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۷۴)
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ، صفحہ ۵۱)
- شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔ (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ، صفحہ ۵۱)

یہ چند عبارتیں بطورِ نمونہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کیلئے درج کی گئی ہیں۔ جس مسلمان کے دل میں محبتِ رسول اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگا وہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان لے گا۔ لیکن جو دل عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خالی ہوگا وہ اپنے آپ کو خود جانے اور اس کا کام۔

یا اللہ ہمیں نظر بصیرت عطا کر کہ ہم اپنے بیگانے کو پہچانیں اور ہم قبر کے عذاب سے نیز قیامت کی رُسوائی سے بچ جائیں۔

اے اللہ تعالیٰ وہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ سیّدنا صدیقِ اکبر کو ملا جو خواجہ اویس قرنی کو نصیب ہوا، ہمیں بھی اس سے وافر حصہ عطا فرما۔ وما ذالك على الله بعزيز۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہو گیا کہ محبت و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جگمگا اُٹھا تو اب اس لازوال دولت، بے مثال نعمت اور دونوں جہاں کی سعادت (درودِ پاک) کی طرف آ، اور ہمت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وہ دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ جس نے درودِ پاک کو لے لیا اُس نے دونوں جہاں کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ایک دن دنیاوی دولت کے انبار لگوائے ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور غلاموں، لونڈیوں کو بلا کر کہا، جس کا جو دل چاہے وہ لے لے۔ کسی نے کوئی چیز اُٹھائی اور کسی نے کوئی چیز، لیکن ایاز خاموش کھڑا رہا، جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سلطان محمود نے ایاز سے پوچھا، تُو نے کچھ نہیں لیا؟ ایاز نے جواب دیا، میں نے سب کچھ لے لیا، اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا، جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی۔

یوں ہی بلا تشبیہ باقی اَوراد و وَظائف اپنی اپنی جگہ صدہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے درودِ پاک کو لے لیا اُس نے شاہِ کونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے لیا، جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا، لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس ناکس کے سر پر نہیں رکھا جاتا اور شاہی باز کی خوراک مردار خور گدھ کے منہ میں نہیں ڈالی جاتی بلکہ "ذالك فضل الله يوتيه من يشآء" یہ دولت کسی اونچی قسمت والے کو حاصل ہوتی ہے۔

اے عزیز! جس جماعت نے پوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک کیا ہے، یہ عزت واقبال کا تاج اُنھیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو اِس چند روزہ اور فانی دنیا میں اپنے اوپر آرام کا دروازہ بند کر کے دنیا کی آسودگی کو رخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اس میدان میں بازی جیت لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جائے، اور تُو بھی انعام واکرام کا حقدار ٹھہرے۔

<u>جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق بھی اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے۔</u>

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (پ۲۱۔ سورۃ العنکبوت۔ آیت ۶۹)

اللہ تعالیٰ مجھ فقیرِ بے نوا کو آپ سب بھائیوں کو اِس چشمۂ آبِ حیات سے سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وهو حسبنا ونعم الوكيل نعم المولىٰ ونعم النصير وصلى الله تعالىٰ علىٰ حبيبه رحمة للعٰلمين شفيع المذنبين اكرم الاوّلين والآخرين وعلىٰ آله واصحابه وازواجه الطاهرات المطهرات الطيبات امهات المؤمنين وذرياته واصهاره وانصاره واولياء امة وعلماء ملة اجمعين سبحان ربك العزت عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله ربّ العٰلمين۔

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمٰت والنور ومن علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا ہ رسولہ ونبیہ وحبیبہ رحمۃ للعٰلمین الذی من تمسک بذیلہ نال سعادۃ الدارین ومن احب الصلوٰۃ علیہ فازفی الکونین فوزا عظیما ہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اولیاء امۃ وعلماء ملتہ صلاۃ دائمۃ بدوام ملکہٖ باقیۃ ببقائہ لا منتھی لھا الی یوم الدین ہ

اَمَّا بعد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ

باب اوّل — درودِ پاک کی فضیلت احادیثِ مبارکہ سے

حدیث۔1

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔2

اَنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا (سعادت الدارین، صفحہ ۲۰)

"قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حدیث ۵

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَ کَتَبَ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (ترمذی شریف، جلد ا صفحہ ۶۴)

"رسولِ اکرم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حدیث ۶

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرَ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ (مشکوٰۃ، صفحہ ۸۶۔ دلائل الخیرات، صفحہ ۶۔ تفسیر مظہری، صفحہ ۴۱۲)

"فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔ ۵

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا (نسائی، دارمی، مشکوٰۃ)

دوسری روایت میں ہے:

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَہٗ اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِنْہُ یَوْمَئِذٍ وَلَا اَطْیَبَ نَفْسًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا رَاَیْتُکَ قَطُّ اَطْیَبَ نَفْسًا وَلَا اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِنْکَ الْیَوْمَ فَقَالَ مَا یَمْنَعُنِیْ وَھٰذَا جِبْرِیْل (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِیْ اٰنِفًا فَقَالَ قَالَ اللہُ تَعَالٰی مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَاۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَمَحَوْتُ عَنْہُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَ کَتَبْتُ لَہٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ (القول البدیع، صفحہ ۱۰۹)

ایک اور روایت ہے:

بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ الخ فَلْیُکْثِرْ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُقِلَّ (صفحہ ۱۱۰) وَفِیْ روایۃ الاصلیت عَلَیْہِ وَمَلَائکتی عَشْرًا (القول البدیع، صفحہ ۱۰۹)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ:

"سیّدنا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربارِ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا خوش اور ہشّاش بشّاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبریل علیہ السلام یہ پیغام دیکر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی اُمتی آپ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹادوں اور اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہٰذا آپ اپنی اُمت کو اس بات کی خوشخبری سنادیجئے اور ساتھ یہ بھی فرمادیجئے کہ اے اُمت اب تمہاری مرضی تم درودِ پاک کم پڑھو یا زیادہ۔"

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِیَّتِہٖ دَائمًا اَبَدًا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حدیث ۔6

عَنْ اُبَیِّ بِنْ کَعْبٍ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلَاۃَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُو خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶، الزواجر، صفحہ ۱۱۷)

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں آپ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اَوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درودِ پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درودِ پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درودِ پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہو گا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درودِ پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

تشریح:

اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درودِ پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اللّٰھُمَّ ارزقنا ھذا من المھد الی اللّحد برحمتك یا ارحم الرحمین

حدیث۔۶

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عبيدٍ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذَالِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ (رواہ الترمذی وابوداؤد ونسائی ومشکوۃ، صفحہ ۸۴)

"رسولِ اکرم، شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے جب تُو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر درودِ پاک پڑھا تو سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے نمازی! تُو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔"

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الٰہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔ (مرقاۃ، ج ۱ ص ۳۴۴)

حدیث۔۷

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ (رواہ الترمذی، مشکوۃ شریف صفحہ ۸۷)

"سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر وفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر میں نے نبئ اکرم، شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ کر دعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تُو مانگ تجھ عطا کیا جائے، تُو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔"

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث۔9

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا عَلَیْکَ قَالَ اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا اَھَمَّکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَآخِرَتِکَ وَاسْنَادُہٗ جَیِّدٌ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۹)

"کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درودِ پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کیلئے کافی ہے۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اکرم الاوّلین وَالاٰخرین وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّم

حدیث۔10

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۸۷۔ القول البدیع، صفحہ ۱۰۳)

"سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار درودِ پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔"

حدیث۔11

اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ عَشَرَ سَیِّاٰتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشَرَ دَرَجٰتٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَھَا (جامع صغیر، جلد ا صفحہ ۷)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یارسول اللہ جو آپ کا اُمتی آپ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس اُمتی کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس دُرودِ پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِکْ عَلٰی نبیک المصطفٰی وَرَسُوْلِک المجتبٰی وعلٰی آلِہٖ واصحابہٖ

بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرّۃ

حدیث۔12

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ وَزَکَاۃٌ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَشْرًا (القول البدیع، صفحہ ۱۰۳)

”رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، رحمتِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درودِ پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درودِ پاک پڑھے اللہ تعالٰی اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔“

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّم

حدیث۔13

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَغْفِرَۃٌ لِّذُنُوْبِکُمْ وَاطْلُبُوْا اِلَیَّ الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَۃٌ لَّکُمْ (جامع صغیر، جلد ۱ صفحہ ۵۴)

”مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کیا کرو، اس لئے کہ تمہارا درودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالٰی سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالٰی کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلَّم

حدیث۔۱۴

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (جامع صغیر، جلد دوم صفحہ ۲۸)

”رسولِ اکرم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔15

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ کَانَ عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَھْلِ النُّوْرِ لَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِ النَّارِ (دلائل الخیرات، صفحہ۹، مطبع کانپور)

”نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھنے والے کو پُل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہو گا، اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہو گا، وہ اہلِ دوزخ سے نہ ہو گا۔“

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تشریح: یہ وہی نور ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ذکر فرمایا ہے:

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۚ (پ۲۷۔ سورۃ الحدید:۱۲)

”جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہو گا اور فرمایا جائے گا تمہارے لئے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

حدیث۔16

اِنَّ اَنْجٰکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً (شفاء شریف، جلد۲ صفحہ۷۶)

اور القول البدیع میں اتنا مزید ہے:

اِنَّہٗ کَانَ فِی اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ کِفَایَۃٌ اِذْ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ

فَاَمَرَ بِذَالِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیُثِیْبَھُمْ عَلَیْہِ (القول البدیع، صفحہ۱۲۱)

”اے لوگو! بے شک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا ہو گا۔“

”ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درودِ پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں کو درودِ پاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا تا کہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ المرتضٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی
وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث ۔۱۶

لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ

(کشف الغمہ، صفحہ ۲۷۱۔شفاء شریف، جلد ۲ صفحہ ۷۶۔القول البدیع، صفحہ ۱۲۳)

"قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں درودِ پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

اے میرے عزیز! اس وقت کا یاد کر جب سورج بالکل ہی قریب ہو گا زمین دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہو گی۔ سر چھپانے کو جگہ نہ ہو گی، پینے کو پانی نہ ہو گا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہو گا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوضِ کوثر پر اُمت کو پانی پلاتے ہونگے۔ وہاں پر دنیا میں درودِ پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہو گی۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والوں کو دور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے آؤ آؤ

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ماں جب اِکلوتے کو چھوڑے آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا ، میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیقِ اُمت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو، یہ وہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّ الرحمۃ شفیعِ الاُمَّۃ کاشف الغمہ وعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دُنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے، حضرت شیخ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں پھر بتایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی بے حد پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آ گیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابہؓ کبار بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں، دوسرے پر حضرت فاروقِ اعظم، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدرِ کرّار حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض! میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیونکہ میری ساری عقیدت و محبت تو انھیں سے ہے۔ جب میں حیدرِ کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ نخواستہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم، محسنِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظر آ گئے جو کہ اپنی اُمت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضرِ خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے، اسی طرح حضرت فاروقِ اعظم، صدیق اکبر اور عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر میں توبہ کر لوں تو پھر؟ اس گزارش پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تُو توبہ کر لے اور مسلمان ہو جائے تو میں تجھے حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تُو کبھی پیاسا نہ ہو گا تو میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے حوضِ کوثر پر لائے اور اپنے دستِ مبارک سے مجھے جامِ کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

زاں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں اپنے اہل و عیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کردی، سوائے ان احباب کے کہ جنہوں نے یہ سن کر توبہ کرلی اور اس نظریہ سے رجوع کرلیا۔ (شواہد الحق فی الاستغاثہ بسید الخلق، صفحہ ۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق و تائید اس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے حوضِ کوثر کے چار رُکن ہیں، ایک رُکن میرے پیارے ابو بکر کے قبضہ میں ہوگا، دوسرا رکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رُکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں ہوگا اور چوتھا رکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

لہٰذا جو شخص ابو بکر سے تو محبت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابو بکر پانی نہ پلائیں گے اور جو عمر سے محبت رکھے اور ابو بکر سے بغض رکھے، اسے عمر پانی نہیں پینے دینگے، اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں دینگے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں پلائیں گے۔ اور جس نے ابو بکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو دُرست کرلیا اور جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہوگیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہوگیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی، گویا اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(شواہد الحق، صفحہ ۵۳۹)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ الْاَبْرَار وَالنَّبِی المختار

وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الاخیار والحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حدیث۔18

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۶۔ جلاء الافہام، صفحہ ۲۷، الترغیب والترہیب، صفحہ ۵۰۱۔ کشف الغمہ، صفحہ ۲۷۱)

”جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درودِ پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں،
جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔“

تشریح:

سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیٰحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، ایک پلڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی نکلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِك وَسَلَّم

حدیث۔19

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفاً وَمَنْ زَادَ صَبَابَۃً وَشَوْقًا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَشَہِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (القول البدیع، صفحہ ۱۰۳)

”جس نے مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت وشوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔“

تشریح:

سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی اُمت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیں اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اُٹھائیں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

ہر کہ باشد عامل صلوٰا مدام
آتش دوزخ شود بروے حرام

حدیث۔20

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّ عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَاَسْكَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَآءِ

(القول البدیع، صفحہ ۱۰۳۔ الترغیب والترہیب، جلد ۲ صفحہ ۴۹۵)

"جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى وَآلِهٖ وَسَلِّم

حدیث۔21

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ لَا يُفَارِقُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَنُوْبُهٗ مِنْ حَوَائِجِهٖ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ فَجِئْتُهٗ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ حَائِطاً مِّنْ حِيْطَانِ الْاَسْوَافِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ فَبَكَيْتُ وَقُلْتُ قَبَضَ اللهُ رُوْحَهٗ فَرَفَعَ رَاسَهٗ فَدَعَانِيْ فَقَالَ مَالَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَطَلْتَ السُّجُوْدَ فَقُلْتُ قَبَضَ اللهُ رُوْحَ رَسُوْلِهٖ لَا اَرَاهُ اَبَدًا قَالَ فَسَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّيْ فِيْمَا اَبْلَانِيْ اَيْ اَنْعَمَ عَلَيَّ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً مِّنْ اُمَّتِيْ كَتَبَ اللهُ لَهٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَهَا عَنْهُ عَشَرَ سَيِّاٰتٍ (القول البدیع، صفحہ ۱۰۵۔ الترغیب والترہیب، صفحہ ۴۹۵)

"حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے تھے تاکہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کرلی ہے، پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارکہ کو قبض فرمالیا۔ اب میں حضور کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میرے ربِّ کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ انعام یہ ہے کہ میری اُمت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلٰى رَسُوْلِكَ المختار سَيِّد الابرار وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الاخيار

حدیث۔22

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَرَّزُ فَلَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَتْبَعُہٗ فَفَزِعَ عُمَرُ فَاَتْبَعَہٗ بِمِطْھَرَۃٍ یَعْنِیْ اِدَاوَۃً فَوَجَدَہٗ سَاجِدًا فِیْ شَرْبَۃٍ فَتَنَحّٰی عُمَرُ فَجَلَسَ وَرَآءَہٗ حَتّٰی رَفَعَ رَاسَہٗ قَالَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَنِیْ سَاجِدًا فَتَنَحَّیْتَ عَنِّیْ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَاحِدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَرَفَعَہٗ عَشَرَ دَرَجٰتٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ (القول البدیع، صفحہ ۱۰۶۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۴)

”نبی اکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لئے، تو دیکھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بالا خانہ میں سر بسجود ہیں۔ حضرت عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اُٹھایا تو فرمایا اے عمر! تُو نے بہت اچھا کیا جبکہ تو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیثِ پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔“

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِی الامیِّ الکریم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ الطَّاھرات اُمھات الْمؤمنیْن وذُرِّیَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

حدیث۔23

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ اَوْ لِیُکْثِرْ (القول البدیع، صفحہ ۱۰۷)

"سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درودِ پاک کم پڑھے یا زیادہ۔"

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حدیث۔24

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کَتَبَ اللّٰہُ بِھَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحَا عَنْہُ بِھَا عَشَرَ سَیِّاٰتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشَرَ دَرَجٰتٍ وَکُنَّ لَہٗ عِدْلُ عَشَرَ رِقَابٍ (القول البدیع، صفحہ ۱۰۸۔ الترغیب والترہیب، جلد ۲ صفحہ ۴۹۶)

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درودِ پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔25

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِّنْکُمْ اَوْ لِیُکْثِرْ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۴)

"حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دورانِ خطبہ فرماتے سنا، بندہ جب تک مجھ پر درودِ پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درودِ پاک کم پڑھو یا زیادہ۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَنَبِیِّہٖ وَخَلِیْلِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّم

حدیث۔26

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۱)

"سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُخْتَار سَیِّدِ الْاَبْرَار وَعَلٰی
آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حدیث۔27

عَنْ اَبِیْ کَاھِلٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَلَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِکَ الْیَوْمِ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۷۔ الترغیب والترہیب، جلد ۲ صفحہ ۵۰۲)

"سیّدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
کل یوم ولیلۃ مائۃ الف الف مرۃ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن

حدیث۔28

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۲۔ کشف الغمہ، صفحہ ۲۷۱۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۹)

"سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شفیعِ اعظم، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْاَمِیْنِ وَرَسُوْلِکَ الْکَرِیْم
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حدیث۔29

اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۷)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درودِ پاک پڑھو، اِن شاءَ اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔"

فائدہ: باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں علماءِ کرام آتے اور مسائلِ علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درودِ پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماءِ کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ عَلٰی حَبِیْبِہٖ اطیب الطیبیْنَ

اطھر الطاھریْن اکرم الاوّلین وَالْاٰخریْن وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث۔30

اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسْئَلُوْنَ فِی الْقَبْرِ عَنِّیْ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۹۔ کشف الغمہ، صفحہ ۲۶۹)

"اے میری اُمت مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔"

تشریح:

اس مقام پر اوّلیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درودِ پاک کی کثرت کی تاکید اس لئے فرمائی کہ درودِ پاک کی کثرت سے نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت درودِ پاک پڑھنے والے کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوبِ کبریاء، سیّد انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بناء پر ہی ہو گی، اسی لئے حدیثِ پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہو گا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا "ھٰذَا مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ" یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی اسمِ گرامی محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ یہ آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لائے تھے، منکر نکیر کہیں گے بیشک تُو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے تُو یہی جواب دے گا۔ "نم کنومۃ العروس" اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خالی ہو گا جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تُو ان کو پہچانتا ہے؟ تو وہ کہے گا "ھَا ھَا لَا اَدرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ" ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا۔ دُنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تُو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک)

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعثِ ایجادِ عالم، نُورِ مجسم، فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعتِ شان سن کر دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جوابی جلسہ نہ کر لیں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لئے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علمِ غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا؟ وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی (علیہ السلام) کو اختیار ہوتا تو امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کیوں نہیں بچا لیا۔ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوا لیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔ "وَ هُوَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ"

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں۔ ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایکدن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کیلئے آئے تو آمنے سامنے سٹیج لگ گئے۔ ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا، لوگو! بات سنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہو گا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے سات دن ہو گئے، مجھے آرام، سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسولِ اکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات کی، حضورِ انور کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں۔ اور یقیناً میرا مدِ مقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہو گا وہ بھی یونہی ورق گردانی کرتا ہو گا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہو گا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیونکہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیبِ خدا، سیّد الانبیاء، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال تلاش کرے' اِس کی، یا اس کی جو اس باعثِ ایجادِ عالم، رحمتِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کیلئے عیب تلاش کرے۔ (العیاذ باللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے مناظر مولوی صاحب نے سنی تو اس کی قسمت جاگ اُٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سنو! واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا، سونا، کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کیلئے عیب اور تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بد قسمت کون ہے؟ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا، میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم وهو الموفق ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

حدیث۔31

ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَیَّ رَحِمْتُه' وَمَنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُه' وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہ' ذُنُوْبَہ' وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (دلائل الخیرات، صفحہ ۱۳، مطبع کانپور)

”بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درودِ پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُخْتَار

سَیِّدِ الْاَبْرَار وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الاخیار

حدیث۔32

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (الترغیب والترہیب، صفحہ ۵۰۴)

”رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درودِ پاک پڑھے ” اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ“ اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔“

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔33

مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہ' فَیُصَافِحَانِ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَلَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ (نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۱۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۷۔ الترغیب والترہیب، صفحہ ۵۰۴۔ الزواجر، صفحہ ۱۱۷)

”رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

حدیث۔34

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی وَقَفْنَا فِیْ مَجْمَعِ طُرُقٍ فَطَلَعَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَكَاتُہٗ فَقَالَ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ اَیَّ شَیْءٍ قُلْتَ حِیْنَ جِئْتَنِیْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی بَرَكَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا یَبْقٰی رَحْمَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرَی الْمَلٰئِكَۃَ قَدْ سَدُّوْا الْاُفُقَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۴)

”حضرت زید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دن حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اُس نے سلام عرض کیا، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا تھا کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے یہ درودِ پاک پڑھا تھا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقیٰ صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقیٰ بَرَكَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقیٰ رَحْمَۃٌ۔“

حدیث۔35

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا رَاَیْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَیَحْبُوْ مَرَّۃً وَیَتَعَلَّقُ مَرَّۃً فَجَائَتْہُ صَلَاتُہٗ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَہٗ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۴۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۶)

”حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پُل صراط پر سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درودِ پاک پڑھا ہوا آیا اور اس اُمتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پُل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك عَلَی الحبیب اللبیب الحسیب المجیب النبی الامی الکرِیْم

القَریب وَعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین یا رؤف یا مجیب

مشکل جو سر پہ آ پڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی

مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

حدیث۔36

اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ ظُلْمَۃِ الصِّرَاطِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّکْتَالَ لَہٗ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۸)

”اے میری اُمت تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے۔“

بر محمد می رسانم صد سلام

آں شفیع مجرماں یوم القیام

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔37

صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِرَبِّکُمْ وَزَکَاۃُ اَعْمَالِکُمْ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۸)

”اے میری اُمت! تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لئے ربّ تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔“

سلامٌ علیک اے نبیٔ مکرم

مکرم تر از آدم و نسلِ آدم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

حدیث۔38

كَانَ لَا يَجْلِسُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا فَاَجْلَسَه عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَيْنَهُمَا فَعَجِبَ الصَّحَابَةُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَه اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۳)

"شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے، جب وہ چلا گیا تو حضور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ میرا اُمتی ہے جب مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَه اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔"

فائدہ ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تفسیر عزیزی میں زیرِ آیت "وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" تحریر فرماتے ہیں، تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیونکہ وہ نورِ نبوت سے ہر دیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں اُمتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکا۔ لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں، تمہارے نیک و بد اعمال کو بھی جانتے ہیں، اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی فارسی سورۂ بقرہ۔ صفحہ ۵۱۸)

اسی لئے عارفِ رومی قدس سرہ نے فرمایا: ؎

در نظر بودش مقامات العباد   لاجرم نامش خدا شاہد نہاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآنِ پاک میں اس لئے شاہد فرمایا ہے
کہ ان کی نظر میں ساری اُمت کے مقامات (درجات) ہیں۔

اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں۔

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

حدیث۔39

عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَقْرَبُ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنَا قَالَ صَلَاةُ اللَّیْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِرِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنَا قَالَ کَثْرَةُ الذِّکْرِ وَالصَّلَاةُ عَلَیَّ تَنْفِی الْفَقْرَ قُلْتُ زِدْنَا قَالَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الْکَبِیْرَ وَالْعَلِیْلَ وَالصَّغِیْرَ وَذَا الْحَاجَةَ

(القول البدیع، صفحہ ۱۲۹۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۱۴)

"حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں؟ فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمایئے! فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمایئے! فرمایا ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درودِ پاک پڑھنا تنگدستی کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمایئے! فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی۔"

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الرؤف الامی الکریم وَعَلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

حدیث۔40

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَةُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۸۳۔ نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۱)

"جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کیلئے اِستغفار کرتے رہیں گے۔"

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

حدیث۔41

مَنْ كَتَبَ عَنِّيْ عِلْمًا فَكَتَبَ مَعَهٗ صَلَاةً عَلَيَّ لَمْ يَزَلْ فِيْ اَجْرٍ مَا قُرِئَ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۸۳)

"جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درودِ پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارك عَلٰى خَيْرِ البرية وَسيّد الْعٰلمِيْنَ اَفْضل الخلق وَ رحمة للعٰلمين

وَعَلٰى آلہٖ واصحابہٖ واولياء امة وعلماء ملتہٖ الٰى يوم الدين

حدیث۔42

يَحْشُرُ اللهُ اَصْحَابَ الْحَدِيْثِ وَاَهْلَ الْعِلْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحِبْرُهُمْ خَلُوْقٌ يَفُوْحُ فَيَقِفُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُ لَهُمْ طَالَمَا كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰى نَبِيِّ اِنْطَلِقُوْا بِهِمْ اِلَى الْجَنَّةِ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۸۵)

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اُٹھائے گا اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی، وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درودِ پاک پڑھتے رہتے تھے۔ فرشتو ان کو جنت میں لے جاؤ۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارك عَلٰى اَكرم الاَوَّلِيْنَ والاٰخرِيْنَ وَعَلٰى آلہٖ واصحابہٖ

كلما ذكرك وذكره الذاكرون و كلما غفل عن ذكرك وذكره الغافلون

حدیث۔43

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَا اِلَیْہِ الْفَقْرَ وَضِیْقَ الْعَیْشِ وَالْمَعَاشِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْہِ اَحَدٌ اَوْلَمْ یَکُنْ فِیْہِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ وَاقْرَاْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَاَدَارَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الرِّزْقَ حَتّٰی اَفَاضَ عَلٰی جِیْرَانِہٖ وَقَرَابَاتِہٖ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۹۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۳)

"ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگدستیٔ معاش کی شکایت کی تو اس کو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو، تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔"

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حدیث۔44

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ رَبَّہٗ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِ الْتَمَسَ الْخَیْرَ مِنْ مَظَانِہٖ
(القول البدیع، صفحہ ۱۳۰)

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے ربِّ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درودِ پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔"

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حدیث۔45

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (القول البدیع، صفحہ ۱۳۶)

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درودِ پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔46

لِكُلِّ شَيْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ وَطَهَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الصَّدَاءِ الصَّلَاةُ عَلَيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم

(القول البدیع، صفحہ ۱۳۵)

"ہر چیز کیلئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دل کی زنگ سے طہارت مجھ پر درودِ پاک پڑھنا ہے۔"

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّي الْكَرِيْم وَعَلٰى وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

حدیث۔47

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّ عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ لَهٗ قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۸)

"حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اس کیلئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِكْ حَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى وَرَسُوْلك المرتضٰى
وَعَلٰى وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاهلِ بَيتهٖ اَجْمَعِيْن

حدیث۔48

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِيْ حَيَاتِهٖ اَمَرَ اللهُ تَعَالٰى جَمِيْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لَهٗ عِنْدَ مَمَاتِهٖ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

"فرمایا شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کیلئے استغفار کرو، بخشش کی دعائیں کرو۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك عَلٰى حَبِيبك وَرسُولك وصفيك وخليك وعلٰى آلهٖ واصحابهٖ
بعدد رمل الصحارئ والقفار وبعدد اوراق الاشجار وبعدد قطر الامطار الٰى يوم القرار

حدیث۔49

اِنَّ جِبْرائیلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطَاکَ قُبَّۃً فِی الْجَنَّۃِ عَرْضُھَا ثَلَاثُمِائَۃِ عَامٍ قَدْ حَفَّتْھَا رِیَاحُ الْکَرَامَۃِ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیْکَ

(نزہۃ المجالس، صفحہ ۱۱۱)

”حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبّہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتے ہیں۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

کلما ذکرك وذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرك وذکرہ الغافلون

حدیث۔50

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلَاثَۃٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِیْ وَاَحْیَا سُنَّتِیْ وَاَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

(القول البدیع، صفحہ ۱۲۳۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۳)

”رسولِ اکرم، شفیعِ اعظم، رحمتِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن تین شخص عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ اُمتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کی۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلٰی رَسُوْلِكَ المصطفٰی وَنبیّك المُرتضٰی
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بعدد کُلِ ذرّہ مائۃ الف الف مرّۃ

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کز و شد نورہا پیدا
زمیں در حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا

حدیث-51

إِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَاشَآءَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۷)

"تم میں سے جو کوئی نماز ادا کرے اسے چاہئے کہ پہلے وہ رب تعالیٰ جل جلالہٗ کی حمد و ثنا بیان کرے اس کے بعد درودِ پاک پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔"

اس ارشادِ گرامی میں دعا مانگنے کے آداب سکھائے گئے ہیں جیسے سائل کسی کریم کے دروازے پر مانگنے کیلئے جاتا ہے تو سوال سے پہلے اس کریم کی تعریف کرتا ہے پھر اس کے اہل و عیال کی خیر مانگتا ہے زاں بعد سوال کرتا ہے بلا تشبیہ جب کوئی اللہ کریم سے دعا کرنا چاہے اسے چاہئے کہ حمد و ثنا کے بعد درودِ پاک کا وسیلہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی جوّاد و کریم ہے سوالی کے سوال کو ردّ نہیں کرے گا۔

حدیث-52

إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلٰئِكَةِ إِذَا مَرُّوا بِحِلَقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَفْرُغُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰؤُلَآءِ يَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۷)

"رسولِ اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کیلئے مقرر ہیں، جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو، اور جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کیلئے خوشخبری ہے۔ اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔"

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث۔53

إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ فَإِذَا أَتَوْا عَلَيْهَا حَفُّوْا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوْا رَائِدَهُمْ إِلَى السَّمَآءِ إِلٰى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَتَيْنَا عَلٰى عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُوْنَ آلَائَكَ وَيَتْلُوْنَ كِتَابَكَ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْئَلُوْنَكَ لِآخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ إِنَّمَا إِعْتَبَقَهُمْ إِعْتِبَاقًا فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ (سعادۃ الدارین، صفحہ ٦١)

”فرمایا رحمتِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جبکہ کسی حلقۂ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف ربّ العزۃ جل شانہٗ کے دربار بھیجتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کیلئے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وہ کسی کام کیلئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُكَرَّمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حدیث-54

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْ تَادًا جُلَسَائُھُمُ الْمَلٰئِکَةُ اِنْ غَابُوْا فَقَدُوْھُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْھُمْ وَاِنْ رَاَوْھُمْ رَحَّبُوْا بِھِمْ وَاِنْ طَلَبُوْا حَاجَةً اَعَانُوْھُمْ فَاِذَا جَلَسُوْا حَفَّتْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَةُ مِنْ لَّدُنْ اَقْدَامِھِمْ اِلٰی عَنَانِ السَّمَآءِ بِاَیْدِیْھِمْ قَرَاطِیْسُ الْفِضَّةِ وَاَقْلَامُ الذَّھَبِ یَکْتُبُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُوْنَ اُذْکُرُوْا رَحِمَکُمُ اللّٰہُ زِیْدُوْا زَادَکُمُ اللّٰہُ فَاِذَا اسْتَفْتَحُوْا الذِّکْرَ فُتِحَتْ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِیْبَ لَھُمُ الدُّعَاءُ وَتَطَّلِعُ عَلَیْھِمُ الْحُوْرُ الْعِیْنُ وَاَقْبَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ مَالَمْ یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ وَیَتَفَرَّقُوْا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا اَقَامَ الزُّوَّارُ یَلْتَمِسُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۶۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۱)

"رسولِ اکرم شفیعِ معظم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں، ان کے ہمنشین فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کی مرحبا کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسولِ کرم روحِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے والوں کا درودِ پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درودِ پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام و اکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اُٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور وہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔"

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمّی الکریم الامین رحمۃ للعٰلمین وعَلٰی آلِہٖ واصحابہٖ

واولیاء امتہ وعلماء ملتہٖ بعدد خلق اللّٰہ وزینۃ عرش اللّٰہ وبعدد کلمات اللّٰہ

حدیث۔55

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ هُوَ اَنَا فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۶)

"جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درودِ پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درودِ پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کیلئے بنایا گیا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہٰذا جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہو گا۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك عَلٰى حَبِيْبِك شَفِيعَ الْمُذْنِبِين وَعَلٰى آلِهٖ واصحابهٖ اجمعيْن

فائدہ: علامہ دینوری اور علامہ نمیری رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہو اور بندہ یہ دعا نہ پڑھے "اللّٰھم ربَّ ھذہ الدعوت المستمعة المستجاب لها صلِّ علٰى سيّدنا محمّد وَّعلٰى آلِ سيّدنا محمد وزوجنا من الحور العين" تو جنت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۶)

حدیث۔56

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً اَكْثَرُكُمْ اَزْوَاجًا فِي الْجَنَّةِ

(القول البدیع، صفحہ ۱۲۶۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۸۔ دلائل الخیرات، صفحہ ۱۰۔ کانپوری کشف الغمہ، صفحہ ۲۷۱)

"نبی کریم رؤف رحیم علیہ التحیۃ والثناء والتسلیم نے فرمایا، اے میری اُمت تم میں سے جو مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔"

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِك وَسَلَّم

جمعہ کو درودِ پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث۔57

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّآءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ (جامع صغیر، جلد اوّل صفحہ ۵۴)

"فرمایا احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کی چمکتی دمکتی رات میں اور جمعہ کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِک وَسَلَّم

حدیث۔58

اَکْثِرُو الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا (جامع صغیر، جلد ا صفحہ ۵۴)

"فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درودِ پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے، اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درودِ پاک پڑھتا ہے تو اس کے درودِ پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درودِ پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِک عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمَبْعُوْث رحمۃ للْعٰلمین وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

حدیث۔59

اِکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلَاۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ کُلَّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرَھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً کَانَ اَقْرَبَھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً (جامع صغیر، جلد ا صفحہ ۵۴)

"اے میری اُمّت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درودِ پاک کی کثرت کرو، کیونکہ میری اُمت کا درودِ پاک مجھ پر ہر جمعہ کے روز پیش ہوتا ہے، لہٰذا جس نے مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِک عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّکَ الْمُجْتَبٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون

حدیث۔60

اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (جامع صغیر، جلد ا صفحہ ۵۴)

"میری اُمت مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درودِ پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔"

بر محمد ی رسانم صد سلام — آں شفیع مجرماں یوم القیام
ہر کہ باشد عامل صلوا مدام — آتشِ دوزخ شود بروے حرام

حدیث۔61

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلٰئِكَتَهٗ مَعَهُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَاَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُوْنَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اَكْثَرَ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۷)

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درودِ پاک پڑھتا ہے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ الطاهرات المطهرات اُمّهات المؤمنِيْن بعدد كل ذَرَّة مَائة الف الف مَرَّة

حدیث۔62

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۵۷)

"جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو۔"

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث۔63

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةً جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ (دلائل الخیرات کانپوری، صفحہ ۱۲)

”حضرت مولیٰ علی شیر خدا مشکل کشا (باذن اللہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہو۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك عَلٰى سَيِّدنا ومولانا مُحَمَّدٍ شَفيعِ المذنِبِيْنَ
رحمة اللعٰلمينَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحابِهٖ اَجمَعِيْنَ اِلٰى يَومِ الدِّيْن

حدیث۔64

اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهٗ فِيْ قَبْرِيْ كَمَا تُدْخَلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِيْ بِمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِلٰى عَشِيْرَتِهٖ فَاُثْبِتُهٗ عِنْدِيْ فِيْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَآءَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۰)

”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، روزِ قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کی ہو گی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درودِ پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیہ آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درودِ پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس درودِ پاک کو نُور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارك عَلٰى حَبِيْبِكَ النَّبِيِّ الْمُخْتَار سيّد الابرار وعَلٰى آلِهٖ واَصْحابِهٖ واهلِ بيتهٖ اجمعينَ

حدیث۔65

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَا یَھْبِطُوْنَ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِاَیْدِیْھِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَھَبٍ وَدُوِیٌّ مِنْ فِضَّۃٍ وَقَرَاطِیْسُ مِنْ نُوْرٍ لَا یَکْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلَاۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۱)

"حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نُور کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے والوں کا درودِ پاک لکھتے ہیں۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث۔66

مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ تُعْرِضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلَیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۸)

"تمہارے دِنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارِد ہوگی ، لہٰذا تم اس دن میں مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درودِ پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیسے حضور کے دربار میں درودِ پاک پیش ہوگا، حالانکہ انسان قبر میں جاکر بوسیدہ ہوجاتا ہے، توسرورِ انبیاء، محبوبِ کبریا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے (یعنی انبیاء کے جسم پاک صحیح وسلامت رہتے ہیں) لہٰذا تمہارا درودِ پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِیِّ الْکَرِیْم الامین وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث ۶۷

مَنْ صَلّٰی صَلَاۃَ الْعَصْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَکَانِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا وَ کُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۸۲)

"سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسّی بار یہ درودِ پاک پڑھا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا"۔ تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامۂ اعمال میں اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنبیّک النّور المکنون
والسّر المخزون وعلٰی آلِہٖ واصحابہٖ اَجمَعِیْنْ

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم خود درودِ پاک سنتے ہیں

حدیث۔68

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا اَعْطَاہُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَلَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا اَبْلَغَنِیْھَا وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَا یُصَلِّیَ عَلَیَّ عَبْدٌ صَلَاۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ عَشْرَ اَمْثَالِھَا (جامع صغیر، جلد ا صفحہ ۹۴)

"بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درودِ پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے ربِّ کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔"

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اس حدیثِ پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کاملین نے سیّدِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور دراز مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

"اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور دراز سے سننے اور پہچاننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے
تو کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کان مبارک دور سے سننے والے نہیں بنا سکتا؟" (انقلابِ حقیقت، صفحہ ۴۸)

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیثِ مبارکہ بھی اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

حدیث۔69

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ

(جلاء الافہام ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ، صفحہ ۶۳)

"حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسولِ اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درودِ پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درودِ پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درودِ پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ فرمایا ہاں بعدِ وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِ الْکَرِیْمِ الامین وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

سلامٌ علیک اے زِ آبائے علوی — بصورت مؤخر بمعنٰی مقدم
سلامٌ علیک اے زِ اسمائے حسنٰی — جمال تو آئینۂ اسمِ اعظم

حدیث۔70

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلَاۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلَاۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا

(دلائل الخیرات کانپوری، صفحہ ۱۸)

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درودِ پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں، اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درودِ پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درودِ پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درودِ پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث-۶۱

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَعَدَنِیْ اِذَا مِتُّ اَنْ یُّسْمِعَنِیْ صَلَاۃَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاَنَا فِی الْمَدِیْنَۃِ وَاُمَّتِیْ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَقَالَ یَا اَبَا اُمَامَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ الدُّنْیَا کُلَّھَا فِیْ قَبْرِیْ وَجَمِیْعَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ اَسْمَعُہٗ وَاَنْظُرُ اِلَیْہِ فَکُلُّ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ بِھَا عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً

(درۃ الناصحین، صفحہ ۲۲۵)

"سیّدنا ابو امامہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہو گا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درودِ پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری اُمت مشرق و مغرب میں ہو گی۔ اور فرمایا اے ابو امامہ! اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضۂ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درودِ پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِکْ عَلَی الْحَبِیْبِ الْمُخْتَار وَالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

سَیِّدِ الْاَبْرَار وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اولی الا یدی والابصار

(اس مسئلہ کی تفصیل و وضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں۔)

حدیث-۷۲

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ تُبَلِّغُنِیْ الْمَلٰئِکَۃُ صَلَاتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اِسْمَعُ صَلَاتِیْ مِمَّنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِیْ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

”رسولِ اکرم شفیعِ اعظم سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درودِ پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دِنوں میں فرشتے تمہارا درودِ پاک پہنچاتے رہتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درودِ پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِكْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
کَمَا تُحِبُّ وَترضٰی فالحمد للّٰہِ ربّ العٰلمین

تیری عطا عطائے حق — تیری رضا رضائے حق
وحیٔ خدا ہے تیرا کلام — تجھ پر درود اور سلام

درودِ پاک نہ پڑھنے کی وعید

حدیث۔۶۳

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِیءَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۵)

"سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِ الْکَرِیْم وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

یُؤمَرُ بِاَقْوَامٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَخْطِئُوْنَ الطَّرِیْقَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِمَ ذٰلِکَ قَالَ سَمِعُوْا بِاِسْمِیْ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَیَّ (نزہۃ المجالس، صفحہ ۱۱۰)

"کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہو گا، لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائینگے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا۔"

حدیث۔۶۴

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ نَسِیَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَطِیءَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۰)

"سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فائدہ: درودِ پاک بھول جانے سے مراد درودِ پاک نہ پڑھنا ہے، خصوصاً جبکہ سیّدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی سنے، اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر اعمالِ صالحہ کی بدولت جنت کا حقدار بھی ہو گیا تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا (معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اعلم۔ اس کی وضاحت میں بعض احادیثِ مبارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گی۔

حدیث۔۷۵

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۸۷)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا۔"

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّي الْكَرِيْم وَعَلٰى وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

حدیث۔۷۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرٰى وَجْهِيْ ثَلَاثَةُ اَنْفُسٍ اَلْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَتَارِكُ سُنَّتِيْ وَمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِذَا ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ (القول البدیع، صفحہ ۱۵۱)

"اُمّ المومنین حبیبہ حبیب ربّ العالمین الصّدیقہ بنت الصّدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) (۱) اپنے والدین کا نافرمان (۲) میری سنت کا تارک (۳) جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرتَضٰى وَنَبِيِّك الْمُجتبٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كلما ذكرك وذكره الذاكرون و كلما غفل عن ذكرك وذكره الغٰفلون

حدیث۔۷۷

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ قُوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تعالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِيْفَةٍ

(القول البدیع، صفحہ ۱۵۰)

"سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں پھر اُٹھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے ہیں تو وہ یوں اُٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اُٹھے۔" (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّي الْكَرِيْم وَعَلٰى وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ دَائمًا اَبدًا

حدیث۔78

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ٍۣ الْخُدْرِیِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا یُصَلُّوْنَ فِیْہِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃٌ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِمَا یَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ (القول البدیع، صفحہ ۱۵۰)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درودِ پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی۔ وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔“

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الذیْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رؤُف رَّحِیْم وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث۔79

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت میں ہے:

اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ مِنَ اللّٰہِ قِرَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شآءَ غَفَرَلَہُمْ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۹)

”جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالٰی کا ذکر کرتے ہیں، نہ سیّدِ عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللہ تعالٰی چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔“

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدنا حَبِیْب رَبّ الْعٰلمِیْن وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلّم

حدیث۔80

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہ، فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۷)

”میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکرِ پاک ہو اور وہ مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھے۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبارك وَسَلّم

کلما ذکرك وذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرك وذکرہ الغٰفلون

حدیث-81

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرَادٍ رَّضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ تعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۶)

"جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا وہ دوزخ جائے گا۔" (معاذ اللہ تعالیٰ)

صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّی الْکَرِیْم وَعَلٰی وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارك وَسَلَّم

حدیث-82

مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا یُصَلِّیَ عَلَیَّ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۷)

"یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھے۔"

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

حدیث-83

عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ تعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۵)

"جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا وہ بدبخت ہے۔"

صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِیَ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی قَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَقِیَ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَقِیَ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ آمِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ آمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ لَمَّا رَقِیْتُ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی جَاءَ نِیْ جِبْرَئِیْلُ (عَلَیْہِ السَّلَام) فَقَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْہُ وَلَمْ یُغْفَرْلَہٗ فَقُلْتُ آمِیْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ آمِیْنَ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ آمِیْنَ (رواہ البخاری، القول البدیع، صفحہ ۱۴۲)

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین! دوسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اُسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین! تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکرِ پاک ہوا اور اس نے آپ پر درودِ پاک نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین!"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِک وَرَسُوْلِک وَنَبِیِّک وعلٰی آلِہٖ واصحابِہٖ وَبارِک وَسلِّم

بعدد رمل الصحارئ والقفار وبعدد اوراق النباتات والاشجار وبعدد قطر الامطار

حدیث۔85

عَنْ عَائشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کَانَتْ تَخِیْطُ شَیْئًا فِیْ وَقْتِ السَّحْرِ فَضَلَّتِ الْاِبْرَۃُ وَطُفِیءَ السِّرَاجُ فَدَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاضَاءَ الْبَیْتُ بِضَوْئِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوُجِدَتِ الْاِبْرَۃُ فَقَالَتْ مَا اَضْوَءَ وَجْھَکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ وَیْلٌ لِمَنْ لَا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَتْ وَمَنْ لَا یَرَاکَ قَالَ الْبَخِیْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِیْلُ قَالَ الَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَ سَمِعَ بِاِسْمِیْ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۷۔ نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۱)

”اُمّ المومنین محبوبہٗ محبوب ربّ العٰلمین العفیفۃ العلیمۃ الزاہدۃ الصّدیقۃ العائشۃ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نبی کریم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے چہرۂ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہوگیا، حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اس پر اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا حضور آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وَیل (ہلاکت) ہے اس بندے کیلئے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی، بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبارك عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِی الْکَرِیْم وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

حدیث۔86

مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ظَبْيَةٌ قَدْ اِصْطَادَهَا فَاَنْطَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ الظَّبْيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اَوْلَادًا وَاَنَا اُرْضِعُهُمْ وَاِنَّهُمُ الْاٰنَ جِيَاعٌ فَأْمُرْ هٰذَا اَنْ يُّخْلِيَنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاُرْضِعَ اَوْلَادِيْ وَاَعُوْدَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَعُوْدِيْ قَالَتْ اِنْ لَّمْ اَعُدْ فَلَعَنِيَ اللّٰهُ كَمَنْ تُذْكَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَوْ كُنْتُ كَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يَدْعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقْهَا وَاَنَا ضَامِنُهَا فَذَهَبَتِ الظَّبْيَةُ ثُمَّ عَادَتْ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَللّٰهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اَنَا اَرْحَمُ بِاُمَّتِكَ مِنْ هٰذِهِ الظَّبْيَةِ بِاَوْلَادِهَا وَاَنَا اَرُدُّهُمْ اِلَيْكَ كَمَا رَجَعَتِ الظَّبْيَةُ اِلَيْكَ (القول البدیع، صفحہ ۱۴۸)

نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے "فَاَطْلَقَهَا وَاَسْلَمَ" یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

"ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبی رحمت، شفیقِ اُمت، مرجع خلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوتِ گویائی عطا فرما دی تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہٰذا آپ اس شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تُو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکرِ پاک ہو اور آپ پر درودِ پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دعا نہ مانگے۔ پھر سرکارِ دو عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آگئی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوگئے اور عرض کی یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ کی اُمت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی اُمت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی ہے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبارك عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِيِّ الكَرِيْمِ الاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

كلما ذكرك وذكره الذاكرون و كلما غفل عن ذكرك وذكره الغفلون

حدیث۔87

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْہِ بِذِکْرِ اللّٰہِ ثُمَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ اَکْتَعُ (مطالع المسرات، صفحہ ۶)

”رسولِ اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر با مقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درودِ پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔“

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حدیث۔88

کُلُّ کَلَامٍ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ فَیُبْدَاُ بِہٖ وَبِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِنْ کُلِّ بَرَکَۃٍ (مطالع المسرات، صفحہ ۶)

”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکرِ الٰہی اور بغیر درودِ پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دُم کٹا ہے وہ ہر برکت سے خالی ہے۔“

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اطیب الطیّبین اطھر الطاھرین وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ اجمعین

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فائدہ: فقیرِ پُر تقصیر نے ”تذکرۃ الواعظین“ میں یہ ارشادِ گرامی پڑھا تھا اے ابوہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درودِ پاک نہ پڑھیں تو اس بستی سے بھاگ جا، کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔ او کما قال، وَاللّٰہ تعالٰی الموفق لما یحب ویرضیٰ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ (مشکوٰۃ)

"سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔"

حضرت خواجہ احمد بن ادریس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید مکہ مکرمہ میں فوت ہوا اور اس کو جنت المعلیٰ میں دفن کر دیا گیا جب دفن کیا تو وہاں ایک بزرگ صاحبِ کشف بھی تھے انہوں نے کشف کی نظر سے دیکھا کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام اس مرنے والے کی قبر میں جنت سے فرش لا رہے ہیں کبھی جنت سے قندیلیں لا رہے ہیں، اور حضرت ملک الموت علیہ السلام نے خود قبر میں فرش بچھایا قندیلیں نصب کیں اور قبر تا حدِ نظر کھل گئی اور جب صاحبِ کشف نے یہ منظر دیکھا تو دل میں رَشک پیدا ہوا کہ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسے ہی قبر نصیب کرے اتنا دل میں خیال آنا تھا کہ حضرت ملک الموت نے اس صاحبِ کشف کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ کون سی مشکل بات ہے جو مومن بھی وہ درودِ پاک پڑھے جو شیخ احمد بن ادریس کی طرف منسوب ہے اسے اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر عطا کرے گا اور وہ درودِ پاک یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ بنور وجہ اللہ العظیم الذی ملاء ارکان عرش اللہ العظیم وقامت بہ عوالم اللہ العظیم ان تصلی علیٰ مولانا محمّد ذی القدر العظیم وعلیٰ آل نبی اللہ العظیم بقدرۃ عظمۃ ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی علم اللہ العظیم صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم تعظیما لحقك یا مولانا (یا حبیب اللہ) یا ذالخلق العظیم وسلّم علیہ وعلیٰ آلہٖ مثل ذٰلك واجمع بینی وبینہ کما جمعت بین الروح والنفس ظاھراً وَباطنا یقظۃ ومناما واجعلہ یا ربّ روحا لذاتی من جمیع الوجوہ فی الدنیا قبل الآخرۃ یا عظیم (جامع کرامات اولیاء، جلد ا صفحہ ۵۷۹)

نوٹ: اگر کسی کو مندرجہ بالا درودِ پاک یاد نہ ہو تو وہ جو بھی درودِ پاک محبت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے مندرجہ بالا اِنعام عطا کرے گا کیونکہ جتنے بھی درودِ پاک بزرگانِ دین سے مروی ہیں وہ برکت و عظمت سے خالی نہیں بلکہ ہر درودِ پاک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اَن گنت اور بے شمار انعامات ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس مومن کو جو اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے اسے محروم نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر۔ وَھُو حَسۡبُنَا وَنعم الوکِیل وَلَا حَوۡلَ وَلا قُوَّۃَ اِلَّا باللّٰہِ العلی العظیم ط

وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سید المرسلِیۡنَ وَعَلٰی آلِہٖ واَصۡحَابِہٖ اَجمعِیۡنَ

متفرق

حدیث۔90

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَکْشِفُ الْھُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ (دلائل الخیرات کانپوری، صفحہ ۱۴۔ نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۱)

"جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو، وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درودِ پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رِزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔"

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

حدیث۔91

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۸۷)

"سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا دعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درودِ پاک نہ پڑھے اُوپر نہیں جا سکتی۔"

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کز و شد نُورہا پیدا

زمیں در حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا

حدیث۔92

عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی اَجْمَعِیْنَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ یُصَلّٰی فِیْهِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَیِّبَةٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَآءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَةُ هٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْهِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (دلائل الخیرات، صفحہ ۱۳۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۳)

"بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سیّد العالمین رحمۃ لعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا جارہا ہے۔"

صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَاء اُمَّتِهٖ وعلماء ملّتهٖ الٰی یوم الدین

فالحمد للّٰه ربّ العٰلمین

اس حدیثِ پاک کی شرح میں بعض عشّاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطیب الطیّبین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہٰذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درودِ پاک پڑھا جاتا ہے تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اولیائے کرام جنھوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق و وجدان دنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لئے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض کس کو صفراء کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے، تو وہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۳)

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

حدیث۔93

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ تَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّھَا زَکَاۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی تَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۷۔الترغیب والترہیب، جلد ۲ صفحہ ۵۰۲)

"رسولِ اکرم روح عالم شفیع معظم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے، تو وہ یوں کہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ" تو اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہو گا اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتی کہ جنت پہنچ جائے۔"

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّم

حدیث۔۹۶

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا یَا عَائِشَۃُ لَا تَنَامِیْ حَتّٰی تَعْمَلِیْ اَرْبَعَۃَ اَشْیَآءَ حَتّٰی تَخْتِمِیْ الْقُرآنَ وَحَتّٰی تَجْعَلِیْ الْاَنْبِیَاءَ لَكِ شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَحَتّٰی تَجْعَلِیْ الْمُسْلِمِیْنَ رَاضِیْنَ عَنْكِ وَحَتّٰی تَجْعَلِیْ حَجَّۃً وَّعُمْرَۃً فَدَخَلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِی الصَّلٰوۃِ فَبَقِیْتُ عَلٰی فِرَاشِیْ حَتّٰی اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ فَلَمَّا اَتَمَّھَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَمَرْتَنِیْ بِاَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ لَا اَقْدِرُ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَنْ اَفْعَلَھَا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا قَرَأْتِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلَاثًا فَکَاَنَّكِ خَتَمْتِ الْقُرْآنَ وَاِذَا صَلَّیْتِ عَلَیَّ وَعَلَی الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ فَقَدْ صِرْنَا لَكِ شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِذَا اسْتَغْفَرْتِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَرْضَوْنَ عَنْكِ وَاِذَا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَدْ حَجَجْتِ وَاعْتَمَرْتِ (درۃ الناصحین مصری عربی، صفحہ ۸۹)

"سیّدنا سرورِ دوعالم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! سونے سے پہلے چار کام کرلیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے قیامت کے دن کیلئے شفیع بنالو اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کرلو اور ایک حج و عمرہ کرلو۔ یہ فرما کر حضرت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کی نیت باندھ لی۔ سیّدتنا اُمّ المومنین صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں جب حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس قلیل وقت میں نہیں کرسکتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تُو قل ھو اللہ تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تُو نے گویا قرآنِ کریم ختم کرلیا، جب تُو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درودِ پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لئے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تُو مومنوں کیلئے استغفار کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہوجائیں گے اور جب تو کہے گی "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ اِلا اللہ واللہ اکبر" تو تُو نے حج و عمرہ کرلیا۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُکَرَّمِ ورسُولك المحترم ونبیّك المعظّم وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وبارك وسلّم

حدیث۔95

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا جُمِعُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا صَمِتُوْا وَاَنَا شَفِيْعُهُمْ اِذَا حُوْسِبُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا وَالِلّوَآءُ الْكَرِيْمُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَمَفَاتِيْحُ الْجِنَانِ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ وَمَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا بَيْنَه' وَبَيْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيَّ فَاِذَا صُلِّيَ عَلَيَّ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَآءُ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ٦٢)

”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں گے، تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے، تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کیلئے پیش ہوں گے، تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب نا اُمید ہوں گے، تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا کرامت کا جھنڈا اُس دن میرے ہاتھ میں ہو گا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہو گی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گرد اگرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ، رکاوٹ) ہے، تاوقتیکہ مجھ پر درودِ پاک پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درودِ پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف قبولیت کیلئے چڑھ جاتی ہے۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ واصحابہٖ وَسَلِّم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث۔96

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَقَدْحِ الرَّاکِبِ قِیْلَ وَمَا قَدْحُ الرَّاکِبِ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَۃٍ صَبَّ فِیْ قَدْحِہٖ مَآءً فَاِنْ کَانَ اِلَیْہِ حَاجَۃٌ تَوَضَّأَ مِنْہُ اَوْ شَرِبَہٗ وَاِلَّا اَھْرَقَہٗ اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ اَوَّلِ الدُّعَآءِ وَ اَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۴)

”رسولِ اکرم شفیعِ اعظم رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربارِ نبوت میں عرض کیا گیا حضور مسافر کا پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے، زاں بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوئی تو اس سے پانی پی لیا، ورنہ پانی کو گرا دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو بلکہ جب دعا مانگو تو اس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی۔“

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم

فائدہ: جب ربّ العٰلمین سے دعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرو اور درودِ پاک پڑھو۔

ہر کہ سازد وردِ جاں صلِّ علیٰ　　حاجتِ دارین او گردد روا

حدیث۔97

عَنِ النَّبِیِّ صَلَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَؤْا بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یُّسْئَالَ حَاجَتَیْنِ فَیَقْضِیَ اَحَدَھُمَا وَیَرُدُّ الْاُخْرٰی (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

”رسولِ خدا سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالٰی سے دعا مانگو، تو پہلے درودِ پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالٰی کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرے اور دوسری کو رَدّ کر دے۔“

فائدہ: درودِ پاک بھی دعا ہے اور بزرگانِ دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوا درودِ پاک کے کہ درودِ پاک کبھی رَدّ نہیں ہوتا، تو جب درودِ پاک دعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم و رحیم کے کرم و فضل سے یہ اُمید نہ رکھو کہ وہ درودِ پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کرلے اور دوسری دعا کو رَدّ کر دے، بلکہ درودِ پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے، اگرچہ اس کا اثر و انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ اَللّٰھُم صَلِّ وَسلّم وبارک علٰی رسولک المصطفٰی ونبیک المجتبٰی وحبیبکَ المرتضٰی وعَلٰی آلہٖ واصحابہٖ الٰی یوم الجزاء والحمد للّٰہِ ربّ العٰلمین

حدیث۔98

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ دُعَآءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۳)

"نورِ مجسم سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے، تاوقتیکہ نبی اکرم (روحِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درودِ پاک نہ پڑھا جائے۔"

اَللّٰھُم صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَولَانا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاصحَابِہٖ بعدد کل ذَرّۃ مَائۃ الف الف مَرۃ

حدیث۔99

اِنَّکُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ بِاَسْمَآئِکُمْ وَسِیْمَاکُمْ فَاَحْسِنُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۶۲)

"تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درودِ پاک پڑھا کرو۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدنا وَمولانا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِیِّ الکرِیم الامیْن

وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّم تسلیما کَثِیْرًا کَثِیْرًا

حدیث۔100

مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ عَشْرًا فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً (سعادۃ الدارین، صفحہ ۷۹)

"رسولِ اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود و سلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔"

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّم تَسْلِیْما

حدیث۔101

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّ عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفًا وَمَنْ صَلَّ عَلَيَّ اَلْفًا زَاحَمَتْ كَتِفُهُ كَتَفِيْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۸۰۔ القول البدیع، صفحہ ۱۰۸)

"حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درودِ پاک پڑھے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔"

ہر کہ باشد عامل صلوٰا مدام   آتشِ دوزخ شود بروے حرام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِكْ عَلَى النَّبِي المصطفٰى وَالحبيْب المجتبٰى وَرَسُوْل المُرتضٰى
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بعدد كُل ذرّة مائة الف الف مرّة

حدیث۔102

اِنَّ اللّٰهَ لَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ لَا يُعَذِّبُهُ اَبَدًا (کشف الغمہ، جلد ۱ صفحہ ۲۶۹)

"بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے
اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔"

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْمِّيَ الْكَرِيْم وَعَلٰى وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم ابدا

حدیث۔103

زِيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِذِكْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (کشف الغمہ، جلد ۱ صفحہ ۲۶۹)

"تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکرِ خیر سے مزیّن کرو۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وبارك علٰى حَبِيْبك المصطفٰى وَعَلٰى آلهٖ واصحابهٖ وعلى جميع الانبياء والمرسلِيْن

حدیث۔104

مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ رَاٰنِیْ فِیْ مَنَامِهٖ وَمَنْ رَاٰنِیْ فِیْ مَنَامِهٖ رَاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ رَاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفَعْتُ لَهٗ وَمَنْ شَفَعْتُ لَهٗ شَرِبَ مِنْ حَوْضِیْ وَحَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَی النَّارِ (کشف الغمہ، جلد ا صفحہ ۲۶۹۔ القول البدیع، صفحہ ۴۳)

"جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ" اس کو خواب میں میری زیارت ہو گی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوضِ کوثر سے پانی پیے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔"

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

حدیث۔105

وَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِی الصَّلَاةِ عَلَیَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ

"رسولِ اکرم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کیلئے مجھ پر درودِ پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔"

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

حدیث۔106

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ اَحَدُکُمْ مِنِّیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَصَلّٰی عَلَیَّ (کشف الغمہ، جلد ا صفحہ ۲۷۱)

"تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ النَّبِیِّ الامیِّ الکریم الامِیْنِ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ

وازواجہٖ الطاھرات المطھرات اُمھات المؤمنین وذریۃ اجمعین

حدیث۔107

مَنْ صَلَّ عَلَيَّ طَهُرَ قَلْبُهُ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطْهِرُ الثَّوْبَ الْمَآءُ (کشف الغمہ، جلد ۲ صفحہ ۲۷۱)

"جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے تو درودِ پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدنا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

حدیث۔108

مَنْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰى نَفْسِهٖ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاَلْقَى اللهُ مَحَبَّتَهٗ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا يُبْغِضُهٗ اِلَّا مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ نِفَاقٌ (کشف الغمہ، جلد ا صفحہ ۲۷۱)

"جس نے مجھ پر درودِ پاک پڑھا، بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہو گا۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلٰى سيّد السَّادات ومنبع البركات وعلٰى آلهٖ واصحابهٖ اجمعين

فالحمد لله ربّ العٰلمين

حدیث۔109

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَا دِيْنَ لَهٗ (کشف الغمہ، جلد ا صفحہ ۲۷۲)

"جس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدنا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

حدیث۔ 110

كَانَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(کشف الغمہ، جلد ۱ صفحہ ۲۷۲)

”جس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم بارك عَلٰى رسولك المصطفٰى ونبيّك المجتبٰى

اطيب الطيّبين اطهر الطاهرين وعلٰى آلهٖ واصحابهٖ اجمعين

حدیث۔ 111

اَلدُّعَآءُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لَايُرَدُّ (بہجۃ المحافل، جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

”وہ دعا جو کہ دو دُرودوں کے درمیان ہو وہ ردّ نہ کی جائے گی۔“

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الكريم وعلٰى آلهٖ واصحابهٖ وازواجهٖ

الطاهرات المطهرات اُمهات المؤمنين ذريتهٖ اجمعين وبارك وسلم ابدا

اقوالِ مبارکہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کا فرمان

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

1 اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے، موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی، ہاں، یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمدِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کرو۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۳۲۔ سعادت الدارین، صفحہ ۸۷) (معارج النبوۃ، جلد ا صفحہ ۳۰۸۔ مقاصد السالکین، صفحہ ۵۴)

2 مسالک الحنفاء میں ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیج، اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی پیاس نہ لگے، عرض کی، ہاں یا اللہ۔ تو ارشادِ باری ہوا اے پیارے کلیم! میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درودِ پاک کی کثرت کر۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۴۔ سعادت الدارین، صفحہ ۸۷)

3 جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کیا یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے؟ فرمایا اس کا نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہو گا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسمِ اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ کون ہے؟ فرمایا یہ حوّا ہے۔ عرض کی، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا مہر دو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے؟ فرمایا جو عرش پر نامِ نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درودِ پاک پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درودِ پاک پڑھوں تو حوّا کے ساتھ میرا نکاح کردے گا؟ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درودِ پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوّا کے ساتھ نکاح کر دیا لہٰذا حضرت حوّا کا مہر حبیبِ پاک پر درودِ پاک ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ حبیبہٖ سیّدنا محمد وآلہٖ وسلم (سعادۃ الدارین، صفحہ ۸۸)

افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

4 ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۲، سعادت الدارین، صفحہ ۸۸)

ام المومنین حبیبہ ربّ العلمین صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول مبارک

5 مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک ہے لہٰذا مجالس کو درودِ پاک سے مزیّن کرو۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

6 آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۸)

سیدنا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

7 سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن وہب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۹۰۔ سعادت الدارین، صفحہ ۸۸)

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

8 حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ درودِ پاک پڑھنا درودِ پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹)

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

9 حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کرو۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹۔ القول البدیع، صفحہ ۱۹۷)

حضرت وہب بن منبّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ مبارک

10 فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹)

سیدنا امام زین العابدین جگر گوشہ شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

11 امامِ عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اہلسنت و جماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالی

12 آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اُتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروبِ آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں، اور وہ نبی اکرم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے والوں کا درودِ پاک لکھتے ہیں۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹۔ القول البدیع، صفحہ ۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ مبارک

13 فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درودِ پاک کثرت سے پڑھے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹)

حضرت ابنِ نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک

14 فرمایا کہ اہلِ علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے، اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کرلیتا ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹)

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایمان افروز ارشاد

15 فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا، یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلّم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا زیادہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کریں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیثِ مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال تعظیم و توقیر پر دلالت کرتے ہیں۔ اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ و سلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درودِ پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حالانکہ فرشتے شریعتِ مطہرہ کے پابند نہیں ہیں تو وہ درودِ پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، احق، احریٰ، اخلق ہیں کہ درودِ پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۸۹)

غوثوں کے غوث محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

16 آپ نے فرمایا:۔

علیکم بلزوم المساجد و کثرۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فتح ربانی، صفحہ ۱۲)

"یعنی اے ایمان والو! تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کو لازم کرلو۔"

حضرت عارف صاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ مبارک

17 فرمایا کہ درودِ پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اَوراد و وَظائف) میں شیطان دَخل اندازی کرلیتا ہے اس لئے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درودِ پاک میں مرشد خود سیّد دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۰)

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک

18 امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا، ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کیلئے اور دُرودِ پاک پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ ادائے شکر ہے۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسولِ مکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری دوزخ سے نَجات کا سبب ہیں، وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کرلینے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کرلینے کا ذریعہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (سعادت الدارین، صفحہ ۹۰)

علامہ اقلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک

19 فرمایا کہ وہ کون سا وسیلہ شفاعت ہے اور کون سا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو، اس ذاتِ والاصفات پر درودِ پاک پڑھنے سے، جس ذاتِ بابرکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درودِ پاک بھیجتے ہیں، بس اس ذاتِ والاصفات پر درودِ پاک پڑھنا نورِ اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درودِ پاک پڑھنا اولیائے کرام کیلئے صبح و شام کی عادت بن چکی ہے۔

اے میرے عزیز! تُو درودِ پاک کو مضبوط پکڑلے، اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تُو انتہائی اُمیدوں کو حاصل کرلے گا اور تُو قیامت کے دُشوار ترین دِن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۰۔ القول البدیع، صفحہ ۱۳۶)

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک

20 فرمایا اے میرے عزیز! تُو اس ذات پر درودِ پاک کی کثرت کر جو سیّد السّادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذاتِ والاصفات پر درودِ پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لئے درودِ پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لئے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۱)

عارف باللّٰہ سیدنا امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک

21 فرمایا کہ ہم سے رسولِ اکرم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور کی ذاتِ بابرکات پر درودِ پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درودِ پاک پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور ہم ان کو سیّدِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و عظمت کے اظہار کیلئے درودِ پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار تک درودِ پاک پڑھنے کا وِرد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہو گا اور درودِ پاک پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ باوُضو ہو، اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درودِ پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں صاحبِ حل و عقد اور صاحبِ بست و کشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لہٰذا جو شخص اس آقا کی صدق و محبت کے ساتھ خدمت کرے (درودِ پاک پڑھے) اس کیلئے بڑے بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کے مقربوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیخ نور الدّین شوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ دس ہزار بار درودِ پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۱)

سیدنا ابو العباس تیجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

22 فرمایا جب کہ نبی اکرم، حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے، غیوب و معارف کی چابی ہے، انوار و اسرار حصل کرنے کی چابی ہے۔ تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھتکارہ گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطورِ نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا حضورِ قلب کیساتھ کیونکہ درودِ پاک دنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہو گا۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۲)

حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

23 فرمایا کہ جو شخص نفلی نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے۔ تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجالائے اور ادھر ایکبار حبیبِ خدا نبی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درودِ پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہو گا۔ کیونکہ اے عزیز تو ان پر درودِ پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہ' تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۳)

والحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیّدنا محمّد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاھرات المطھرات اُمھات المؤمنین وذریّتہٖ الی یوم الدین

امام محدث علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک

24 فرمایا کہ اس محبوبِ کریم اور رسولِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے اولیٰ و اعلیٰ، افضل، اکمل، اشھیٰ، ازہر و انور ذکرِ پاک آپ کی ذاتِ پاک پر درودِ پاک پڑھنا ہے۔ (سعادت الدارین، صفحہ ۹۴)

اَللّٰھُم ارزقنا ھذا فی کل وقت وحین یا ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ ورسولہٖ ونورِ عرشہٖ وزینۃ فرشہٖ وقاسم رزقہٖ وسیّد خلقہٖ ومھبط وحیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

حضرت شاہ عبد الرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک

25 آپ نے فرمایا "بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا" (القول الجمیل عربی صفحہ ۱۰۳)

"یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دنیاوی اِنعامات ہوں خواہ اُخروی) سب کا سب درودِ پاک کی برکت سے پایا ہے۔"

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان مبارک

26 ازاں جملہ آنست کہ خوانندہ دُرُود از رسوائی دنیا محفوظ ماند و خللے در آبرو۔

یعنی درودِ پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رُسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔

سیدی المکرم حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

27 فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اِن شاءَ اللہ حاجت پوری ہو گی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، جلد ۲ صفحہ ۴۴۲)

پیکرِ عشق و محبت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الفضل الربانی کا قول مبارک

28 آپ نے نقل فرمایا کہ درودِپاک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حل مشکلات کیلئے تریاقِ مجرب ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، جلد ۲ صفحہ ۴۴۲)

حضرت شیخ عبد العزیز تقی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

29 آپ نے تسہیل المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں سے درودِ پاک افضل ہے۔ (نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۲)

شیخ المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ کا قول مبارک

30 آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربارِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فسادِ نیت سے ملوث ہیں سوا ایک عمل کے ... وہ عمل کون سا ہے، وہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نہایت انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ کھڑے ہو کر درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے ربِّ کریم! وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود و سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہو گا۔ اے میرے پروردگار! مجھے سچا یقین ہے کہ یہ (درود و سلام) والا عمل تیرے دربارِ عالی میں قبول ہو گا اس عمل کے رد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس درود و سلام کے دروازے سے آئے اسے اس کے رد ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔ (اخبار الاخیار، صفحہ ۳۲۶)

فقیہ ابو لیث سمر قندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

31 فرمایا اگر درودِ پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔ (تنبیہ الغافلین، صفحہ ۱۶۱)

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

32 فرمایا کہ بندہ عبادت اور یادِ خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا وِرد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ (ذکرِ خیر، صفحہ ۱۹۴)

33 نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیّات جب اُترتی ہیں تو گھروں کا رُخ کرتی ہیں مگر جب درودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درودِ پاک کے خادم ہیں وہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے بھی دُور پھینک دیتے ہیں۔ (ذکرِ خیر، صفحہ ۱۹۴)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری قدس سرہ کا ارشاد مبارک

34 فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوضِ کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں، وہ یوں درودِ پاک پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)

سیدی عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

35 سوال۔ جنت صرف درودِ پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟

جواب۔ اس لئے کہ جنت نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیدا شدہ ہے۔ (الابریز، صفحہ ۵۵۴)

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی

36 آپ درودِ پاک کو اسمِ اعظم قرار دیتے تھے۔ (خزینہ کرم، صفحہ ۶۹)

جیسے اسمِ اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں، یونہی درودِ پاک سے بھی سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی پورے ہو جاتے ہیں۔ تُو ان کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے۔ (فقیر ابو سعید غفرلہٗ)

شیخ المشائخ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی

37 دربارِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں، یا اللہ درودِ بھیج اس ذات پر کہ جس پر درودِ پاک پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یا اللہ درود بھیج اس ذاتِ گرامی پر کہ جس ذاتِ والا صفات پر درودِ پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں، یا اللہ درود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درودِ پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے اور بڑوں پر بھی، یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ جس پر درودِ پاک پڑھنے سے ہم اس جہان میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت علامہ فاسی صاحب مطالع المسرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

38 فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کیلئے درودِ پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا درودِ پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا حقدار ہو گا اور زیادہ اس بات کا لائق ہو گا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۳)

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

39 فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو اُن کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں اس سے اظہارِ محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصفِ کمال کے زیادہ لائق ہے لہٰذا جو شخص اسکے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درودِ پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔ (درۃ الناصحین، صفحہ ۱۶۷)

مفسرِ قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

40 فرمایا بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں، اسی لئے سیّدنا ابو البشر آدم علیہ السلام نے بوقتِ توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار اس کے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا۔ (تفسیر روح البیان، جلد ۳ صفحہ ۴۹۵)

حضرت مولانا ملّا معین کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک

41 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے لہٰذا مومنین کیلئے تو زیادہ درودِ پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم (معارج النبوۃ، جلد ا صفحہ ۳۱۴)

42 نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُمت کیلئے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دنیا میں اُمت اپنے آقا پر درودِ پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے لہٰذا درودِ پاک قبولیتِ شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ ربّ العٰلمین جل جلالہٗ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارج النبوۃ، جلد ا صفحہ ۳۱۸)

مفسر قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

43 فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ روحِ انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلّیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کرلے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اُٹھتے ہیں یوں ہی اُمت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روحِ انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درودِ پاک سے ہوتا ہے اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اِنَّ اَولی النَّاس بِی یَوْمَ القِیامۃ اَکْثَرُھُم عَلٰی صلوٰۃ"۔ (معارج النبوۃ، جلد ا صفحہ ۳۱۸)

حضرت خواجہ ضیاء اللّٰہ نقشبندی مجددی قدس سرہٗ کا قول مبارک

44 فرمایا کہ جاننا چاہئے ک ہسب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم پر درودِ پاک پڑھنا ہے اس لئے کہ درودِ پاک کی کثرت سے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کرلیتا ہے اور درودِ پاک کی برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔

سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

45 فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ منورہ پر حاضری نہ دیتے ہوں۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے دربارِ رسالت میں حاضری دیتے ہیں۔ اور روضۂ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ روضۂ مطہرہ کو چھوتے ہیں اور درودِ پاک پڑھتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آجاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انھیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔ مولای صل وسلم دائمًا ابدًا علیٰ حبیبك خیر الخلق کلّھِم

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشادِ گرامی

46 دونوں حضرات علیہما السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۳۳)

سیدنا امام شعرانی قدس سرہ کا ارشادِ گرامی

47 درودِ پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علماء کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ۔ اور بعض علماء نے فرمایا، کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (افضل الصلوٰت، صفحہ ۳۱)

48 نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درودِ پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دِینی اُمور کے بارے میں اور ان احادیثِ مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درودِ پاک کی کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔ (افضل الصلوٰت، صفحہ ۳۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ بیداری کی حالت میں جاگتے ہوئے ۷۵ بار سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارتِ باسعادت سے مشرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیثِ مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں اُن کے بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں۔ (میزانِ کبریٰ، جلد ا صفحہ ۴۲)

49 نیز امام شعرانی نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسولِ اکرم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا لہٰذا جو شخص سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درودِ پاک والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے، یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجابِ حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دیگا اور ایسا شخص جاہل ہے، اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتا ہی نہیں، ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلاواسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ، صفحہ ۳۱)

50 نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تُو درودِ پاک کی کثرت کرے، کیونکہ جو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدام ہونگے سیّد الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل الصلوٰت، صفحہ ۲)

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

51 نیز فرمایا اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمالِ صالحہ بہت ہوں لیکن سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوٰت، صفحہ ۳۱)

52 شیخ اکبر شیخ محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اہلِ محبت کو چاہئے کہ وہ درودِ پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہاں خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ (''تنویرِ بصیرت''

از میاں عبد الرشید، روزنامہ نوائے وقت)

53 ڈاکٹر عبد المجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت۔ ۲۱/اپریل ۱۹۸۸ء)

دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفیعہ درودِ پاک سے

1 کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دِینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ اُس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخِ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اُس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اُس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اِس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں۔ (ممکن ہے کہ اُس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، جس بندے پر کوئی مصیبت پریشانی کوئی آجائے تو وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درودِ پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لیجاتا ہے اور رِزق بڑھاتا ہے) الحاصل اُس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا جب ستائیس دن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا، کوئی کہنے والا کہتا ہے اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیرِ سلطنت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کیلئے مجھے تین ہزار دِینار دیدے۔

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ مجھے آقائے دوجہاں، رحمتِ دوعالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سنادو۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! (فداک ابی وامی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نمازِ فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار درودِ پاک کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراما کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا، نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا، میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اُٹھے اور فرمایا، مرحبا برسولِ اللہ ﷺ۔۔۔ اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دِینار لے کر آ گئے۔ اُن میں سے تین ہزار گِن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کیلئے اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کیلئے، اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تُو میرا دِینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلق و محبت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت در پیش ہو، بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دِینار گِن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے، اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تُو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تُو مفلس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اُٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دِینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اُسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحبِ دَین (قرضے والے) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں، یہ کہہ کر اُس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اِس کا قرض اللہ جل جلالہٗ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے معاف کر دیا۔ اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے! تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں جو دِینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں، یہ آپ کے ہیں آپ لے جائیں۔

تو میں بارہ ہزار دِینار لیکر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درودِ پاک کی ہے۔ (جذب القلوب، صفحہ ۲۶۳ مع تصرّف)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

ایک شخص کے ذمہ پانچ صد دِرہم قرضہ تھا، مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالمِ رؤیا میں دیدار نصیب ہوا، اس نے اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُمتی کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا، تم ابو الحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو دِرہم دے وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربارِ رسالت میں سو بار درودِ پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درودِ پاک نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابو الحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حالِ زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابو الحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر کود پڑا، اور دربارِ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا اور پھر کہا اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اِس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درودِ پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابو الحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو دِرہم دے دو۔ اور ابو الحسن کیسائی نے عرض کیا اے بھائی! یہ ہزار دِرہم آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار دِرہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو دِرہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے۔ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوۃ، جلد ۱ صفحہ ۳۲۹)

3 ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطورِ وظیفہ روزانہ پڑھنے کیلئے درودِ پاک بتادیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد درودِ پاک کے سنادیئے۔

وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درودِ پاک پڑھتا رہا، اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اُس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درودِ پاک کا وِرد جاری رہتا اُسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی ارے بدبخت! کیا تم ہر وقت صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہتے رہتے ہو اس کو چھوڑدو اور مرد بنو! کچھ کما کر لاؤ، مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درودِ پاک کا وِرد نہ چھوڑتا تھا۔ اِتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا۔ اُس نے مطالبہ کیا، یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعوئٰ دائر کردیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا، خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا، وہ مردِ صالح تنگ آکر آدھی رات کو اٹھا اور دربارِ الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کیا یا اللہ! تُو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہوگیا ہوں تُو بے سہاروں کا سہارا ہے، تُو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مردِ صالح پر اللہ تعالٰی نے نیند مسلط کردی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے، اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مردِ صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا "میں وہی ہوں جن پر تُو درودِ پاک پڑھتا رہتا ہے"۔

یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری کی ساری بے قراری دور ہوگئی، اور پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں، تم صبح وزیرِ اعظم کے پاس جانا اور اُس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا۔ جب وہ مردِ درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جاکر دربانوں سے کہا میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں، دربان اُس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرادیئے اور کہا، کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں؟ چلو یہاں سے بھاگو!

لیکن اِن دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا، اس کو رحم آگیا اور کہا بھائی! ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہوگئی تو ملاقات کرلینا جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا اس آدمی کو بلالو، جب وہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کردیا۔ وزیرِ اعظم وظیفہ کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپے دے کر رُخصت کیا۔

جب وہ مردِ صالح روپے لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی۔ بیوی کو روپے دینے کے بعد وہ اپنے کام (درودِ پاک پڑھنے) میں مشغول ہو گیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا۔ قرضہ خواہ مہاجن وہ روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا جناب یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اسکے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لایا ہے؟ ورنہ قید کر لئے جاؤ گے۔ اس نے کہا یہ بات وزیرِ اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے۔

حاکم نے وزیر اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا " جج صاحب خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے۔ جج یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہو گیا اور اس مردِ صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپیہ اس مردِ صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دے دیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درودِ پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

ہر کہ سازد وِردِ جاں صلِّ علیٰ!

حاجتِ دارین او گردد روا!

"جس نے صَلِّ علیٰ کو وِردِ جاں بنالیا اس کی دونوں جہان کی حاجتیں پوری ہوں گی۔"

(وعظ بے نظیر، صفحہ ۲۵)

سبق: اِن تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہر اُمتی کو جانتے ہیں اور اُن کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابرِ اہلِ سنت وجماعت کا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ "تفسیر عزیزی" میں آیتِ مبارکہ " وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا " کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وہ نورِ نبوت سے ہر مومن کے رُتبے کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں اُمتی کی ترقی میں کیا چیز رُکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

الحاصل رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمہارے اچھے برے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی، صفحہ ۵۱۸۔ سورۂ بقرہ)

بلکہ سرورِ دوعالم، نورِ مجسم، شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کردی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اِس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اِس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (اس حدیثِ مبارکہ کو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے)۔ (مواہب لدنیہ و شرحہ للزرقانی، صفحہ ۷۔ ۲۱۴)

نیز صاحبِ تفسیر "روح المعانی" رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیتِ مبارکہ "يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے، اے پیارے نبی! ہم نے اپنی اُمت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ اُن کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور اُن کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی اُمت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔ (تفسیر روح المعانی، صفحہ ۴۵۔ جز ۲۲)

(مزید اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں۔)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائدِ اہلسنّت و جماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو!

۶ حضرت ابو عبد اللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجتمند، عیال دار، صابر وعابد رہتا تھا ایک دن وہ رات کو نماز کیلئے اُٹھا تو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درودِ پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل وجود اور احسان سے۔

لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درودِ پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے، اور اللہ تعالیٰ نے اس مردِ صالح پر بھی نیند طاری کر دی، جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ اور وہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ اور آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہو گی تو اے پیارے اُمتی! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہو گا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔

یہ فرما کر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرت وشادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، اس نے الحق حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان (العیاذ باللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں نہیں آسکتا۔ اور پھر یہ بھی محال ہے کہ حضور علیہ السلام مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں، اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا، پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنے میں کوئی دُشواری نہ ہوئی کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اس کا کاروبار وسیع تھا جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے، اس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا، کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اس مردِ صالح نے فرمایا، وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔ اس نے نوکروں، غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں۔ جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا تجھے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا، کون تمہارا نبی ہے؟ فرمایا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ یہ سن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اِس پر اس مردِ صالح نے فرمایا میں جانتا ہوں، لیکن میں نے دو بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دِلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ اور مجھے یہی فرمایا ہے۔

پھر مجوسی نے پوچھا، اور کیا کہا ہے؟ اس نیک مرد نے کہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید یہ فرمایا ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے۔ اِس مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی دعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں، پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آ، میں تجھے بتاؤں وہ کون سی دعا ہے۔ جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔

اِسلام قبول کرلینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا، سن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے، میں نے ہدایت قبول کرلی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہ' پر، اور اُس کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لائے تو اُس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کردے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔ تو چونکہ اُس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی، اِس کے اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے، وہ اُس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا بیٹا! "میں نے اسلام قبول کرلیا ہے، لہٰذا اگر تُو بھی اسلام قبول کرلے تو تُو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ہوں، ورنہ آج سے نہ تُو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ"!

یہ سن کر بیٹے نے کہا ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجئے سن لیجئے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔

پھر اُس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی۔ اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اُس نے مردِ صالح سے کہا، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں کس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسولِ اکرم، نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مردِ صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں!

اس نے کہا جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سی کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا، حتی کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا، میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تاکہ آرام کروں، اور میرے پڑوس میں ایک سیّد زادی جو کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی سے سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں، امّی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دُکھایا ہے۔ سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی جزا نہ دے۔

جب میں نے اس شہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا، اور سخت کوفت ہوئی، ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں؟ تو مجھے بتایا کہ تین شہزادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترم ہے۔

میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا، امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں، حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔ یہ سن کر اُن شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو ہرگز نہیں کھاسکتیں جب تک وہ مجوسی ہے۔ پہلے اُس کیلئے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اِس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

اُن شہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہٰذا یہ وہ دعا ہے جس کی قبولیت کی بشارت حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اور اب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی، اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہوگئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کردی ہے، اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۵)

سبق: اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ ساداتِ کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوتے ہیں اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ کہ نبی اکرم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

(تنبیہ)

سوال۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعتِ مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا؟

جواب۔ ہم اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باذنِ اللہ دِلوں کے احوال جانتے ہیں لہٰذا ہمارے عقیدے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطاء سے اُس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا۔ اور اس کے ایمان کی بنا پر اُسے سلام بھیج دیا۔

مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دِلوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکمِ شرع کی خلاف ورزی کرنے پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُم احفظنا من تفوہ مثل ھٰذا القول الخبیث و وفّقنا

لتمسك مسلك اھل السُنّة والجماعة واحشرنا معھم

5 مستری بابا نُور محمد سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کیلئے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا، یوں ہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اچانک مجھے اُونگھ آگئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں دَرد ہے مجھے دَم کر دو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے بیس رِیال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سوموار کو آتا، دَم کراتا اور مجھے دس رِیال دیکر چلا جاتا۔ اس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ درودِپاک پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینہ کرم، صفحہ ۲۵۴)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَنبیّك الذاکرون و کلما غفل عن ذکرك وذکرہ الغٰفِلُون

6 حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "توثیق عری الایمان" میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ شیخ ابنِ نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس آرہے تھے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اُترا، پھر مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا، اور ایک طرف کو چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے؟ اور اُدھر رات کی تاریکی چھاگئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا، گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے نااُمید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندادی:

يَا مُحَمَّداه ! يَا مُحَمَّداه ! اَنَا مُسْتَغِيْثٌ بِكَ

"یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریادرسی کیجئے!"

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی "اِدھر آؤ"۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا، بس اس کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی اور نہ پیاس، مجھے اُن سے اُنس سا ہو گیا، پھر وہ مجھے لے کر چلے، چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جارہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی، اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اُٹھا اور اُن بزرگ نے فرمایا، "یہ تیری سواری ہے" اور مجھے اُٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے "جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامراد نہیں چھوڑتے"۔ اُسوقت مجھے پتا چلا کہ یہی تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ یہی تو اُمت کے والی اور اُمت کے غمخوار ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ اور جب سرکار واپس تشریف لے جارہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے، پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں نہ آپ کے قدموں سے لپٹ گیا! (نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۳)

۶ کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی، یوں ہی پندرہ دِن گزر گئے۔

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ اقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درودِ پاک پڑھا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اپنے مہمان کو کچھ کھلایئے، بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیّدنا صدیقِ اکبر حضور علیہ السلام کے دائیں جانب اور فاروقِ اعظم بائیں جانب اور حیدرِ کرّار سامنے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مجھے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور فرمایا "اُٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں"۔ میں اُٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھالی تو آنکھ کھل گئی، میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۴۔ نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۳)

صلی اللہ تعالیٰ حبیبہٖ المصطفیٰ ورسولہ المجتبیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

(ان دونوں واقعات کو فقیر نے یکجا کر کے بیان کر دیا ہے۔)

۵ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورِ دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا اقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ اس کی زد میں آنے والا شاید ہی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ جہاز والے زندگی سے نا اُمید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی، آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی، میں زیارتِ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرفراز ہوا۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں "اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہہ دے کہ وہ ہزار مرتبہ درودِ نجاتی پڑھیں۔ یہ فرمان سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی"۔

میں نے جہاز والوں سے کہا گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں، اُٹھو! درودِ پاک پڑھو! میں نے ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا، اور ہم درودِ پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے، جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو وہ اس درودِ پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دے گا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہو گا۔ (القول البدیع، صفحہ ۲۱۹، نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۱)

9 ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا، انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاؤ! وہ تمہیں کچھ دیں گے۔

سائل جب حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اُس نے کہا "لِلّٰہ! مجھے کچھ دیجئے، تنگدست ہوں"۔

آپ کے پاس اُس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کیلئے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درودِ پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کرلو اور وہاں جاکر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا ملا ہے؟ اس نے مُٹھی کھولی تو سونے کے دِیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہوگئے۔

(راحۃ القلوب، ملفوظاتِ شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صفحہ ۶۱)

10 ایک بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ پایا۔ بادشاہ کو پتا چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں، اُس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں، جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہوجائے گا۔ آپ نے درودِ پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُسی وقت وہ تندرست ہوگیا۔ یہ ساری برکت درودِ پاک کی ہے۔ (راحۃ القلوب، صفحہ ۶۱)

11 جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا درودِ پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے، سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے جارہے ہیں لیکن "خرچہ" پاس نہیں ہے۔ مہربانی فرمایئے! یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اُٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر اُن پر پھونکا اور اُن درویشوں کو دے دیں۔ وہ حیران ہوگئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی، جب دیکھا تو وہ سونے کے دِینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درودِ پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درودِ پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب، صفحہ ۶۱)

12 محمد بن قاتک نے بیان کہ ہم شیخ القراء ابو بکر بن مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھ رکھی تھی اور لباس بھی اس کا پھٹا پرانا تھا۔

ہمارے استاد اُٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی، اُس آنے والے نے عرض کی "آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے"۔ شیخ ابو بکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا، تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا "یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں! اور اسے میرا اسلام کہو اور اُسے مزید کہو کہ وہ سو دِینار تمہیں دیدے۔ اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درودِ پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شبِ جمعہ تم نے سات سو بار درودِ پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آگیا تھا۔ آپ وہاں گئے اور باقی درودِ پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابو بکر اُٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، اور وزیر سے فرمایا "یہ آپ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قاصد ہے" اور واقعہ کو سنایا۔ یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہوگئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دِیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دِینار لاکر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا "اے شیخ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ یہ بھید میرے اور میرے ربّ کے درمیان تھا"۔ پھر وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت! یہ سو دِینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کیلئے ہیں اور سو دینار گن کر اور حاضر کئے اور کہا یہ اس لئے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور سو دینار مزید پیش کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اُٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے انہوں نے ہزار دِینار حاضر کئے، مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا، ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۳۔ رونق المجالس، صفحہ ۱۱)

13 حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دراوزے پر "شاہی باز" آیا تھا، لیکن ہائے میری قسمت کہ میں اسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں، بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا "باز" پھر ہاتھ نہیں آیا۔ کسی نے پوچھا، وہ کون سا "باز" تھا؟ تو فرمایا ایک دن جب میں رباط (سرائے) میں تھا۔ نمازِ عصر کے بعد ایک درویش رائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا رنگ زرد، بال بکھرے ہوئے، ننگے پاؤں۔

اُس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یونہی مشغول رہا۔ نمازِ مغرب کے بعد پھر درودِ پاک پڑھنے لگا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔

میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ میرے لئے گرم گرم حلوا لیتے آئیں۔

میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیا نیا اِس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی۔ رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درودِ پاک پڑھنے میں محو ہے۔ میں بھی مصلّٰے بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے دَبا لیا، آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، اور یہ ارد گرد انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رُخِ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی کہ آپ توجہ نہیں فرما رہے ہیں؟"

فرمایا، میری اُمت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی (حلوا طلب کیا) مگر تُو نے اُس کی پروا نہیں کی۔ یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اس درویش کو جسے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے، تو یگانۂ روزگار ہے، یہ وہ ہے جس پر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے ضرور کھانا لا کر دوں گا۔ لیکن میں جب اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درودِ پاک پڑھ رہا تھا وہاں کچھ بھی نہیں تھا، وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی، خیال کیا شاید وہی ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا، دیکھا تو وہی جارہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے۔ آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آمیں تجھے کھانا لا کر دوں"۔

یہ سن کر اُس نے فرمایا ہاں! میری ایک روٹی کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول (علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام) سفارش کریں تو پھر تُو مجھے روٹی لاکر دے گا، مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ مجھے اسی حیرانی میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین، ص ۱۳۴)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشقِ رسول بستا ہے جنہوں نے درودِ پاک کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول، حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رحم اللہ تعالیٰ ورفع درجاتہم

14 ۱۹۶۵ء کی پاک وبھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایس اے زبیری کا بیان ہے، مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درودِ پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک کی آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔
(روزنامہ کوہستان۔ ۲۵/اکتوبر ۱۹۶۵)

15 انور قدوائی لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے اُن کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کیلئے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی، آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لئے اور کمرہ سے باہر آگئے، درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اُتر رہے تھے اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈہ پر پہنچے، اپنے نام پر ڈھاکہ کیلئے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ (خزینہ کرم، صفحہ ۲۹۱)

یہ واقعہ علامہ راغب احسن نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدوائی کو تحریر کیا
اور درود شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسمِ اعظم ہے۔

 ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اُونٹ چوری کر لیا ہے۔ اور دو گواہ بھی لے آیا اُن دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ اُونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے، پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا، اونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟"

★ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختار ہیں خواہ وہ ظاہری شہادت پر حکم لگائیں یا باطنی ثبوت پر جو نبوت سے ثابت ہو اس پر حکم لگائیں۔ (کما فی المدارک)

اُونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حقاً حقاً یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اِس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ اِنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اِس مصیبت سے بچالیا ہے؟ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اُٹھتا بیٹھتا آپ کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک پڑھتا رہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بَری کیا ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۷)

اور "نزہۃ المجالس" میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا، اے میرے پیارے صحابی جب تُو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۰۶)

یہ ساری برکتیں درودِ پاک کی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ
وَاَزْوَاجِہٖ الطاھرات الطیّبات اُمھات الْمُؤمنین اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن

۱۶ ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا، اُس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصوُّر کیا کہ یہ آقائے دوجہاں کا روضۂ مقدسہ ہے، اور میں نے ایک ہزار بار درودِ پاک پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! میں اس روضۂ اطہر والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اِس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرمائے۔ ہاتف سے ندا آئی "میرا حبیب، بہت اچھا شفیع ہے، وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے، جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے"۔

جب میں واپس آیا تو پتا چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

18 ایک شخص کو بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آگیا تو اُس نے عالم، زاہد، عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابنِ ارسلان کو خواب میں دیکھا اور اُن کی خدمت میں اُس عارضہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا "ارے بندۂ خدا! تُو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے، لے پڑھ!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۱۰)

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

19 حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، سلام کیا تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مرحبا! اے بھائی! میں نے آج رات عالمِ رویا میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اُس سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟

فرمایا کثرتِ درودِ پاک کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۴)

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا علیٰ حبیبك خیر الخلق کلّهم

20 علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دوجہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

میں براہِ ادب جلدی سے نیچے اُتر کر پیدل ہو لیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکت درودِ پاک کی ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۴)

اِس واقعہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی وزارت پر بحال کر دیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کشتیٔ نوح میں، نارِ نمرود میں　　بطنِ ماہی میں، یونس کی فریاد پر
آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ　　ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آگیا

۲۱　حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہو گیا، یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں مَیں نے دو جہاں کے سردار، رفیع الشان، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح لکھی تھی، پڑھ کر جنابِ الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درودِ پاک کے وِرد سے تَر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عُمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خُدا محوِ نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گزر کر بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیا حموی کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور تُو اس چبوترے پر بیٹھا تھا، تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا، اور تُو رُکنِ یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دستِ مبارک کی شہادت کی انگشتِ مبارک سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا "وعليك السلام يا شعبان!" یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا، اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا "يَا سَيِّدِيْ! يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ!" پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب صفا سے اوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیتا۔

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۰)

22 شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابو عمران بروعی تشریف لائے، اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابو علی خراز بھی موجود تھے۔ میں نے دونوں کیلئے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا "آپ ابو القاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دم کریں۔ انہوں نے میرے والد کی ہتھیلی میں پھونک لگائی تو اتنی زیادہ نہ تھی پھر شیخ ابو عمران نے والد صاحب کی ہتھیلی میں پھونک لگائی۔

تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبو کستوری جیسی مہکی اور اس خوشبو سے میرے والد ماجد کے نتھنے پھٹ گئے اور خون رسنے لگا۔ خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی، یہاں تک کہ ہمارے ہمسائیوں تک پہنچ گئی۔ درودِ پاک کی برکت سے شیخ ابو القاسم کے باپ کو شفا نصیب ہو گئی۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیّدنا ومولانا محمّدٍ رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وذریّتہٖ وازواجہٖ الطاھرات اُمّھات المؤمنین بعدد رمل الصحاری والقفار وبعدد اوراق النباتات والاشجار وبعدد قطر الامطار وبعدد کل ذرّہ و ورقۃ وقطرۃ مائۃ الف الف مرۃ والحمد للہ ربّ العٰلمین۔

 بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار، صاحبِ ثروت تھا، اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اُس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آ گئے۔

کاروبار ختم ہو گیا، قرضے سر پر چڑھ گئے، ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا۔ ایک صاحبِ دَین آیا اُس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، مقروض نے معذرت کی لیکن صاحبِ دَین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وَفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا خدا کیلئے مجھے رُسوا نہ کر، میرے ذِمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں، آپ کی سختی کے باعث وہ بھی بھڑک اُٹھیں گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحبِ دَین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور وہ اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تُو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا، لیکن اِس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا۔ اور کہا ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ۔ میں ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اُٹھانے کیلئے تیار نہ ہوا۔

صاحبِ دَین نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحبِ دین سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بیشک جیل بجھوا دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہو گی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحبِ دین نے ایک رات کیلئے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کیلئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ صاحبِ دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آ گیا، لیکن حد درجہ غمزدہ اور پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کیلئے آقا دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی، اُس نے تسلّی دی کہ غم نہ کرو، فکر کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کافور ہوئے، ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور درودِ پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور تسلّی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے اُمتی کیوں پریشان ہے! فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کر دو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ضمانت پر آج باہر ہوں، اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوبِ کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ہر رات ہزار مرتبہ درودِپاک پڑھتے ہیں، لیکن گذشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری تھی۔

یہ فرما کر اُمت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وہ دروازے پر کھڑے تھے، اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا "السلام علیکم!" وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ فرمایا آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے استفسار کیا، کس نے بھیجا ہے؟ فرمایا مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ پوچھا، کس لئے بھیجا ہے؟ فرمایا اِس لئے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دِینار ہے ادا کر دیں۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان سنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ پر بٹھا کر عرض کیا ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دوعالم، اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہے۔ نیز وزیر صاحب نے کہا "مرحبا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔

پھر وزیر صاحب نے اُسے پانچ صد دِینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کیلئے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کیلئے، پھر پانچ سو دیا، یہ اس لئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں، اور پھر پانچ سو دینار پیش کئے کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے۔

وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اُن میں سے پانچ صد دِینار گن کر لے گئے اور صاحبِ دَین کے گھر آیا اور اُسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کر لو!

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اُنہوں نے اِس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار، احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم رؤیا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اِس مقروض کا قرضہ ادا کر دے، اور اُتنا اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سن کر صاحبِ دَین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطورِ نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دوعالم، حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے، وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آگیا تو اُس کے پاس چار ہزار دِینار تھے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۷)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

دامنِ مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا
جس کے حضور ہوگئے اس کا زمانہ ہوگیا

۲۷ حضرت شیخ ابو الحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابندِ شرع اور متبع سنّت اور درودِ پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں، نہ کوئی کپڑا، نہ کھانے کو کوئی چیز۔

چاند رات جب ہر طرف خوشیاں تھیں، میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرے دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ اُنہوں نے شمعیں (قندیلیں) اُٹھائی ہوئی ہیں اور اُن میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وہ آگے آیا، ہم حیران رہ گئے کہ یہ اِس وقت کیوں آئے ہیں؟ اس رئیس نے کہا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں، آج رات میں سویا تو دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین، اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابو الحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر اُن کی خدمت کر، اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ! اور دیگر ضروریات خرچ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہٰذا یہ کچھ سامان عید کیلئے قبول کیجئے! اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں، لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کر لیں اور کپڑے سل جائیں، پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو، بعد میں بڑوں کے۔

یہ سب کچھ صبح ہونے سے پہلے تیار ہو گیا اور گھر والوں کے ساتھ خوشی سے عید منائی۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درودِ پاک کی ہیں۔

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

" اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی اُمت پر ایسی شفقت ہے کہ اِتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔ "

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

درودِ پاک کی برکت سے دنیاوی انعامات اور بشارتیں

25 ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اِتنی مقدار درودِ پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درودِ پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتّفاق سے میری بیوی اسی بالا خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذاتِ گرامی جس پر میں درودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یعنی آقائے دوجہاں، رسولِ مکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نُور سے بالا خانہ جگمگا اُٹھا۔

پھر سرکار محبوبِ کبریا، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے میرے پیارے اُمتی جس منہ سے تُو مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا ہے آ! میں اس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک رابا عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمتِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی جس کے آگے دنیاوی تمام خوشبوئیں ہیچ تھیں، اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہوگئی، اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ روز تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۳۵۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۳۔ جذب القلوب، صفحہ ۲۶۵)

اَللّٰھُم صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی حَبِیۡبِك اطیب الطیّبین اطهر الطاهرین اکرم الاوّلین والاخرین
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَزۡوَاجِهٖ الطاهرات الطیّبات اُمّهات الۡمؤمنیۡن اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡن
فی کل یوم مائة الف الف مرة

26 ایک شخص خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فلاں نے آپ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سوبار درودِ پاک پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اس نے سچ کہا ہے۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیۡبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمْ

۲۷ ایک بزرگ فرماتے ہیں، میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے، حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا، قدم اُٹھاتا ہے تو درودِ پاک قدم رکھتا ہے تو درودِ پاک۔ آخر میں نے سوال کیا اے اللہ بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں، نوافل ہیں مگر تُو ہر جگہ پر درودِ پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی، حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا، تو میں نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر بیٹھ گیا۔ اُونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آکر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا، ایک نظر دیکھا اور دوبارہ ڈھانپ دیا، پھر مجھے فرمایا تُو پریشان کیوں ہے؟ میں نے عرض کی، میں پریشان اور غمگین کیوں نہ ہوں کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے۔ اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعثِ برکت و رحمت ہوا، آپ نے میری بیکسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا، میں ہی شفیعِ مجرماں ہوں، میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں۔۔۔ میرا نام محمد مصطفےٰ ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ یہ سنتے ہی میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! خدا کیلئے یہ تو فرمایئے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا۔ اور قانونِ قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں۔ اور تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا۔ لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض میں کثرت سے) مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ پھر اس پر جب یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی اور میں ہر اس شخص کا فریادرس ہوں جو مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے۔

وانا غياث، لمن يكثر الصلوٰة عَلَيَّ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۵۔ نزہۃ الناظرین، صفحہ ۳۲۔ رونق المجالس، صفحہ ۱۰۔ تنبیہ الغافلین، صفحہ ۱۶۱)

"وعظِ بے نظیر" میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ اُن کو کس نے خبر دی ہے۔ میں نے اُن آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتا چلا؟ انہوں نے بتایا ہم نے ایک ندا سنی ہے کہ جو چاہے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے۔ پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔ (وعظِ بے نظیر، صفحہ ۲۴)

28 حضرت شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں حج کیلئے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو لیا، میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو درودِ پاک، بیٹھا ہو تو درودِ پاک، جائے تو درودِ پاک، آئے تو درودِ پاک پڑھتا رہے۔

میں نے اُس سے اِس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا۔ میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا اے اللہ کے بندے! اُٹھ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اُس کا حال دیکھ! اِس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ میں گھبرا کر اُٹھا، باپ کے منہ سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔

میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آگئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں، اُن کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، سبز پیراہن زیبِ تن ہے تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اُس مردِ بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منوّر اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ تو فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

میں نے آگے بڑھ کر کپڑا اُٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن اور جگمگا رہا تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۶)

ہر کہ باشد عامل صلّوا مدام — آتشِ دوزخ شود بروے حرام

بر محمد می رسانم صد سلام — آں شفیع مجرماں یوم القیام

"زہرۃ الریاض" میں ہے کہ ایک دن جبریئل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریئل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے کوہِ قاف جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں نے آہ وفغاں، رونے چلّانے کی آوازیں سنیں۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا، جو اس وقت بڑے اعزاز واکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو کوہِ قاف کی وادی میں سرگرداں وپریشاں، آہ وزاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا حال ہے؟ کیا ہوا؟

اس نے بتایا، معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اُس بلندی سے اِس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اِس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کر دے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اُس فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے، تو میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درودِ پاک پڑھے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال وپَر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ اس ذلت وپستی سے اُڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہو گیا۔ (معارج النبوۃ، جلد ۱ صفحہ ۳۱۷)

30 شبِ معراج سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پَر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا اے جبریل! اِس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اِس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کیلئے بھیجا تھا اِس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اُسے رحم آگیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اِسے یہ سزا دی۔

یہ سن کر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! کیا اِس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قرآن کریم میں موجود ہے "وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ۔ جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں"۔ یہ سن کر سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دربارِ الٰہی میں عرض کی، یااللہ! اِس پر رحمت فرما! اِس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درودِ پاک پڑھے۔ آپ نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اُس نے دس بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو بال و پَر عطا فرمائے اور وہ اوپر کو اُڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درودِ پاک کی برکت سے "کر و بیّین" پر رحم فرمایا ہے۔

(رونق المجالس، صفحہ ۱۱)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

31 ایک دِن حضرت توکّل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درودِ پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہوگیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں، تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تسبیح درودِ پاک کی پڑھ لیا کرو، ناغہ نہ کیا کرو! (ذکرِ خیر، صفحہ ۱۹۶)

32 حضرت ابوالحسن بغدادی نے ابنِ حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد عالم رویا میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا۔ پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے سبب میں جنّتی ہوجاؤں۔

ابنِ حامد نے فرمایا، ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا، مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ ابنِ حامد نے فرمایا، اگر یہ نہیں کرسکتا تو ہر رات رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہزار بار درودِ پاک پڑھا کر! (القول البدیع، صفحہ ۱۱۷)

33 حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا، میں نے جو درودِ پاک کی برکات دیکھی ہیں، اُن میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہوگیا اور میں نے اس کے احوال دریافت کئے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت واکرام عطا کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اُس نے کہا اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا، یہ کس وجہ سے ہے؟ تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تُو نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (سعادۃ الدارین)

34 نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا، وہ دونوں فوت ہوگئے۔ بعد ازاں میں نے اُن دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے کہا خدا کیلئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔
میں نے کہا، تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔

اُنہوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔
میں نے سوال کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں۔

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! آپ کیلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، اس وجہ سے یہ اَجر ہے۔

میں نے ایک دوست کے متعلق بھی سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ اُنہوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے، تب میں بیدار ہوگیا۔
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسولِ اکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۱۳)

 نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جو میں نے درودِ پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اُٹھا، وضو کیا، نمازِ تہجد پڑھی اور دِیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں، میں بھی اُن کے ساتھ ہولیا اور ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا اِس لئے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے اُس کی طرف گیا تا کہ اُس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اس سے سوال کیا اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟ اُس نے کہا، ہم جن ہیں اور مسلمان ہیں، اور ایک بزرگ جن ''عابد'' نامی کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں، مگر یہ اُس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال دُہرایا، اللہ تعالیٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اُس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اُس کی اِس بات کو سب نے سن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا، ہم شہر میں داخل ہوئے تو اُس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دلا کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تا کہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اُس کے ساتھ اُس کے گھر چلا تو اُس نے اپنی والدہ سے کہا امّی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سن کر اُس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اُس کو سلام کیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اِس پر اُس کی والدہ نے بتایا، ہم اُس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ میں نے مزید پوچھا کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا ہم صرف سیّد محمد سعدی کو جانتے ہیں جو علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔

میں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سیّد محمد سعدی ہی ہے تو اُس نے کہا ہم صرف اُن کو جانتے ہیں، اوروں کو نہیں جانتے۔ وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنّوں کے ہاں اُس کی ولایت ظاہر ہے۔

پھر میرے اُس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کیلئے ہم چلے تھے، تو میں نے اُنہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں، اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یوں عرض کرتے ہیں:

ما طلعت شمس ولا قمر اضوء من وجهك يا سيّد البشر

''اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج، نہ چاند، جو آپ کے چہرۂ انور سے زیادہ روشن ہو۔''

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

اور جب اُس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھالیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہوگئے، وہ بزرگ اپنے ہمنشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، یہ ہے احمد بن ثابت۔ یہ سن کر اُن کے ہم نشیں کھڑے ہوگئے اور میرے پاس آگئے، تو اُن بزرگ سے میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں! وہ آپ ہی ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں؟ تو فرمایا جب سے آپ نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے اُسوقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کیلئے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کیلئے خیر و بھلائی ہے، اور آپ ڈریں نہیں۔ میں نے کہا اے آقا! مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبد اللہ تنخزہ بن محمد ہے اور میں شہر واق واق کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں جنّوں کی ملاقات کیلئے آیا ہوں۔ تب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درودِ پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا اس سے آپ کو فوائدِ کثیرہ حاصل ہوں گے۔

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۱۶)

36 نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غار ملح میں تھا جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہے، میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا اور اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے، میرے ساتھی تو سو گئے مگر میں درودِ پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔ انہوں نے تازہ وضو کیا، نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اِس دعاء سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ آپ کیلئے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں، اچانک ایک مکان سامنے آگیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے، چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آجاؤ، میں کھولتا ہوں، آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے ہٹا کے خود جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرۂ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگالیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے، کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیبِ پاک علیہ السلام کی زیارت کرا۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں، پھر میں اسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے دروازہ نہ کھلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور اب میں آپ سے پہلے جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا اے فلاں! مجھ سے دور ہو جا! اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگالیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعائے خیر کریں۔

اِس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیتِ خیر ہے اور میرا درودِ پاک مقبول ہے مردود نہیں ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا، اور ہم پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے احسان فرمائے گا بحرمت اس ذاتِ اقدس کے جس پر وہ خود، اس کے فرشتے اور جن و انس سب درود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۰۳)

نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے درودِ پاک کے فضائل جو دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں، ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیصلہ کرالیں۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہو لیا، دیکھا تو سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اِس شخص نے مجھ پر گھر جلادینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے تجھ پر افترا کیا ہے، اسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہو گیا، اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کرسکا۔ پھر میں نے دربارِ الٰہی میں دعا کی یااللہ! مجھے پھر زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف فرما! دعا کے بعد میں سوگیا، دیکھتا ہوں ندا آتی ہے کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے۔ اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ ندا کرنے والے کے پیچھے جارہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں، تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اُس نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی یااللہ! درودِ پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اُن لوگوں سے پہلے پہنچادے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کرسکوں اور اپنی مراد حاصل کرسکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر کردیا اور میں نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا قبلہ رُو تشریف فرما ہیں، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے نور چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "مرحبا" فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درودِ پاک کی کثرت کرو۔ پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اِس بات کے ضامن ہوجائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔

تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہوجائے۔ لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے منظور ہے۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اِس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اُس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رُعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکاں، زمین و آسماں کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہئے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہر نبی و رسول، ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بحر ذخّار سے سب نے چلّو بھرا ہے تو جب مجھے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

زاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے کی "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"۔ جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسولِ اکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کو بشارتیں دیں، لیکن اُن کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اُس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُھتکار دیا، اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تُو پیچھے ہٹ جا! میں نے اُس کی صورت دیکھی تو وہ اُن آنے والوں جیسی نہ تھی، کیونکہ وہ شیطان تھا۔

اور جب سیّدِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن حاضرین کیساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا فرمائے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کرکے) رہنے دو۔

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں سیّد ہوں؟ فرمایا ہاں تُو سیّد ہے۔ میں نے عرض کیا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولادِ پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں! تُو میری نسل پاک سے ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے، تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درودِ پاک کی کثرت کرے اور تُو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو سوچا وہ کون سا کھیل تماشا ہے کہ اُسے ترک کر دوں۔ بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا کہ شائد کوئی آئندہ رونما ہونے والی ہو۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

"فعلِ بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔"

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۰۵)

38 ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا مجھے خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجدِ نبوی (شرفہ اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا اسلام کہہ دینا، تو میں عرض گزار ہوا حضور! اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مبارک پہنچادیا تو وہ بولے وہ درودِ پاک مجھے بھی بتادیجیے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درودِ پاک پڑھتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

اس نے مجھ سے یہ درودِ پاک یاد کرلیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا، مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق بتایا ہے۔

لہٰذا میں نے اس آنے والے کو کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیغامِ مبارک کو متاعِ دنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا۔ اور وہ چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۳)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو ابو بکر بن مجاہد اُٹھ کھڑے ہوگئے، اُن سے معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ اہلِ بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا میں نے اِن کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے، اور وہ یوں کہ میں عالمِ رویا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں اور دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہوگئے تو سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور اُن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شبلی پر اتنی عنایت کس وجہ سے ہے؟

فرمایا شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے: ”لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ“ اور اِس کے بعد تین بار دُرودِ پاک ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا مُحَمَّدُ“ پڑھتا ہے۔

اور پھر خواجہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے ایسا ہی ذکر کیا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۴)

تنبیہ : بعض محققین نے فرمایا ہے کہ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذاتی نام نامی اسمِ گرامی کے ساتھ خطاب مذکور ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے۔ لہٰذا اگر بصیغہ ندا درودِ پاک پڑھنا ہو تو یوں ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ“ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

ابنِ بشکوال نے اِس واقعہ کو ابوالقاسم خفّاف سے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے کہ جب حضرت ابو بکر بن مجاہد شیخ شبلی کیلئے اُٹھ کر کھڑے ہوگئے تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت ابو بکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کیلئے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کیلئے کھڑا نہ ہوں جس کا اکرام حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہو! میں نے خواب میں شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابن مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لئے میں نے شیخ شبلی کی تعظیم کی ہے۔

پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے جیسے تُو نے ایک جنتی کی عزت کی ہے۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟ فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (درودِ پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے اور اسّی سال گزر گئے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۴)

40 حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا، ایک دن میں ابو علی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے اُن کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابو علی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تُو اُن سے ملاقات کرے تو میرا سلام اُن کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابو علی آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم و عنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک یا ذکرِ پاک آتا ہے تو میں درودِ پاک پڑھتا ہوں اِس کے بعد شیخ ابو علی دو یا تین ماہ زندہ رہے اور وصال فرماگئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۷)

41 حضرت ابو المواہب شاذلی فرماتے ہیں، مَیں خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اُس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دِن میں اور ہزار بار رات میں درود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا "اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ" کتنا اچھا وِرد ہے، اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دعا ہونی چاہیے: "اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ كُرُبَاتِنَا اَللّٰهُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا" اور درودِ پاک پڑھ کر یوں کہا کرے "وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۲)

42 نیز حضرت شیخ ابو المواہب شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا اے شاذلی! تو میری اُمت کے ایک لاکھ کی شفاعت کریگا۔ میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لئے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تُو میرے دربار میں درودِ پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۲)

43 نیز ابو المواہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا، میں نے ہزار بار درودِ پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

پھر فرمایا آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ"۔

ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ! یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تُو پڑھے یہ درودِ پاک ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درودِ پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل آخر درودِ تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی بار پڑھے، اور درودِ تامہ یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ ۝ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۲)

تنبیہ : اِس واقعہ سے اور اِس کے ماقبل و مابعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درودِ پاک میں لفظ "سَيِّدِنَا" کہنا محبوب و مرغوب ہے۔

۴۴ حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب میں سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ایک بڑے خیمے میں جلوہ گر ہیں اور اُمت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات سلام عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جمِ غفیر اور بہت سارے لوگ اِکٹھے آ رہے ہیں اور ندا دینے ولا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آ رہے ہیں، جب وہ سیّد العالمین اکرم الاوّلین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آقا دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں پاس بٹھالیا۔ پھر آپ سیّدنا صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اِس سے محبت کرتا ہوں مگر اِس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے۔ اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سن کر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں؟ فرمایا ہاں! تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا عمامہ مبارکہ لیکر حضرت محمد حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنایا تو وہ اور اُن کے ہمنشیں سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا آئندہ جب آپ کو سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظرِ عنایت ہے۔

کچھ دِنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو درودِ پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَمَا عَلِمْتَ

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی، اس کو سر پر باندھا اور اِس کا شملہ چھوڑا۔ پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اُتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۳)

45 مولوی فیض الحسن سہارنپوری درودِ پاک کثرت سے پڑھا کرتے تھے خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درودِ پاک زیادہ پڑھتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو کی مہک آتی رہی۔ (کتاب درود شریف، صفحہ ۵۶)

46 لکھنؤ میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض (کاپی) رکھی ہوئی تھی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو سب سے پہلے اس کاپی پر درودِ پاک لکھ لیتا۔ جب اس کا آخری وقت آیا تو گھبرا کر کہنے لگا دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آ پہنچے اور فرمانے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکار کے دربار پیش ہے اور اس پر "صاد" بن رہے ہیں۔ (زاد السعید، صفحہ ۱۳)

۷۶ ایک دن آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو۔

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھّی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ مکھّی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بیقرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے گا؟ ہم اُسے اُٹھا کر لا نہیں سکتیں۔

فرمایا پیارے علی (کرم اللہ وجہہ)! اِس مکھّی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حضرت حیدرِ کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہولیے، وہ مکھّی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جاکر شہد مصفّا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہوگئے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرمادیا، اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھانا کھانے لگے تو مکھّی پھر آگئی اور بھنبھنانا شروع کردیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے، تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھّی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی، تو تیرے منہ میں جاکر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے، ہم اُس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذاتِ اقدس پر درودِ پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درودِ پاک پڑھتی ہیں تو بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درودِ پاک کی برکت سے میٹھا ہوجاتا ہے اور اسی کی برکت ورحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم بر احمد دُرود　　　میشود شیریں و تلخی را بود

اگر درودِ پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے،
تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درودِ پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔

(مقاصد السالکین، صفحہ ۵۳)

یوں ہی درودِ پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور نا تمام سجدے و دیگر عبادتیں بھی قبول ہوسکتی ہیں۔

(مرتّب کتاب ہٰذا)

آپ کا نام نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

48 ابو صالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔

پوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سیّدِ دو عالم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک لکھا ہے، اس لئے درودِ پاک کی برکت سے بخشش ہوگئی۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۹)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام آتشِ دوزخ شود بروے حرام

49 عبد اللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیثِ پاک کا تکرار کرتے تھے، تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نُور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ حدیثِ پاک کے تذکرہ کے دوران جو درودِ پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اُس کا نور ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۹)

50 حضرت ابو العباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے، مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے۔ ایک دن وہ علامہ محمد ابنِ رشیق کی مجلس میں آئے شفیع ابو العباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم پڑھو! اپنا کام کرو! میں تو اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دو جہاں، سیّدِ اِنس وجاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابنِ رشیق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وہ مجھ پر درودِ پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۰)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

51 حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا، اور فسق وفجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ بدکردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے، تو اِس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دستِ مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے؟ تو میرے آقا رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اِس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جارہا ہوں اور اِس کیلئے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کس سبب سے اِس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اِس پر سرکار کی نظرِ عنایت ہے؟ فرمایا اِس کے درودِ پاک کے کثرت کرنے کی وجہ سے، کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ غفور ورحیم میری شفاعت کو قبول فرمائیگا۔ پھر میں بیدار ہوا، اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ رو رہا تھا اور میں اُس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں، کیونکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کرلے پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اُس نے بتایا رات سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لئے اپنے ربّ کریم کے دربار شفاعت کرتا ہوں، کیونکہ تُو مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا ہے، اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جا کر شفاعت کردی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرادیئے ہیں، اور آئندہ کیلئے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کرلے اور اُس توبہ پر قائم رہ۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۵)

بر محمد می رسانم صد سلام آں شفیع مجرماں یوم القیام

52 حضرت محمد کروی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''باقیات صلحٰت'' میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سیّد الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گود میں اُٹھالیا، اور یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینۂ انوار اور میرا منہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ مبارک، اور میری پیشانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے برابر تھی۔ اور فرمایا مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کیا کرو اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی، جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے۔ تو میں آبدیدہ ہو گیا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مجھ پر اتنا کرمِ عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اِس حالت کو دیکھ کر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں اُٹھا اور مواجہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضۂ مقدسہ کے اندر سے سنا کہ حبیبِ خدا شاہِ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سنا۔ حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سیّد العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۵)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

53 سیّدی عبد الجلیل مغربی نے ''تنبیہ الانام'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اُس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں جبکہ میرا خچر پیچھے رہ گیا، میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اُسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اُس کی اِس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو نہایت پاکیزہ صورت، پاکیزہ سیرت تھے۔

اُنہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اُس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اِس کو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِس کی مغفرت کر دی ہے اور اِس کو اِس کے گھر والوں کیلئے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غِل (بوجھ) اُتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ سیّدی مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سیّد الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۶)

54 صاحبِ تجبیۃ الانام قدس سرہ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا۔ دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ کہا "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا اُمیدوار ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

جب یہ عرض کیا تو رحمتِ دوعالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا "اِیْ وَاللہِ اِیْ وَاللہِ اِیْ وَاللہِ" نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تُو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدام سے ہے، جو سرکار کی مدح سرائی کرتے ہیں۔ میں نے اُس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔

میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۶)

55 نیز صاحبِ تجبیۃ الانام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں۔ تو میں نے عرض کیا ابا جی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔

میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا، تیرے درودِ پاک کے موضوع پر کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچہ تو ملاء الاعلیٰ میں ہو رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۶)

56 سیّد محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "باقیات صٰلحٰت" میں لکھا ہے، میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصنف کے نانا جان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا۔ اُس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کیلئے برأت نامہ ہے۔ اور اُس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ کاغذ گرا، اُس پر لکھا ہوا تھا "هٰذِهٖ بَرَاْءَةُ مُحَمَّدِ الْعَامِلِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّارِ" اور اُس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا اُن کا عمل، ہمیشہ ذکر اور درودِ پاک کی کثرت تھا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۷)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

57 شیخ مسعود درادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلادِ فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ اُن کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشقِ رسول تھے اُن کا شغل یہ تھا کہ اس جگہ پر جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورتمند لوگ اُن کو مزدوری کیلئے لے جائیں، جاتے اُن کو اپنے مکان میں لے آتے اور اُن مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہو گا جس کیلئے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف اُن کو بٹھا کر فرماتے کہ درودِ پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب عصر کے وقت چھٹی ہونے لگتی تو جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کرلو! ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے "زِيْدُوْا مَا تَيَسَّرَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ" پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رُخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عشق و محبت کی بنا پر بیداری میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۷)

58 ابنِ ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں شفیعِ اعظم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایکدن میں درودِ پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درودِ پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حرف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تاکہ اس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۸)

59 امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ اُنہوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا کہ درودِ پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۸)

60 سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ اُن کا سلام سمجھ لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۱)

61 ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضۂ انور کے اندر سے آواز سنی۔

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۱)

تُو زندہ ہے واللہ! تُو زندہ ہے واللہ!

میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

 عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل در پیش ہوتی تو اُن کو شفیعِ معظم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جواب سے سرفراز فرمادیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ" تو سن لیتے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "وَعَلَیْکَ السَّلَام یَا شیخ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ" اور کبھی کبھی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" کو بار بار پڑھتے جب اُن سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں؟ تو فرماتے ہیں جب تک آقائے دوجہاں سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیّدی علی الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کسی کا ولایتِ محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سیّد الوجود رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خضر و الیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اِس دولت سے محروم ہیں اُن کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابو العباس مرسی قدس سرہ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقراء سے شمار نہ کروں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۲)

63 حضرت سیّد محمد بن سلیمان جزولی صاحبِ دلائل الخیرات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے وضو کا اِرادہ کیا دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسی، ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اِسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی میں نے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اُس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سن کر اُس بچی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح وثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں، مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے!

یہ کہہ کر اُس بچی نے کنویں میں اپنا آبِ دہن ڈال دیا، تو آناً فاناً پانی کناروں تک آ گیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اُس بچی سے پوچھا بیٹی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تُو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟ بچی نے کہا یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اُس ذاتِ گرامی پر درودِ پاک کی برکت سے ہوا ہے، اور اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہ نے وہاں قسم کھائی کہ درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۴)

64 یہی وہ شیخ جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں کہ جن کے متعلق یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی۔ کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درودِ پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۴)

65 نیز حضرت شیخ جزولی صاحبِ دلائل الخیرات قدس سرہ کے وِصال کے ستتر (۷۷) سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسدِ مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح وسالم ہیں جیسے آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا، نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے، بلکہ جب آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر سال کے بعد جب آپ کا جسدِ مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے براہِ آزمائش آپ کے رُخسار مبارک پر اُنگلی رکھ کر دَبایا اور اُنگلی اُٹھائی تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی جیسے زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے۔ اور یہ ساری بہاریں درودِ پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات، صفحہ ۴)

66 ابو علی قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا ساتھی تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں سَبّ وشتم کرتے ہیں (معاذ اللہ)۔ فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، نیز دیکھا کہ آپ کے ساتھ دو آدمی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر دن رات اِتنا اتنا درودِ پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تُو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے، اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں حضور کے دستِ مبارک پر توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اِس عرض کرنے پر (توبہ کرلینے کے بعد) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "وَعَلَيْكَ السَّلَام وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ" (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۹)

تنبیہ: اِس واقعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جو شخص نبی اکرم، شفیعِ معظم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں بے ادبی، گستاخی کرے اُس سے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی راضی نہ ہوں گے، خواہ وہ کیسے ہی اچھے عمل کرے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ درودِ پاک کی برکت سے عقائد بھی دُرست ہوجاتے ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح فرمادیتے ہیں۔

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا   علی حبیبك خیر الخلق کلّهم

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام   آتشِ دوزخ شود بروے حرام

67 ایک مولوی صاحب لوگوں کے سامنے عظمت و محبتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور فضائلِ درودِ پاک عموماً بیان کیا کرتے تھے۔ اُن کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔

حشر کا دن ہے سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک ہمارے قریب سے ہمارے اُستاد گزرے اور اُس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جا رہے ہیں، اور ہم بھی پیچھے ہو لئے، جب استاد صاحب حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو!

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا، اور استاد صاحب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی ردا (چادر) مبارکہ اُٹھائی اور اُس میں استاد صاحب کو چھپا لیا۔ اُستاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں وہ غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر مبارک اُٹھائی اور فرمایا اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے! یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی اُن کے پیچھے چل دیئے، کچھ آگے گئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا ہے دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے، جب ہم پُل سے گزرنے لگے تو ایک پہریدار نے پکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟ لیکن ہمارے استادِ محترم نے پکارنے والے کی کوئی پرواہ نہ کی اور چلتے رہے، پہریدار نے دو تین مرتبہ آوازیں دیں اور خاموش ہو گیا، اور ہم چلتے رہے جب ہم پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمتِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے؟ عرض کی جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

پھر سرکار نے فرمایا، یہ سامنے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ! اور آنکھ کھل گئی۔ ؎

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا

جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اطیب الطیّبین اطہر الطاہرین وَعَلٰی آلِہٖ واَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ الطاہرات المطہرات اُمّہات المؤمنیْن وذُرِّیتِہٖ اِلٰی یومِ الدّین وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

68 ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درودِ پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ اُن کا ایک شاگرد حج کرنے گیا۔ جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اُس کا بیان ہے کہ مَیں روضہ انور کے سامنے کھڑا نعت شریف پڑھ رہا تھا اسی حالت میں نیند آ گئی۔

دیکھا کہ سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیّدنا صدیقِ اکبر اور دوسری طرف سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں، مَیں اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں۔ جب نعت شریف ختم ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں تو صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حج کرنے آیا ہوں اور اُنہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

یہ سن کر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اِس کے بعد میں نے عرض کیا حضور! کوئی اور بھی فرمان ہے؟ تو فرمایا اپنے استاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی، حتیٰ کہ زندگی سے نااُمیدی ہوگئی، اِس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبد العزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری عیادت کیلئے تشریف لارہے ہیں اور غالباً اِس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے، لہٰذا اپنی چارپائی کو پھیر لو! تاکہ تمہارے پاؤں اُس طرف نہ ہوں۔

یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا، اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی مَیں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو! اُنہوں نے چارپائی کا رُخ بدلا ہی تھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا "كَيْفَ حَالُكَ يَا بُنَيَّ" اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟

اس ارشادِ گرامی کی لذّت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وَجد آگیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا، اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسطرح گود مبارک میں لے لیا اور آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی۔

پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدّت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں، کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔

پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا بیٹا! یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ زاں بعد سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحتِ کلّی اور درازیٔ عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے میں غمگین ہو کر دربارِ رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرمارہے ہیں بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو!

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے۔

چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آگئی تھی، لہٰذا حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آگیا ہے، اور وہ رونے لگے۔ نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی اس لئے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہوگئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ اُن دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درودِ پاک پڑھا جاتا ہے دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اِس معجزے کے منکر تھے، آئے اور آزمائش چاہی۔ میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا۔ لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک مؤدب ہو کر ہاتھوں میں اُٹھائے اور دھوپ میں لے گئے، اسی وقت بادل آیا اور اُس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔

یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا جبکہ دوسرے دونوں نے کہا یہ اتّفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا، دوسرا بھی تائب ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے۔ تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارکہ کی زیارت کیلئے آئے تو میں موئے مبارکہ والے صندوق کو باہر لایا، کافی لوگ جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کیلئے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اُن لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخر عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۶۵ حضرت عبد اللہ شاہ صاحب اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک پزادہ (آوہ) آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی، خلیفہ صاحب نے فرمایا عبد اللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے؟ اُنہوں نے کہاہاں! خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اِس پزادے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ!

یہ حکم سنتے ہی عبد اللہ شاہ اِس بھڑکتی ہوئی آگ میں جا کھڑے ہوئے، اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے، جب جنگل سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دیکھا عبد اللہ شاہ اسی آوے میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر اُن کو بلایا تو وہ خاموش کھڑے رہے، بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے تو لوگوں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا، بدن پر پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس دہکتے ہوئے آوہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا جسے میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اُس نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکرِ خیر، صفحہ ۱۴۹)

۶۱ میرے پاس محلہ دھوبی گھاٹ فیصل آباد سے ایک صاحب بنام خلیل الرحمٰن صاحب آئے اور کہا کہ میں آپ کو ایک واقعہ سنانے آیا ہوں لہٰذا آپ بیٹھیں اور توجہ کے ساتھ سن لیں۔ ہم مسجد گلزارِ مدینہ میں بیٹھ گئے۔ خلیل الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ میرا ایک دوست ہے جس کا نام شاہد محمود ہے اس کی شادی کو کئی سال گزر گئے لیکن وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہا بسیار کوشش کے باوجود وہ کامیاب نہ ہوا۔ مجھے پتا چلا تو میں نے اُٹھائی کتاب آبِ کوثر اور اس دوست کے ہاں چلا گیا ملاقات ہوئی تو میں نے اسے کتاب آبِ کوثر دی اور کہا کہ اس کو پڑھو اور درودِ پاک کی کثرت کرو پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کی عنایت اور یہ تقریباً دس گیارہ ماہ کی بات ہے اِس نے کتاب پڑھ کر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا، اب جس کا دل چاہے جا کر دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے چاند سا لڑکا عطا کر دیا ہے۔ (خلیل الرحمٰن از دھوبی گھاٹ، فیصل آباد)

تیرا نام لیاں ٹل جاندیاں بلاواں نے

تیرے ناں وچ مولیٰ رکھیاں شفاواں نے

درودِ پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی کے واقعات

۷۲ بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا۔ اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے، اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اُٹھائیں، تجہیز و تکفین کر کے آپ اُس کا جنازہ پڑھائیں! اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیلِ حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اِس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بیشک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اِس نے ایک دن توراتِ مبارکہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اُسے بوسہ دیا اور درودِ پاک پڑھا تو اس نامِ پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

(مقاصد السالکین، صفحہ ۵۰۔ القول البدیع، صفحہ ۱۱۸)

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی
خدا نے اُس پر آتشِ دوزخ حرام کی

۷۳ ایک مریض نزع کی حالت میں تھا اس کا دوست تیمار داری کیلئے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جان کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کرے اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

۷۴ خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا ہوا تھا "هٰذِهٖ بَرَاۗءَةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ" یہ خلاد بن کثیر کیلئے جہنم سے آزادی کی سند ہے۔

لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اُس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ آلِهٖ وَسَلِّمْ

75 حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درودِ پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کیلئے اُٹھا تہجد کے بعد بیٹھ کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی حالت میں مجھے اُونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔

گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا۔ اُس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے اُن گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ! یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ابو جہل ملعون ہے، تو میں نے اُس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اُس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے۔ پھر میں نے دعا کی یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر! تُو ارحم الراحمین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو پہچانتا نہیں اچانک ایک جاننے والا دوست ملا جو حاجی اور نیک بزرگ تھا، میں نے اُسے سلام کہا اُس نے جواباً سلام دیا۔ میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں، میں بھی اُس کے ساتھ چل پڑا، ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجدِ نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد مبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد ہے، لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا ذرا صبر کرو! ابھی آپ تشریف لانے والے ہیں، تو شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اور اُن کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے، جن کے چہرۂ انور میں نور تھا۔ میں نے آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو! تب میں نے اُن کی خدمتِ بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی تو دونوں اعلیٰ وارفع شان والوں نے دعا فرمائی۔

نیز میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سن کر فرمایا "زِدْ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيَّ" مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو!

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب میں درودِپاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درودِپاک سنتے ہیں تو فرمایا ہاں! سنتا ہوں، اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ میرے ضامن ہو جائیں! تو فرمایا تُو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے التجا کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں! فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔

میں نے مزید عرض کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکوکاروں سے ہے، پھر اپنے شیخ کے متعلق میں نے عرض کیا تو فرمایا وہ اولیاء اللہ میں سے ہے، پھر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں کہ آپ اُن سب کے ضامن ہو جائیں جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درودِپاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اِس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درودِپاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تُو اِس درودِپاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جو تُو نے سوال کیا۔

اور میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درودِپاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۰۶)

۷۶ امیر المومنین سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اُسے درودِ پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درودِ پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، یہاں تک کہ جو کوئی اس کو دیکھتا ڈر جاتا۔ اُس نے اسی حالت میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درودِ پاک کی کثرت کرتا ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ابھی اُس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اپنا پَر اس قریب المرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا، فوراً اس کا چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رُخصت ہو گیا۔ اور پھر جب تجہیز و تکفین ہو جانے کے بعد اُسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتف سے آواز سنی، ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درودِ پاک نے جو یہ میرے حبیب پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اُٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان وہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(درۃ الناصحین، صفحہ ۱۷۲)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

۷۷ حضرت سیّدی المکرم سیّد امام علی شاہ قدس سرہ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نمازِ عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درودِ پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحبِ کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرتِ ذکر اور کثرتِ درودِ پاک سے روشن اور منور رہتی ہے، گویا نُور سے جگمگا رہی ہے۔ (ماہنامہ سلسبیل، شوال ۱۳۸۴ھ۔ صفحہ ۴۸)

درودِ پاک کی برکت سے قبر میں انعام

78 شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حلّہ زیبِ تن کیا ہوا ہے اور اُن کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزیّن ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب ہے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کیا کرتا تھا، یہی عمل کام آیا۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۷)

79 شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابو صالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو! تو فرمایا اگر محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۰)

80 ابو الحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے دوبارہ سوال کیا، کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ تو فرمایا جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اِس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میری صغیرہ کبیرہ غلطیاں، لغزشیں سب گن کر دربارِ الٰہی میں پیش کر دیں۔

تب فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درودِ پاک پڑھا وہ بھی شمار کرو! جب فرشتوں نے درودِ پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولا کریم جل مجدہٗ نے فرمایا اے فرشتو! میں نے اِس کا حساب معاف کر دیا ہے۔ لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۱۸۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۰)

81 ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی تو گھبرا کر پوچھا تُو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا میں تیرے اعمال ہوں۔

میں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کے حبیب محمدِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۰)

82 حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا ہمسایہ فوت ہو گیا تھا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اُس سے پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے۔ منکر و نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار تھا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے یا نہیں؟

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ تیری زبان بیکار رہی اِس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ تب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور اُن فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا، اس کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر و نکیر کے سوالوں کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں اُسے دہراتا گیا اور کامیاب ہو گیا۔ پھر میں نے اُس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا میں تیرا درودِ پاک ہوں جو تُو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تُو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا، قبر میں، حشر میں، پُل صراط پر، ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور مددگار رہوں گا۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۱۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۰۔ جذب القلوب، صفحہ ۲۶۶)

 بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا، اُس کے دو لڑکے تھے اور اُس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمتِ عظمٰی یہ تھی کہ اُس کے پاس سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کرلی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ کون ہے جو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اِس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تُو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہئے! (ایمان والا ہی نعمتِ عظمٰی کی قدر جانتا ہے۔ دنیادار کمینہ کیا جانے) [1]

چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لیے اور اُنھیں بڑے ادب واحترام سے رکھ لیا جب شوق غالب ہوتا تو زیارت کرلیتا اور درودِ پاک پڑھتا۔

اور اُس ذاتِ جل جلالہٗ کی بے نیازی دیکھو کہ اُس کے بڑے بھائی کا مال چند دِنوں میں ختم ہوگیا اور وہ کنگال ہوگیا۔ بقول شاعر ؎

دنیا پیچھے دین و نجایاتے دنی نہ چلّی ساتھ
پیر کوہاڑا ماریا، مُورکھ اپنے ہاتھ! [2]

اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی اور وہ خوشحال ہوگیا۔ پھر جب وہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جاں نثار وفات پاگیا، تو کسی نے خواب میں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ساتھ اُسے دیکھا۔

سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تُو لوگوں میں اعلان کردے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو تو وہ اِس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے! اس نے بیدار ہو کر اعلان کردیا تو اس عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے۔

---

[1] قدر نبی دا ایہہ کی جانن دنیا دار کمینے — قدر نبی دا جانن والے سوں گئے وچہ مدینے ﷺ

[2] بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق — بیکسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس کے پاس سے گزرتا تو براہِ ادب سواری [1] سے اُتر جاتا اور پیدل چلتا۔

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اُس نے خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بدنصیب تُو نے بال مبارک پر دنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ موئے مبارک لے لیے اور جب وہ ان مبارک بالوں کو دیکھتا ہے تو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہاں میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے۔

تب وہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔

---

[1] اس واقعہ سے یہ بھی عیاں ہوا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی یہ پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزاراتِ مبارکہ پر لوگ اپنی حاجت و مشکلات میں حاضری دیں اور وہاں جا کر دعا کریں، بلکہ خود سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولیائے اُمت کے مزاراتِ مبارکہ پر لوگوں کو بھیجتے ہیں۔

چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی نے "جمال الاولیاء" میں لکھا ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن عجیل سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کو فرمارہے ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کھول دے تو ضریح کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اس کو نہار منہ نگل جاؤ! اُن فقیہ نے ایسا ہی کیا اور اس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔ (جمال الاولیاء، صفحہ ۱۰۵)

84 ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے، میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اُس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، نمازِ عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الھٰکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتی سو جا!

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اُس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، اُسے گندھک کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر! شائد اللہ تعالیٰ اُس کو معاف کر دے۔ زاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے، اُس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اُس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اُس نے دیکھ کر عرض کی حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!

عرض کیا حضرت میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کیلئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔

اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اِس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اسطرح صرف میری حالت ہی نہیں بلکہ اُس قبرستان میں ستر ہزار مُردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی یہ کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشقِ رسول گزرا اور اُس نے درودِ پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ نے اس درودِ پاک کو قبول فرما کر ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات مل گئی اور سب کو یہ انعام واکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۳۱۔ نزہۃ المجالس، صفحہ ۳۲۔ سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۲)

85 ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو اوباش اور فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اُسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اِس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تجھے جنت کیسے نصیب ہوئی؟ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو اُن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جو کوئی رسولِ معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درودِ پاک پڑھے اُس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور تمام حاضرین نے بلند آواز سے درودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش اور دیا جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے "المورد العذب" میں حدیثِ پاک دیکھی ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درودِ پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کیلئے آواز بلند کرتے ہیں۔

86 اَبو زُرعہ کو بعد موت جعفر بن عبد اللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے (نماز پڑھاتا ہے)۔ میں نے پوچھا اے اَبو زرعہ! یہ درجہ تُو نے کیسے حاصل کر لیا؟ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں، اور یوں لکھا "عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم" یعنی ہر بار سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ درودِ پاک لکھا ہے اور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ (شرح الصدور، ص ۱۲۳۔ سعادۃ الدارین، ص ۱۲۸)

87 علامہ ابنِ نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، بہت سارے علماءِ کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا اُن کو بعد از وصال اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب اُن سے سبب پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر درودِ پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔
(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۱۸)

88 منصور ابنِ عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تُو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے ربّ العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں! پھر فرمایا تُو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دنیا میں راغب تھا۔

میں نے عرض کی یا اللہ! یُوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد وثنا کی، اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا، اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تُو نے سچ کہا ہے، اور حکم دیا اے فرشتو! اس کیلئے آسمانوں میں منبر رکھو! تاکہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۶)

89 ھناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سیّد الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اصحابِ حدیث سے ہوں اور اہلِ سنّت سے ہوں اور غریب ہوں!

یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تُو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟

اس کے بعد جب بھی میں درودِ پاک لکھتا ہوں تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لکھتا ہوں۔

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۸)

درودِ پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

90 سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سیّد انبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ کے ایک اُمتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جا رہے ہیں۔

سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر اُن فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے ربّ تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے ربِّ کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری اُمت کے بارے میں رُسوا نہیں کروں گا۔

تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اِطاعت کرو! اور اِس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اُس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اُس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہو گا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا، اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اُسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے ربّ کے فرشتو! ٹھہرو! اِس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں!

تب وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے، میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں، اور یہ تیرا درودِ پاک تھا جو تُو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کیلئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ (القول البدیع، صفحہ ۱۲۳۔ معارج النبوۃ، جلد ا صفحہ ۳۰۳)

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

 حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درودِ پاک کی دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چٹیل میدان ہے اُس میں ایک منبر ہے، میں نے اُس پر چڑھنا شروع کر دیا۔

جب میں کچھ درجے چڑھ گیا، زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہَوا میں ہے اور اوپر کو جا رہا ہے اور زمین سے کافی اونچا جا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں ۔ جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ لے جائے جاؤں گا، حالانکہ واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں، تب میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ میں نے دربارِ الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے درودِ پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پر لے چل!

اس کے بعد میں نے ایک باریک سا دھاگہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھنچا ہوا ہے، گویا وہ پل صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس! کہ تُو پل صراط پر پہنچ گیا لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درودِ پاک کے۔ اچانک میں نے ہاتف کی آواز سنی اے احمد! اگر تُو پل صراط کو عبور کر گیا تو تُو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا، اور میں نے درودِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نُور کا بادل نمودار ہوا اور اُس نے مجھے پل صراط کے پار اُتار کر سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر کر دیا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سیّدنا صدیق اکبر، بائیں جانب سیّدنا فاروقِ اعظم، پیچھے سیّدنا عثمانِ غنی ذوالنورین، آگے سیّدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضور آپ میرے ضامن ہو جائیں! فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ میں نے دعا کی درخواست کی، تو فرمایا تجھ پر درودِ پاک کی کثرت لازم ہے اور تُو لہو (کھیل) سے پرہیز کر۔ پھر میں سیّدنا حیدرِ کرّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی ماموں جان! آپ میرے لئے دعا کریں۔

یہ سن کر سیّدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تو تیرا دادا ہوں اور سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تیرے جدِّ مکرم (نانا جان) ہیں۔ اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر میں بیدار ہو گیا اور کافی دیر تک میرا کندھا دَرد کرتا رہا، ایک عرصہ تک شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماموں کہا۔

میں نے غور کیا کہ وہ "لہو" کیا ہے زاں بعد معلوم ہوا وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں ملوث ہو گیا اور ایک سال تک زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محروم رہا۔ اِس کوتاہی سے میں نے توبہ کی اور درودِ پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! مجھے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما!

میں نے دوسری بار عالمِ رویا میں دیکھا کہ میں دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہا ہے اور تنبیہ فرمارہا ہے کہ میں لہو و لعب اور دنیا کے جھگڑے میں ملوث کیوں ہوا! اور میں عرض کئے جارہا ہوں یا اللہ تیری رحمت! یا اللہ تیرا فضل! یا اللہ تیرا کرم! لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے تو میں نے خیال کیا شائد میں دوزخی ہوں۔

مگر فوراً یاد آیا کہ میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہوں میرے تو ضامن مصطفےٰ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ تو میں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! میں تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں! اتنا عرض کرنا تھا دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود ہیں اور فرمارہے ہیں میں صاحبِ شفاعت ہوں، میں صاحبِ عنایت ہوں، میں صاحبِ وسیلہ ہوں۔

تب میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے یا اللہ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں! یہ دوزخ سے امن میں ہے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہیں کرے گا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۰۹)

92 ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد و طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا، وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا، پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخشش ہوئی؟

کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیثِ پاک باسند پڑھی، حضرت شیخ محدث نے سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درودِ پاک پڑھا اور جب اہلِ مجلس نے سنا تو انہوں نے بھی درودِ پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔

 حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں ایک دن درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رُو بیٹھا تھا، قلم میرے ہاتھ میں اور تختی گود میں تھی۔

مجھے نیند آگئی، میں نے عالمِ رویاً میں دیکھا کہ خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے جبکہ کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے میں موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں، میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اِس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین و جمیل تھا، دیکھا اُس کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں بے حد متاثر ہوا اور مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں اُس کا نام و نسب پوچھوں۔ میں نے اُس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟

اُس نے کہا آپ کو میرا نام و نسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا! میں نے کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اُس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔

میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام و نسب کیا ہے؟ یہ سن کر کہا اے اللہ کے بندے! میرا نام رومان ہے اور میں ملائکہ کرام سے ہوں۔ پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اُس نے تیسری بار بھی یہی بتایا۔

میں نے پوچھا کہ آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو نظر آرہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔

میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں! اُس نے کہا کیا آپ ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اُس نے کہا نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جن اور جنّیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جن کے ساتھ رہیں گے تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے۔ تب فرشتہ نے دو جِنّوں کو آواز دی، وہ جن اور جِنّیہ فوراً حاضر ہو گئے۔ اُس نے حکم دیا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہو! تو جنوں نے عرض کی یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے! ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے یہ تو قضا کے سامنے حائل ہونے والی بات ہے جو نا ممکن ہے۔ مجھے یہ سن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے! اور اُس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر کہا، آپ مجھے جبرائیل علیہ السلام دکھائیں، جو ہمارے آقا حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔

اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میں جبریل یہاں ہوں! میں نے دیکھا کہ حد درجہ حسین و جمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور اُن پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور میں نے دعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی، تب میں نے قسم دیکر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو! فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ اَمر آئے گا، اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو!

پھر میں نے واسطہ دیکر عرض کی میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! یک لخت اُن بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل! میں اُن کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی، اُنہوں نے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے! فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو!۔

میں نے سوال کیا کہ میں سیّدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ اُن میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اسرافیل۔ ان کا چہرہ پُر نور تھا۔ میں نے آگے جاکر دست بوسی کی اور دعائے خیر طلب کی، اُنہوں نے دعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں۔ یہ اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ حدیثِ پاک ہے کہ اسرافیل کا سَر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک اور پاؤں زمین کے نیچے دَھنس گئے تو میں اُن سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چابیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اُس پہلی صورت میں آجائیں! میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل ہیں۔ (علیہ السلام)

میں نے عرض کی مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، تو فرمایا دنیا کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی۔ میں نے واسطہ دیکر عرض کی میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک بہت ہی حسین و جمیل صاحب اُٹھے اور فرمایا میں ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ عزرائیل۔ میں حاضر ہوا اور دست بوسی کر کے دعائے خیر کی درخواست کی، آپ نے دعا فرمائی۔

آخر میں میں نے ایک التجا کی کہ حضور! جان تو آپ ہی نے نکالنی ہے، لہٰذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں! فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کریں! میں نے کہا حضور! آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں فرمایا لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں! اس پر میں بیدار ہو گیا۔ اور اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِن حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا، اور اُن کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دیکر موت کے وقت آسانی عطا فرمائیگا اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں اِنعام کریگا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۰۹)

۹۴ برادرِ مکرم مولانا احسان الحق دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا، میں مسجدِ نبوی شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔

ایک دن ایک دوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے، وہ روضۂ اطہر کی طرف منہ کر کے "دلائل الخیرات" کھولے بڑی محبت اور توجہ سے درودِ پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وہ ایسے محو تھے کہ گویا اُنہوں نے سنا ہی نہیں میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔

زاں بعد جب وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں گیا تھا تو میں نے اُن سے پوچھا آپ کی اعتکاف کی جگہ میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے؟ فرمایا وہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے اُن صاحب کی بات سنائی۔

فرمایا وہ ہیں جن کو سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں رکھا ہوا ہے تفصیل یوں ہے کہ سندھ سے ایک پیر صاحب یہاں آئے تھے وہ طبیب بھی تھے۔ اُنہوں نے کسی وزیر کے ایک مریض کا علاج کیا وہ تندرست ہو گیا۔ اس کے سبب پیر صاحب کا وقار بن گیا اور اُن کو اختیار مل گیا کہ اتنے اتنے اقامے (سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر صاحب موصوف نے اپنے ملک کے اُن لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی، جن کے پاس اقامہ نہیں تھا اور اس درودِ پاک پڑھنے والے سے بھی پوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں! اُنہوں نے کہا ہاں! اگر اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔

پیر صاحب نے اُس کا نام لکھ لیا لیکن اگلے دن یہ شخص پیر صاحب کو تلاش کر رہا تھا، جب وہ مل گئے تو کہنے لگے پیر صاحب! میرا نام فہرست سے خارج کر دیجئے!

پیر صاحب نے پوچھا کیوں؟ تو خاموش رہے اور پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار نے فرمایا میرے عزیز! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں! تجھے میں نے رکھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکتا۔ لہٰذا پیر صاحب میرا نام فہرست سے حذف کر دیجئے!

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِهِ الْمُرْتَضٰى
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

95 حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درودِپاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور درودِپاک پڑھ رہا ہوں، اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ کہنے لگا اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے۔ میں اس کے گھر میں (دوزخ والے ٹھکانہ میں) داخل ہوا، اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے جس میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ اور اس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کیلئے پینے کی چیز ہے (معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیونکر ملی؟ حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا۔ تو اس کی بیوی نے جواب دیا، اس نے مال جمع کیا تھا خواہ وہ حلال تھا یا حرام۔

اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں (اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ بخشے) تب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی حتی کہ میں آسمان کے قریب پہنچ گیا، اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تُو اہلِ خیر سے ہے۔

میں نیچے اتر آیا جہاں سے اوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھلا تو اس کا خاوند نکلا، اس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درودِپاک کی برکت سے نجات عطا فرما دی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ شائد ہی کسی نے دیکھی ہو اس میں ایک بالا خانہ دیکھا جو نہایت عالیشان اور بلند ہے، اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔

میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ تو عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، اس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی، یہ تُو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے لہٰذا اگر تُو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے، اور یہ سن کر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۱۸)

96 ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایاہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کردیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درودِ پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درودِ پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الغٰفِلُوْنَ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۹)

97 سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔

پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا، پانچ کلموں کے سبب، جن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کون سے ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۹)

98 عبد اللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لئے جنت یوں سجائی گئی جیسے دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا رسالہ میں جو درودِ پاک لکھا ہے اُس کے سبب۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے:

صَلَّ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ

میں بیدار ہوا، صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۱۸)

99 شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہ نے فرمایا، میں نے درودِ پاک پر کما حقہٗ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ ہسپانیہ کا ایک لوہار تھا اور وہ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔

جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اُس نے دعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد، عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درودِ پاک جاری ہو جاتا۔ ("نورِ بصیرت" از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت)

متفرق واقعات

100 ایک بزرگ نے فرمایا، میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا، گونگا اور کوڑھی تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح وسالم تھا، اِس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھے طریقے سے قرآنِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اِس نے آیتِ مبارکہ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" کی جگہ اُس نے "يُصَلُّوْنَ عَلٰى عَلِيٍّ" پڑھ دیا اُس دِن سے اِس کی یہ حالت ہوگئی ہے۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۰۴)

101 ایک اور بزرگ نماز پڑھ رہے تھے، جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تُو نے مجھ پر درودِ پاک کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں ایسا محو ہوا کہ درودِ پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تُو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا جائے۔

سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر درودِ پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیوں اُس کے منہ پر ماردی جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔ (درۃ الناصحین، صفحہ ۱۷)

اِس واقعہ میں عبرت ہے اُن لوگوں کیلئے جو حبیبِ خدا، اشرفِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ (فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ)

102 ایک شخص فرماتے ہیں میں موسمِ ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا۔۔۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درختوں کے پتّوں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے نبی پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے رسول پر سمندر کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے محبوب پر ریگستان کی ریت کے ذرّوں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُن چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تُو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتے کو قیامت تک تھکا دیا ہے۔ اور تُو ربِ کریم کی بارگاہ سے جنتِ عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ (نزہۃ المجالس، جلد ۲ صفحہ ۱۰۹)

 حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ فرماتے ہیں، میں نے جو درودِ پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز با جماعت پڑھی جا سکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ اُن کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اس اُمید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اُٹھائے گا۔

اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو اُن کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام و انتظام کرنا پڑا اور اُن کے کھانے پینے کی ضروریات کیلئے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اِس وجہ سے میں دنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اِسی دُھن میں گزرتے گئے، اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اِس کو ہم شریعتِ مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے اُن کی نصیحت اَن سُنی کر کے اپنے اِس شغل کو جاری رکھا، حتی کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ حوروں جیسی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن و جمال میں بے مثال ہیں، اُنہوں نے سبز حلّے پہن رکھے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں، جب وہ میرے قریب آگئیں تو میں نے اُن میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا، وہ شریفۃ الطرفین سیّد زادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے اُنہیں سلام کیا اور پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھی؟

فرمایا ہاں! میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و رحم سے نوازا ہے عزت و اکرام عطا کیا۔ اور میں خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وہ تشریف لا رہی ہیں۔

جب سیّدۃ نساء الجنّۃ تشریف لائیں تو ایک نُور کا ہالہ سا بن گیا، فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اِس کام کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ دنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے!

میں نے عرض کی بہت اچھا فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑیں گی، تاوقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار حاضر ہو! اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔

ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر آگیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے درودِ پاک پڑھ رہے تھے۔

میں نے بھی درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اُن کے درمیان چلتا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار حاضر ہوگئے اور سیّدۃ النساء خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے سیّد کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لا کھڑا کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضراتِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ کے دستِ مبارک میں بکری کے بازو کا ٹکڑا دیکھا جس سے آپ گوشت تناول فرما رہے تھے، اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو اس لمحے براہ ادب میں سلام کرنے سے رُک گیا، اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہولیں تو سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے لوگ درودِ پاک پڑھتے رہے اور اُن کے ساتھ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتا رہا اور اُنھیں ساتھیوں کے باآواز بلند درودِ پاک پڑھنے سے میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بار بار اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔

والحمد للہ ربّ العٰلمین

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۱۰)

۱۰۶ نیز فرمایا میں نے خواب میں سیّدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعدِ وصال دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے ربّ تعالیٰ جل شانہٗ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے۔

اور میں نے اُن دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں! فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے، کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ تب میں نے التجا کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتا چلا ہے یا نہیں؟

فرمایا تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک کی کثرت رکھو، اور جو آپ نے درودِ پاک کے متعلق لکھا اُس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو! میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اِس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۱۱)

105 نیز فرمایا میں نے ایک رات خواب میں منادی سنی کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے، تو میں اس کے ساتھ چل دیا۔ کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔

جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھرا تاکہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ بائیں جانب ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ مل گیا میں داخل ہو گیا، دیکھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ میں نے پڑھنا شروع کیا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَھْلِ بَیْتِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا یہی میری عادت نہیں؟

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکار زجر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تُو باز نہیں آتا۔ اور رحمۃ للعالمین، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دل میں کہا یہ میری بدبختی ہے ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا ہاں تُو جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُس کے دربار جو آپ کی عزت و آبرو ہے اُس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس حجاب کو دور فرما دے!

اتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اُٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سیّدِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا کیا حضور میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بیشک تُو جنتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہم تجھے دنیا کا اہتمام ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تُو چھوڑتا نہیں ہے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

106 حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں خواب میں سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا "اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ" مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کر! (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۱)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

107 حضرت ابو المواہب شاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے درودِ پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا وِرد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا پورا ہو جائے تو شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلدبازی شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا یوں پڑھ! "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ"۔ آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے ہدایت کی یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درودِ پاک پڑھو وہ درود ہی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درودِ پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل اور آخر درودِ تامہ پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۲۱)

تنبیہ: اِس مبارک واقعہ سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ درودِ پاک میں سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ لفظ "سَيِّدِنَا" کا اضافہ کرنا سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند ہے نیز یہ کہ بصیغۂ خطاب درودِ پاک پڑھنا جیسے کہ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ" بے بلاریب جائز ہے۔ وَاللّٰہ الھادی الی ما یحب ویرضیٰ (از مرتب ومصنفِ کتاب ہٰذا)

108 حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزید فرمایا، میں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے شیخ ابوسعید صفروی مجھ پر درودِ تامہ بہت پڑھتے ہیں، آپ اُن سے کہیں کہ جب درودِ پاک وِرد ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۲)

109 نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر پڑھا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے ربّ کا بندہ ہوں اور تُو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہاں میں اِس پر راضی ہوں۔ فرمایا اگر تو راضی ہے تو تُو مجھ پر درودِ تامہ کیوں نہیں پڑھتا! عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ لمبا ہے اس لئے میں کوئی چھوٹا درودِ پاک پڑھ لیتا ہوں۔

فرمایا درودِ تامہ پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اوّل و آخر پڑھ لیا کر! میں نے عرض کی وہ درودِ تامہ کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا درودِ تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۲)

110 "تحفۃ الاخیار" میں یہ حدیثِ پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درودِ پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہو گا نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیثِ پاک سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رِزق عطا کیا کہ اُسے پتا بھی نہ چل سکا، حالانکہ وہ اُس سے پہلے حاجتمند اور مفلس تھا۔

پھر صاحبِ "تحفۃ الاخیار" نے فرمایا اگر کوئی شخص تعدادِ مذکورہ میں روزانہ درودِ پاک پڑھے اور تب بھی اُس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فتور ہو گا یا اُس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درودِ پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہو گا، خواہ اُس کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو، کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دنیاوی مال سے افضل ہے۔ اور یہی حیاتِ طیبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً" میں مذکور ہے۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۵)

111 حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سُود خوری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا، اور درودِ پاک کی برکت سے سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منور اور درست ہو گیا تھا۔

تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کو سنادو! تاکہ درودِ پاک کی برکت سے دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔ (معارج النبوۃ، جلد ۱ صفحہ ۳۲۸)

112 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبد النبی کے نام سے اِس لئے پکارا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اُجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور اُن سے درودِ پاک پڑھایا کرتے تھے۔ (انفاس العارفین، صفحہ ۳۷۶)

درودِ پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات

113 ابو علی عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میرے لئے ابو طاہر نے کچھ اجزاء لکھے تو میں نے اُن اجزاء میں دیکھا جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا ساتھ لکھا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا" تو میں نے ابو طاہر سے پوچھا یہ آپ نے کس لئے لکھا ہے؟ تو فرمایا میں ابتداء جہاں کہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک لکھتا تو ساتھ درودِ پاک نہ لکھتا، ایک دن مجھے خواب میں سیّد الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے سلام عرض کی۔

سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا نے دوسری طرف چہرۂ انور پھیر لیا۔ تب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا اے میرے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ میری طرف سے چہرۂ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ تُو کتاب میں میرا ذکر لکھتا ہے تو ساتھ درودِ پاک شامل نہیں کرتا۔ شیخ ابو طاہر فرماتے ہیں اُس دن سے جب بھی میں شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۰)

114 ایک شخص باوجود نیک، پرہیز گار اور پابندِ نماز، روزہ ہونے کے درودِ پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا۔

ایک رات خواب میں سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارتِ باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار اُس سے اعراض فرماتے رہے۔

آخر اس نے گھبرا کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں عرض کی اگر نہیں تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرما رہے! فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں آپ کی اُمت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنی اُمت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درودِ پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس اُمتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے درودِ پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درودِ پاک نہ چھوڑنا! (معارج النبوۃ، جلد ا صفحہ ۳۲۸)

115 ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک سنتا تو وہ درودِ پاک پڑھنے میں بخل کرتا تو اُس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا بالآخر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۴۴)

116 ایک عالمِ دین نے کسی رئیس کیلئے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اس نے جہاں سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آیا وہاں سے درودِ پاک حذف کر دیا اور اِس کی جگہ صرف "ص" لکھ دیا۔ لکھ لینے کے بعد جب اس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا، مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا۔ پھر وہ عالمِ دین کنگال ہو گیا اور ذِلّت کی موت مر گیا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۱)

117 حضرت ابوزکریا عابدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ درودِ پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کیلئے۔ اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اسی درد میں مر گیا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۱)

118 "شفا الاسقام" میں ہے کہ ایک کاتب تھا، وہ کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ نامی کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا ہوتا وہ اِس کی جگہ صرف "صلعم" لکھتا۔ تو اِس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۱)

119 ایک شخص حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ مبارک کے ساتھ صرف "صلعم" لکھتا تھا۔ اس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۱)

120 ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف "علیہم" لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا اور وہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۱)

121 ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وہ آنکھ سے اندھا ہو گیا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا۔(معاذاللہ) (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۳۱)

تنبیہ : مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف درودِ پاک سے لاپرواہی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شانِ رسالت و نبوت میں گستاخی کرتے ہیں اُن کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں، زبانیں باہر نکل آتی ہیں، زبانین کٹ جاتی ہیں، تعفن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اِس کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کا درس دیتے رہتے ہیں، لوگوں کو عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں جب وہ دنیائے فانی سے سفر کرتے ہیں تو عجیب عجیب بشارتیں دکھائی جاتی ہیں۔۔۔۔ کہیں خوشبو مہک رہی ہے تو کہیں نُور کی بارش آمڈ آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے زمین پر اتر آتے ہیں گویا اُن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہوتا ہے جو رنگا رنگ کی بہاریں دکھاتا ہے۔

چند واقعات سپردِ قلم کئے جاتے ہیں۔

1 جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف "دلائل الخیرات" کا وصال شریف ہوا تو اُن کی قبر مبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک خوب پڑھا کرتے تھے۔

"مطالع المسرات" میں ہے:

وَثَبَتَ اَنَّ رَائِحَةَ الْمِسْكِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

"یعنی یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر سے جو کستوری کی خوشبو آتی تھی، وہ درودِ پاک کی کثرت سے آتی تھی۔" (مطالع المسرات، صفحہ ۴)

2 ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا تو جس دن سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا۔ باپ نے پوچھا بیٹا کیا تو فوت نہیں ہو چکا؟ تو لڑکے نے کہا نہیں! ابا جی میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رِزق ملتا ہے۔

باپ نے پوچھا بیٹا! کیسے آنا ہو؟ جواب دیا ابا جی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی، سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر پہنچ جائیں، تو میں بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کیلئے آیا تھا۔ پھر شوق آیا کہ ابا جی کو سلام کر آؤں، اس لئے آیا ہوں۔ (روض الریاحین، صفحہ ۲۱۰)

3 جب حضرت سہل تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ اُن کے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی اس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کیلئے نکلا لوگ جنازہ مبارکہ اُٹھائے جا رہے تھے۔ جب اُس نے دیکھا تو اُس نے باآوازِ بلند کہا اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا تُو کیا دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اُترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (روض الریاحین، صفحہ ۲۱۱)

4 عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیّدی وسندی محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ مبارکہ جب لائیلپور (فیصل آباد) اسٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جا رہا تھا، کچہری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار و تجلّیات کی بارش ہو رہی تھی جو کہ عقیدت مندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دیکھا، اس نور کی بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔

اُس نوری بارش کو جو کہ محدّثِ اعظم پاکستان قدس سرہ کے جنازہ پر ہو رہی تھی دیکھنے والے احباب اب بھی موجود ہیں اور یہ کرامت اُس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی، جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس بھی موجود ہیں۔

(مثلاً روزنامہ سعادت۔ ۳/ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۱/ دسمبر ۱۹۶۲ء) رضی اللہ عنہ مولاہ الکریم

بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی! شانِ رسالت و نبوت تو بڑی اعلیٰ وارفع ہے فقیر کہتا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، سیّدِ انبیاء، نورِ مجسم، شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو گیا، اُس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام نہایت مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے۔ ایسے ہی کچھ واقعات پڑھئے اور ایمان محفوظ کیجئے!

1 ایک دن سیّدنا سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاؤں مبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بسطامی قدس سرہ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا۔

یہ دیکھ کر اُس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بسطامی لیٹے ہوئے ہیں اور تُو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے۔

یہ سن کر اُس بدبخت نے کہا "بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا"۔ یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اس بے ادبی کا وبال اِس پر یوں نازل ہوا کہ جب اُس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اس بدبخت کی نسل میں بھی یہ چیز آرہی ہے، کہ جب اُس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اُس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔

نعوذ باللہِ من ذٰلک (رونق المجالس، صفحہ ۱۷)

2 سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بزرگانِ دین کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور براہِ حسد اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔

جب وہ مر گیا اور اُس کو لوگوں نے قبر میں اُتارا اور اُس کا منہ قبلہ رُخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دوسری طرف ہو گیا اور بارہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔

اچانک ہاتف سے آواز آئی اے لوگو! کیوں تکلیف اُٹھاتے ہو، اِس کو یوں ہی رہنے دو۔ کیونکہ یہ دنیا میں میرے پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے منہ پھیرے اُس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ درگاہ ہو جاتا ہے۔ اور کل قیامت کے دن ایسے کو گدھے کی صورت میں اُٹھائیں گے۔

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ (دلیل العارفین، صفحہ ۲۳)

3 مولانا عبدالجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ مسجد تتلیانوالی امرتسر میں امام ہیں اور وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اُس مولوی عبدالعلی نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ (سیّدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ اُنہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے اُن سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔

یہ سن کر مولانا عبد الجبار نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اُس نالائق عبد العلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ عنقریب مُرتد ہو جائے گا۔ اُس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اُسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے پوچھا آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آ گئی:

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (حدیث قدسی)

یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

اور چونکہ میری نظر میں امام ابو حنیفہ ولی اللہ تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اِس لئے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا؟

۶ سنجار میں ایک شخص تھا جو کہ اولیائے کرام پر بلاوجہ طعن و تشنیع کیا کرتا تھا جب وہ شخص بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو اُس وقت وہ ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمۂ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے اُسے کلمہ سنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا۔ لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید سنجاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا لائے۔ آپ تشریف لا کر اس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ جب آپ نے سر مبارک اُٹھایا تو اُس نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی سوید سنجاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا، اِس وجہ سے اِس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا گیا تھا۔ جب یہ معلوم کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اُس کی سفارش کی۔

مجھ سے فرمایا گیا اے پیارے! ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں۔ یہ ارشاد سن کر میں مقامِ حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرخی، حضرت سرّی سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے میں نے اِس شخص کی طرف سے معافی چاہی اور اُنہوں نے معاف کر دیا۔

اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ میں تیری بد زبانی ہوں، پھر ایک چمکتا ہوا نُور آیا اور اُس نے اِس بلا کو دفع کر دیا اور اُس نور نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضامندی ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا مجھے اِس وقت آسمان و زمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آ رہے ہیں جن کے سوار بھی

نورانی ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر سر نگوں ہیں اور پڑھ رہے ہیں "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ"

پھر وہ شخص آخر دم تک کلمہ شہادت پڑھتا رہا اور اِسی پر اُس کا خاتمہ ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ (فلائد الجواہر مترجم، صفحہ ۲۵۵)

مندرجہ بالا واقعات سپردِ قلم کئے ہیں تاکہ احباب عبرت حاصل کریں اور اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ با ادب ہے کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض ائمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب واحترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجئے!

- ایک شخص جو کہ بدکردار اور فاسق وفاجر تھا۔ ایک دن وہ دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا اِتّفاق سے حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے اور وہ شخص اوپر بیٹھا تھا جس طرف سے پانی آرہا تھا، اُس کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول امامِ وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اُن سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب وہ شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسق وفاجر تھا دیکھیں تو سہی کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ انہوں نے اُس کی قبر پر جا کر مراقبہ کیا اور اُس سے پوچھا بتا! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟

اُس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصہ سنا دیا۔ (ذکرِ خیر، صفحہ ۳۳۰ تذکرۃ الاولیاء)

- شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق وگنہگار تھا۔ وہ ملتان شریف میں فوت ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا گیا کہ کس طرح بخشش ہوئی؟ اُس نے بتایا ایک دن حضرت خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دستِ مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے۔ (خلاصۃ العارفین، صفحہ ۲۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور بے ادبی سے بچائے۔

بِجَاہِ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الطَّاھِرَاتِ الطَّیِّبَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

خاتمہ

درودِ پاک کے آداب اور صیغوں (کیفیات) کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط اَمَّا بَعۡد!

درودِ پاک پڑھنے والے کو چاہئے کہ باادب ہو کر درودِ پاک پڑھے تاکہ دونوں جہان کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو!

ذیل میں چند آداب تحریر کئے جاتے ہیں:۔

1 جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوّث نہ ہو۔

2 لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

3 مکان یا جس جگہ پر درودِ پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔

4 باوضو درودِ پاک پڑھا جائے۔

5 درودِ پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگر بتی وغیرہ سلگائے۔

6 قبلہ رُو ہو کر درودِ پاک پڑھے۔

7 درودِ پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

8 اخلاص یعنی اللہ تعالٰی کے حکم کی تعمیل اور رسولِ اکرم شفیعِ اعظم باعثِ ایجادِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے، باقی دین ودنیا کے سارے کام اللہ تعالٰی کے سپرد کرے۔

9 درودِ پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے۔ سنتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پیروی اور شریعتِ مطہرہ کی پابندی رکھے، منہیات سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔

10 درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہِ کونین اُمت کے والی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرا درود شریف سن رہے ہیں اس لئے بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ سرورِ دوعالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو (اللہ تعالٰی کی عطا سے) حاضر وناظر جان کر درودِ پاک پڑھے۔ (مقاصد السالکین، صفحہ ۵۶) (اس مسئلے کی تحقیق وتفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "الیواقیت والجواہر" پڑھیں اِن شاءَ اللہ تعالٰی شکوک وشبہات دور ہو جائیں گے۔ یہ کتاب مکتبہ سلطانیہ سے مل سکتی ہے۔)

11 جب کبھی سیّد المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سنے تو درودِ پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہہ لے "صلی اللہ علیہ وسلم" اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر لگائے اگرچہ یہ فرض وواجب نہیں لیکن باعث صد برکات ہے۔ اصل میں یہ محبت کا سودا ہے، جس کے دل میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہو گی وہ اِس مبارک فعل سے انکار نہیں کرے گا اور اگر کسی کا دل محبتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خالی ہو تو اُس کا کیا علاج؟ ایسا شخص اِس بابرکت فعل سے جس پر نوید بخشش ہے انکار کرے تو یہ اُس کے باطن کی آواز ہے۔

ہر کسے بر طینتِ خود مے تند

تقبیل الابہامین، اگرچہ ثبوت کے لحاظ سے درجہ استحباب میں ہے۔ یعنی فعلِ مستحب ہے لیکن برکتیں بے شمار ہیں۔ سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اذان میں میرا نام سنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیا میں اُس کا قائد ہوں گا اور اسے جنت لے جاؤں گا۔

لیکن بعض حضرات ساری زندگی اسی چکر میں گزار دیتے ہیں کہ محدثین نے فرمایا "لم یصح من المرفوع فی ھٰذا شیء" فقیر کہتا ہے کہ اگر بالفرض حدیثِ پاک میں اس باعث مغفرت فعل کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی محبت والوں کیلئے جائز تھا، کیونکہ اِس میں نام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ہے۔

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی
خدا نے اُس پر آتشِ دوزخ حرام کی

اللہ تعالیٰ ہی ہادی اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔

12 جب درودِ پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کم از کم اتنا کہہ لے "وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" ۔

13 جہاں کہیں رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی آئے تو لفظ "سیّدنا" کا اضافہ کرے اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو!

ایک مرتبہ ایک تُرکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور "دلائل الخیرات" پڑھنے لگا، جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نامِ پاک آتا وہ "سیّدنا" نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ سیّدنا بھی کہہ! اُس نے کہا کہ جب کتاب میں سیّدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے ہر طرح سے سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ رات جب وہ تُرکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالمِ رویا میں سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لائے اور اُس کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پوچھا بتا! تُو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمِ پاک کے ساتھ "سیّدنا" کہے گا یا نہیں؟ وہ تو سیّد العالمین ہیں تُو کس گنتی میں ہے (وہ تو جِنّوں کے بھی سردار ہیں، انسانوں کے بھی، وہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو نوریوں کے بھی)۔

صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

درودِ پاک کے صیغے (کیفیات)

درودِ پاک کے صیغوں کیلئے متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کیا گیا، درودِ پاک کے صیغے اِتنے زیادہ ہیں کہ اُن کا شمار کرنا مشکل ترین کام ہے۔ البتہ "افضل الصلوٰت" اور "دلائل الخیرات" شریف میں اکثر صیغے مذکور و منقول ہیں۔

لہٰذا دلائل الخیرات شریف پڑھ لینا ہزار ہا برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک بطورِ وظیفہ وہ درودِ پاک پڑھنا چاہیۓ جو اپنے شیخ (پیرو مرشد) کا فرمودہ ہو، سالک کیلئے وہی سب سے افضل ہوگا۔ لیکن چونکہ بعض لوگ عوام میں تاثر پھیلاتے ہیں کہ درودِ ابراہیمی کے سوا کوئی درود نہیں پڑھنا چاہیۓ لہٰذا اِس غلط تاثر کو دور کرنے کیلئے چند صیغے درودِ پاک کے لکھے جاتے ہیں:۔

۱ سیّدِ دو عالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

۲ نبیٔ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درودِ پاک

سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے دربارِ رسالت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم نے آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ فرمایئے کہ ہم آپ پر درودِ پاک کیسے پڑھیں؟

تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یوں پڑھو!

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ۔

اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْہُ الْوَسِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ مِنَ الْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَہٗ وَفِی الْاَعْلَیْنَ ذِکْرَہٗ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۱۷)

۳ حبیبِ خدا شاہ انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۳۱)

۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۳۲)

۵ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا مِّنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۳۲)

۶ صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۳۲)

۷ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۳۱)

8 سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا درودِ پاک

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کی شان کو ملاحظہ کیا تو دربارِ الٰہی میں درخواست پیش کی یا اللہ! مجھے بھی اس اُمت میں سے کر دے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، اے پیارے کلیم! تُو میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ تو اس وقت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ درودِ پاک پڑھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَمَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَمَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَجَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَشَرَفِ الدَّارَیْنَ وَسَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ ۝

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۳۲)

9 بابِ مدینۂ علم حیدرِ کرار مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درودِ پاک

صَلَوٰۃُ اللہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

10 سیدۃ النساء فاطمۃ الزھرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالْکَوْنِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِبَادِ اللہِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۴۵)

11 سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ ۝ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ ۝ یَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی سَجِیَّۃٍ ۝ وَاغْفِرْلَنَا یَا ذَاالْعُلَا فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ ۝ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۴۲)

سیدنا غوثِ اعظم جیلانی قدس سرہ کا درودِ پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ مَحَبَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِمُشَاهَدَتِكَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ ۝ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَائِكَ صَلٰوۃً تُحِلُّ بِهَا عُقْدَتِیْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِیْ صَلَاۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِهَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ وَجَرٰی بِهٖ قَلَمُكَ وعَدَدَ الْاَمْطَارِ وَالْاَحْجَارِ وَالْاَشْجَارِ وَمَلٰئِكَةِ الْبِحَارِ وَجَمِیْعِ مَا خَلَقَ مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ اِلٰی آخِرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ ۝

(سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۵۵)

(حضرت غوثِ اعظم، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا درودِ پاک "کبریت احمر" کے نام سے مشہور ہے جو کہ عام کتب خانوں سے کتابی صورت میں مل جاتا ہے۔)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ الْمَعْبُوْدِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ جَاءَ بِالْاَحْکَامِ وَالْحُدُوْدِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَالًّا عَلَی الْحَقِّ الْمَشْھُوْدِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُفِیْضَ الشُّھُوْدِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَیْنَ الْوُجُوْدِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سِرَّ کُلِّ مَوْجُوْدِ ۝

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی ضَجِیْعَیْکَ وَاٰلِکَ وَجَمِیْعِ صَحْبِکَ مَا دَامَ التَّعَرُّفُ

وَانْتَحَالُ التَّعْطِیْلِ وَ التَّوَقُّفُ ۝ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۶۰)

نیز حضرت شاذلی نے فرمایا کہ جو شخص گنبدِ خضراء سے دور اپنے وطن یا علاقے میں یہ درودِ پاک پڑھے وہ یوں تصور کرے کہ میں سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب کر رہا ہوں۔ (سعادۃ الدارین، صفحہ ۲۶۱)

تنبیہ : بعض لوگ درود شریف بصیغہ خطاب میں کبیدہ خاطر ہوتے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ عالم امر جہت و زمان کے ساتھ مقید نہیں ہوتا لہٰذا اس صیغہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پڑھنے میں کوئی شک نہیں ہے۔

اے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی!

اصل چیز محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے، جتنی کسی دل میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت زیادہ ہو گی اتنا اس کا ایمان قوی اور مضبوط ہو گا اور جب ایمان پختہ ہو گا تو سارے شکوک وشبہات ختم ہو جائیں گے۔

تفسیر "روح البیان" میں ہے:

اَلْاِیْمَانُ یَقْطَعُ الْاِنْکَارَ وَالْاِعْتِرَاضَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا

"ایمان ظاہری اور باطنی اعتراضات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ مجھ فقیر کو اور سب مسلمان بھائیوں کو اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے وافر حصہ عطا فرمائے، یہی سرمایۂ حیات ہے اور یہی ذریعۂ نجات، یہی معرفتِ الٰہی کا باب ہے اور یہی مدارِ حسنات ہے۔

وَاللّٰہُ تعالیٰ الموفق ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیّد الانبیاء سند الاصفیاء وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاهرات الطیّبات اُمّهات المؤمنین و ذرّیّتہٖ واولیاء اُمّتہٖ وعلماء ملتہٖ الیٰ یوم الدین وسلام علی المرسلین وَالحمد للہ ربّ العٰلمین ٥

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ والو الدیٰہ

۱۵ / جمادی الاوّل ۱۴۰۱ھ